

شکر کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل 204 روایات و حکایات کا مدنی گلدستہ

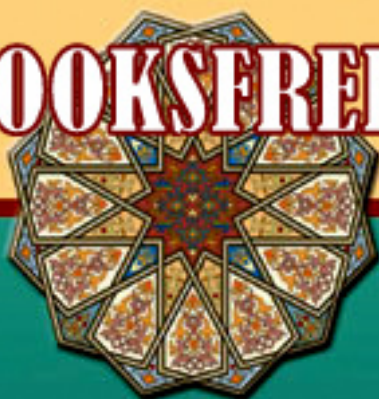


الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ بنام

شکر کے فضائل

PDFBOOKSFREE.PK



مؤلف:

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی دنیا رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

(متوفی ۲۸۱ھ)



بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

ایک ضروری گزارش!

معزز قارئین کرام! اس کتاب کو عام قاری کے مطالعہ، اُمتِ مسلمہ کی راہنمائی اور ثوابِ دارین کے خاطر پاکستان ورچوئل لائبریری پر شائع کر رہا ہوں۔ اگر آپ کو میری یہ کاوش پسند آئی ہے یا آپ کو اس کتاب کے مطالعے سے کوئی راہنمائی ملی ہے تو برائے مہربانی میرے اور میرے والدین کی بخشش کے لئے اللہ رب العزت سے دُعا ضرور کیجئے گا۔ شکریہ

طالب دُعا سعید خان



PAKISTAN VIRTUAUL LIBRARY

www.pdfbooksfree.pk

شکر کی اہمیت اور فوائد پر مشتمل 204 روایات و حکایات کا مدنی گلدستہ

الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ

ترجمہ بنام

شکر کے فضائل

مؤلف:

امام ابو بکر عبداللہ بن محمد قرشی المعروف امام ابن ابی دنیا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ

(متوفی ۲۸۱ھ)

پیش کش: مَجْلِسُ الْمَدِیْنَةِ الْعِلْمِیَّة (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبہ المدینہ باب المدینہ کراچی

الصلوة والسلام علیہ وعلیٰ آلہ وسلم وعلیٰ اصحابہ وعلیٰ با حبیب اللہ

نام کتاب : الشُّکْرُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ
ترجمہ بنام : شکر کے فضائل
مؤلف : امام ابو بکر عبد اللہ بن محمد قرشی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ
مترجمین : مدنی علماء (شعبہ تراجم کتب)
سن طباعت : جمادی الاولیٰ ۱۴۳۱ھ بمطابق اپریل ۲۰۱۰ء
قیمت : روپے

تصدیق نامہ

حوالہ نمبر: ۱۶۷

تاریخ: ۱۸ صفر المظفر ۱۴۳۱ھ

الحمد لله رب العلمين والصلوة والسلام على سيد المرسلين وعلى آله واصحابه اجمعين
تصدیق کی جاتی ہے کہ کتاب ”الشُّکْرُ لِلَّهِ عَزَّوَجَلَّ“ کے ترجمہ
”شکر کے فضائل“

(مطبوعہ مکتبۃ المدینہ) پر مجلس تفتیش کتب و رسائل کی جانب سے نظر ثانی کی کوشش کی گئی
ہے مجلس نے اسے مطالب و مفائیم کے اعتبار سے مقدور بھر ملاحظہ کر لیا ہے، البتہ کمپوزنگ یا کتابت کی
غلطیوں کا ذمہ مجلس پر نہیں۔
مجلس تفتیش کتب و رسائل (دعوتِ اسلامی)

03 - 02 - 2010

E.mail:ilmia@dawateislami.net

تنبیہ: کسی اور کو یہ کتاب چھاپنے کی اجازت نہیں۔

فہرست

صفحہ نمبر	مضامین	صفحہ نمبر	مضامین
28	کون سی نعمت مصیبت و آزمائش ہے؟	5	اس کتاب کو پڑھنے کی نیتیں
28	اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی محبت پانے کا ایک ذریعہ	6	الْمَدِينَةُ الْعِلْمِيَّة (تعارف از امیر اہلسنت مدظلہ العالی)
29	اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ بندے کو اپنی نعمتیں یاد دلائے گا	8	پہلا سے پڑھ لیجئے!
30	بارگاہِ خداوندی میں حاضری.....	14	تعارف مصنف
30	ایک نعمت سب نیکیاں لے جائے گی		حصہ اول
30	کسی نعمت کا شکر ادا نہ کر سکوں گا	20	نعمت کی حفاظت کا نسخہ
31	شیطان شکر میں رکاوٹ ڈالتا ہے	20	نعمتوں کا احترام کیا کرو
31	نعمتیں محفوظ کرنے کا ذریعہ	21	نعمتوں میں زیادتی کا باعث
31	شکر، صبر سے زیادہ محبوب ہے	21	دُعائے شکر
32	یہ شا کرین کا طریقہ نہیں	22	سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مناجات
32	امام اوزاعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا رقت انگیز بیان	22	سیدنا موسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مناجات
33	نافرمانی کے باوجود نعمتیں	23	﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ کہنے کی برکت
34	اللَّهُ عَزَّ وَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل	23	بہت بڑی نعمت
34	ذکرِ نعمت بھی شکر ہے	24	شکر کے عمدہ الفاظ
34	دنیا و آخرت کی بھلائی	24	سیدنا حسن بصری علیہ الرحمۃ کا اندازِ شکر
35	طوطا بولنے لگا / مینڈک کی تسبیح	25	سیدنا آدم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا شکر
36	سیدنا داؤد علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسبیح	25	بیت الخلا سے نکلنے پر شکر الہی
36	شکر گزار سے سرکارِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا پیار	26	نوح علیہ السلام کو عبداً شکوراً کہنے کی وجہ
37	ذکر الہی بھی شکر ہے	26	کھانے کے بعد کی ایک دُعا
38	دو نعمتیں	27	دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم
38	ادائے شکر کا ایک طریقہ	27	ناشکری باعث عذاب ہے
38	علی بن حسین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دُعا	28	نعمت اور شکر کا تعلق
39	اے ابن آدم	28	گناہوں کو چھوڑ دینا بھی شکر ہے

52	ہر وقت نماز پڑھنے والا گھرانہ	40	بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں التجائیں
52	نیالہاس پہننے کی دُعا اور اس کی فضیلت	40	صبح کس حال میں کی
53	شکر گز اربخش گیا	41	کرم الہی اور حلم الہی
53	شکرا اور عافیت دونوں کا سوال کرو	41	ربِّ کریم عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیاں
53	عافیت کی علامت	41	بخشش کے بہانے
54	تین نعمتیں	42	رزق کا ذمہ
54	نعمت کے ذریعے نافرمانی نہ کی جائے	42	نعمتوں کا اظہار ربِّ عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے
55	شکر کے متعلق چند اشعار	43	اظہارِ نعمت میں تکبر ہونہ اسراف
55	اے کاش! حالتِ شکر میں موت نصیب ہو جائے	44	خدا عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بندہ اور ناپسندیدہ بندہ
56	ایک اعرابی کا اندازِ شکر	44	مصیبت پر حمد و شکر کرنا چاہئے
56	یہ نعمت کا کیسا بدلہ ہے؟	45	نعمت میں فوری اضافہ چاہئے تو....
56	بخار سے شفا کی دُعا	45	آدھا ایمان
57	ہلاکت سے بچانے والے اعمال	45	نعمت کا ذکر بھی شکر ہے
57	نعمت میں حجت اور تاوان بھی ہے	46	شکر نقصان سے بچاتا ہے
58	جنتیوں اور جہنمیوں کے تصور نے رُلا دیا	46	ناشکری سے نعمت عذاب بن جاتی ہے
58	نعمتوں کی قدر جاننا چاہو تو.....!	46	ایسے شکر گز اربھی ہوتے ہیں
58	اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے	47	انسان بڑا ناشکر ہے
59	میں تم سے یہی چاہتا تھا	47	نعمت کا چرچا کرنا بھی شکر ہے
59	ظاہر اور چھپی نعمتیں	48	شکرا اور عافیت
60	افضل ترین نعمت	48	شکر گز ارقی
60	ہائے رے حسن و جمال!	49	سیدنا عمر بن عبدالعزیز رَحْمَةُ اللهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کَاغَمَل
61	یہ نعمتیں اور سخاوتیں کتنی عظیم ہیں!	49	بِحُثَّات کا تلاوت سن کر جواب دینا
61	شکر بجالاؤ، نعمتیں پاؤ	50	پانی پینے کے بعد کی دُعا
62	شکر گز اربھی حکایت	51	رُہد اختیار کرنے والے کی اصلاح
62	ایک شاکی کی اصلاح کا انوکھا انداز	51	مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عبادت

77	خوشی پر سجدہ شکر سنت ہے	63	افضل دُعا اور ذکر / شکر کی منت
78	خوشخبری دینے والے کو چادر عطا فرمادی	64	مکمل حمد
78	ظالم کی موت پر سجدہ شکر	64	ہر نعمت کا شکر ادا ہو جائے
78	دروود و سلام پڑھنے والے پر رحمت و سلامتی	65	جن کی محبت خدا عام کرے
79	دروازہ کھٹکھا کر نعمت کی پہچان کرائے گا		حصہ دُوم
79	بے صبرے کو نصیحت	66	ایک نہایت عمدہ دُعا
79	شکر پر آمادہ کرنے کا بہترین انداز	67	خلیفہ اَوَّل کی دُعا
80	رحمت پر یقین ہو تو ایسا ہو.....	67	شکر، نعمت سے افضل ہے
81	ایمان اللہ عزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے	68	دُنیا کیوں پسند نہیں
81	سب سے بڑا کریم	68	دُنیا سے حفاظت پر بھی شکر چاہئے
82	بنتِ بہلول رَحْمَةُ اللہ عَلَيْہَا کے دل کی خواہش	69	رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا
82	اجتماع کی برکات	69	مگر شکر روک لیا
82	میرے بندے کو جنتِ عدن میں داخل کر دو	70	اِسْتِذْرَاج کی وضاحت
83	پچاس سالہ عبادت اور رُگ کا سکون	70	نا شکری نے ہلاک کر ڈالا
83	سب سے چھوٹی نعمت	71	آئینہ دیکھنے کی ایک دُعا
84	افضل ترین شکر کون سا ہے؟	71	اسلام ایک نعمت ہے
84	میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ.....	71	چھپی ہوئی سلطنت
84	جس کو ہوصبر کا مزہ بے صبری سے وہ.....	71	احمد بن موسیٰ عَلَيْهِ الرَّحْمَہ کے اشعار
85	عافیت کی دُعا بکثرت کریں	72	شکرانے میں غلام آزاد کر دیا
85	پچھلے سال کی باتیں	72	کون سی نعمت افضل ہے؟
86	رحمتِ عالم صَلَّی اللہ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ایک دُعا	74	أَعْضَاءِ جِسْمَانِ کا شکر کیا ہے؟
87	پوری نعمت کیا چیز ہے	75	سیدنا نجاشی رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا اندازِ شکر
87	عافیت کی دُعا مانگتے رہو	76	مصیبت میں نعمت کا تصور
89	کھانے کے حساب سے بچنے کا طریقہ	77	نزولِ مصیبت کا سبب
89	نعمت، عزت اور عافیت	77	رب کی عطا، بندے کی التجا

101	مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا	90	خیر عطا فرمانے اور شر دور کرنے پر شکر
102	جسم اور رزق جیسی عظیم نعمتوں کا شکر	91	اُمور دُنیا میں کم مرتبہ والے کو دیکھا کرو
102	شکر کرنے اور نہ کرنے والوں کا انجام	91	دورانِ سفر طلوع فجر کے وقت کی دُعا تیں
103	محض کھانا، پینا اور پہننا ہی نعمت نہیں	91	جو دوست خوشی کا باعث نہ بنے اسے.....
103	دونوں میں سے افضل نعمت کون سی ہے؟	92	بنی آدم کے معذور ہونے کی وجہ
104	پانی کی نعمت پر شکر لازم ہے	92	دن بھر کا شکر ادا کرنے والے لکلمات
104	کاش! میں تیری طرح ہوتا	93	ظالم توبہ کے بعد شکر کرے تو.....
105	ایک دانا کا مکتوب	93	تین مدنی نصیحتیں
105	ابنِ سماک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الرَّزَّاق کا مکتوب	94	کھانا کھانے سے پہلے کی ایک دُعا
106	ایک گوشہ نشین کی حکایت	95	کھانا کھانے کے بعد کی دو دُعا تیں
107	عید کس کے لئے	96	سب سے بڑی تین نعمتیں
109	اس کی فراخ نعمتوں کا شکر ادا کرو	96	شکر نعمتیں بڑھاتا ہے
109	سیدنا حسن بصری علیہ الرحمہ کے کلمات شکر	96	شکرانہ معرفت
110	نعمتوں کی معرفت سے قاصر	97	نعت پر حمد و ثنا شکرانہ نعمت ہے
111	صابر و شاکر کون؟	97	شیروں نے کوئی نقصان نہ پہنچایا
111	جنت میں گھر	99	آئینہ دیکھنے کی ایک دُعا
112	ہر فعل کا شکر	99	بری عادتوں سے نجات پر شکر
112	ہر کام کے بعد الْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے	100	ایک قدم پل صراط پر ہو تو دوسرا جنت میں
113	شکرانہ نعمت میں نافرمانی نہ کی جائے	100	آنکھیں بند کر لے
114	ماخذ و مَرَّاجِع	100	ظاہرۃً و باطنۃً سے مراد
116	الْمَدِیْنَةُ الْعِلْمِیَّة کی کتب کا تعارف	101	جہنمیوں پر بھی احسان
	*****	101	بروزِ قیامت رحمن عَزَّوَجَلَّ کے مقررین



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

”شکر ادا کیجئے“ کے 11 حروف کی نسبت سے اس کتاب کو پڑھنے کی ”11 نیتیں“

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”نِیَّةُ الْمُؤْمِنِ خَيْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ یعنی مسلمان کی نیت اس کے عمل سے بہتر ہے۔“ (المعجم الكبير للطبرانی، الحديث: ۵۹۴۲، ج ۶، ص ۱۸۵)
دومدنی پھول: ﴿۱﴾ بغیر اچھی نیت کے کسی بھی عمل خیر کا ثواب نہیں ملتا۔
﴿۲﴾ جتنی اچھی نیتیں زیادہ، اتنا ثواب بھی زیادہ۔

﴿۱﴾ ہر بار حمد و ﴿۲﴾ صلوٰۃ اور ﴿۳﴾ تعوذ و ﴿۴﴾ تسمیہ سے آغاز کروں گا (اسی صفحہ پر اوپر دی ہوئی دو عربی عبارات پڑھ لینے سے چاروں نیتوں پر عمل ہو جائے گا)۔
﴿۵﴾ رضائے الہی عزوجل کیلئے اس کتاب کا اول تا آخر مطالعہ کروں گا۔ ﴿۶﴾
حتیٰ النوسع اس کا با وضو اور قبلہ رومطالعہ کروں گا ﴿۷﴾ جہاں جہاں ”اللہ“ کا نام پاک آئے گا وہاں عزوجل اور ﴿۸﴾ جہاں جہاں ”سرکار“ کا اسم مبارک آئے گا وہاں صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم پڑھوں گا۔ ﴿۹﴾ دوسروں کو یہ کتاب پڑھنے کی ترغیب دلاؤں گا۔ ﴿۱۰﴾ اس حدیث پاک ”تَهَادَوْا تَحَابُّوْا“ ایک دوسرے کو تحفہ دو آپس میں محبت بڑھے گی۔ (مؤطا امام مالک، ج ۲، ص ۴۰۷، الحديث: ۱۷۳۱)
پر عمل کی نیت سے (ایک یا حسب توفیق) یہ کتاب خرید کر دوسروں کو تحفہ دوں گا۔
﴿۱۱﴾ کتابت وغیرہ میں شرعی غلطی ملی تو ناشرین کو تحریری طور پر مطلع کروں گا۔
(مصنف یا ناشرین وغیرہ کو کتابوں کی اغلاط صرف زبانی بتانا خاص مفید نہیں ہوتا)

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

المدينة العلمية

از: شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ

مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَلٰى اِحْسَانِہٖ وَبِفَضْلِ رَسُوْلِہٖ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم تبلیغِ
قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک ”دعوتِ اسلامی“ نیکی کی دعوت،
احیائے سنت اور اشاعتِ علم شریعت کو دنیا بھر میں عام کرنے کا عزمِ مُصمّم رکھتی
ہے، ان تمام اُمور کو خسنِ خوبی سرانجام دینے کے لئے متعدد مجالس کا قیام عمل میں
لایا گیا ہے جن میں سے ایک مجلس ”المدينة العلمية“ بھی ہے
جو دعوتِ اسلامی کے علماء و مُفتیانِ کرام کَفَرُہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی پر مشتمل ہے، جس
نے خالص علمی، تحقیقی اور اشاعتی کام کا بیڑا اُٹھایا ہے۔ اس کے مندرجہ ذیل چھ
شعبے ہیں:

- | | |
|---------------------------|--------------------|
| (۱) شعبہ کُتبِ اعلیٰ حضرت | (۲) شعبہ درسی کُتب |
| (۳) شعبہ اصلاحی کُتب | (۴) شعبہ تراجم کتب |
| (۵) شعبہ تفتیش کُتب | (۶) شعبہ تخریج |

”المدينة العلمية“ کی اولین ترجیح سرکارِ اعلیٰ حضرت امام

اہلسنت، عظیم البرکت، عظیم المرتبت، پروانہ شمعِ رسالت، مُجَدِّدِ دین و مِلّت، حامی
سنت، حامیِ پدعت، عالمِ شریعت، پیرِ طریقت، باعثِ خیر و برکت، حضرتِ علامہ

مولینا الحاج الحافظ القاری شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کی رگراں مایہ تصانیف کو عصرِ حاضر کے تقاضوں کے مطابق حَتَّی اَلْوُسْع سہل اُسْلُوب میں پیش کرنا ہے۔ تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں اس علمی، تحقیقی اور اشاعتی مدنی کام میں ہر ممکن تعاون فرمائیں اور مجلس کی طرف سے شائع ہونے والی کُتُب کا خود بھی مطالعہ فرمائیں اور دوسروں کو بھی اس کی ترغیب دلائیں۔

اللّٰہُ عَزَّوَجَلَّ ”دعوتِ اسلامی“ کی تمام مجالس بِثُمُول ”المدينة العلمية“

کو دن گیارہویں اور رات بارہویں ترقی عطا فرمائے اور ہمارے ہر عملِ خیر کو زیورِ اخلاص سے آراستہ فرما کر دونوں جہاں کی بھلائی کا سبب بنائے۔ ہمیں زیرِ گنبدِ خضرِ شہادت، جَنّت البقیع میں مدفن اور جَنّت الفردوس میں جگہ نصیب فرمائے۔

آمین بجاہ النبی الامین صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم



رمضان المبارک ۱۴۲۵ھ



پہلے اسے پڑھ لیجئے!

خَدَائے اَحْكَمُ الْحَاكِمِيْنَ جَلَّ جَلَالُهُ کی بے شمار نعمتیں ساری کائنات کے ذرے ذرے پر بارش کے قطروں کی گنتی سے بڑھ کر، درختوں کے پتوں سے زیادہ، دُنیا بھر کے پانی کے قطروں سے زیادہ، ریت کے ذروں سے زیادہ ہر لمحہ ہر گھڑی بن مانگے طوفانی بارشوں سے تیز تر برس رہی ہیں۔ جن کو شمار کرنے کا تصور بھی نہیں کیا جاسکتا اور اس کا اعلان خود خدائے مَنَّان و مَنَّان عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے کلام قرآن پاک میں اس طرح فرمایا ہے:

وَ اِنْ تَعُدُّوا نِعْمَةَ اللّٰهِ لَا تُحْصُوْهَا ط (پ ۴، النحل: ۱۸)

ترجمہ کنزالایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو تو انہیں شمار نہ کر سکو گے۔

پھر اس کائنات میں جو شرف و فضیلت انسان کو حاصل ہے، اس سے پتا چلتا ہے کہ بندہ کسی بھی وقت، کسی بھی لمحے، کسی بھی حالت میں بلکہ کسی بھی صورت میں اپنے خالق و مالک عَزَّوَجَلَّ کی بے حد و بے شمار نعمتوں سے بے تعلق نہیں ہو سکتا۔ اس کا اندازہ محض ایک لقمے سے لگایا جاسکتا ہے جو نہ صرف خود ایک نعمت ہے بلکہ اس کے دامن میں بے حد و بے حساب نعمتیں موجود ہیں۔ کن کن مراحل سے گزر کر وہ لقمہ اس قابل بنتا ہے کہ اس سے غذا حاصل ہو سکے۔ ان پر غور کیجئے!

لقمہ دو چیزوں کا مجموعہ ہے، روٹی اور سالن، روٹی بنتی ہے آٹے سے، آٹا بنتا ہے گندم سے۔ اور سالن سبزی اور گوشت سے تیار ہوتا ہے۔ جن جانوروں کے گوشت سے سالن بنایا جاتا ہے ان کی نشوونما گھاس وغیرہ سے ہوتی ہے۔ سبزی اور گھاس کی پیداوار زمین سے ہوتی ہے۔ اَلْمُخْتَصَرُّ روٹی اور سالن کا حصول زرعی پیداوار پر موقوف ہے اور زرعی پیداوار میں زمین اور آسمان کا بڑا دخل ہے

کیونکہ اناج اور سبزیوں اور ان کے ذائقوں کے لئے سورج کی حرارت..... چاند کی کرنوں..... ہواؤں..... بادلوں..... بارشوں..... دریاؤں..... اور سمندروں کی ضرورت ہے..... سمندروں سے بخارات اٹھتے ہیں..... بادل بنتے ہیں..... ان سے بارش برستی ہے..... وہ کھیتیوں کو سیراب کرتی ہے..... کھیتیاں پک کر تیار ہوتی ہیں..... پھر انہیں کاٹا جاتا ہے..... اور ہیوی مشینری سے گندم کو چھلکے سے علیحدہ کیا جاتا ہے..... پھر اسے پیسنے کے لئے ٹرکوں وغیرہ کے ذریعے چکیوں اور فلور ملز تک پہنچایا جاتا..... اور گندم پیسنے کے لئے لوہے کی مشینوں اور سالن پکانے کے لئے برتنوں نیز ایندھن کی ضرورت پڑتی ہے..... خدائے مہربان عَزَّوَجَلَّ نے زمین میں لوہے کے معدنیات رکھے..... ایندھن کے حصول کے لئے زمین میں کوئلہ رکھا..... قدرتی گیس اور تیل پیدا کیا..... جنگلات میں درخت اگائے۔ الغرض! زمین و آسمان، چاند و سورج، ستارے و بادل، سمندر و دریا، بارشیں و ہوائیں اور اناج و سبزیوں سب چیزیں اس ایک لقمہ کی تیاری میں اپنا اپنا کردار ادا کر رہی ہیں۔ اگر ان میں سے ایک چیز بھی نہ ہو تو زرعی پیداوار بند ہو جائے۔ پھر بندہ اس لقمہ کو منہ میں رکھتا ہے تو اس سے لطف اندوزی کے لئے زبان میں ذائقہ کی حس پیدا فرمائی۔ زبان میں ایک ایسا لعاب رکھا جو اس کو ہضم کرنے میں معاون ہوتا ہے۔ اسے چبانے کے لئے دانت بنائے۔

پھر لقمہ کو حلق سے اتارنے کے بعد بندے کا اختیار ختم..... اب اس کو ہضم کرنا جسمانی اعضاء کا کام ہے..... معدہ لقمے کو پیتا ہے..... جگر اس سے خون بناتا ہے..... فضلہ انٹریوں اور مثانے میں چلا جاتا ہے اور یوں اس لقمے سے انسان کے جسمانی اعضاء کی نشوونما ہوتی ہے۔ آنکھ، ناک، کان ہاتھ اور پیر سب کو اسی

سے غذائیت ملتی ہے۔ اسی سے چربی بنتی ہے..... اسی سے گوشت بنتا ہے..... اسی سے ہڈیاں بنتی ہیں..... اسی سے خون بنتا ہے اور انسان زندہ رہتا ہے۔

اس قدر نعمتوں کے ہجوم کا تقاضا ہے کہ بندے کی ہر ساعت، ہر سانس رب تعالیٰ کے لئے صرف ہو، کھائے تو رب تعالیٰ کے لئے..... پیئے تو رب تعالیٰ کے لئے..... چلے تو رب تعالیٰ کے لئے..... دیکھے تو رب تعالیٰ کے لئے..... سنے تو رب تعالیٰ کے لئے..... بولے تو رب تعالیٰ کے لئے..... سوئے تو رب تعالیٰ کے لئے الغرض! اس کا جینا اور مرنا اپنے کریم رب تعالیٰ کے لئے ہو۔

میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو! یہ تو ایک لقمے کی بات تھی۔ اس کے علاوہ بھی بے شمار نعمتیں ہیں۔ ان میں کثیر نعمتیں بن مانگے عطا ہوئی ہیں تو کچھ طلب کرنے پر بخشی گئی ہیں۔ ایک طرف ظاہری نعمتیں ہیں تو دوسری طرف باطنی نعمتوں کا ایک طویل سلسلہ ہے۔ گویا بندہ اس کی نعمتوں کے سمندر میں ہر وقت غوطہ زن رہتا ہے۔ اوپر نگاہ اٹھائے تو اسی کی نعمتوں کے دلکش نظارے ہیں..... نیچے دیکھے تو اسی کی نعمتوں کے جال بچھے ہیں..... دائیں دیکھے تو اسی کی نعمتیں..... بائیں دیکھے تو اسی کی نعمتیں..... آگے دیکھے تو اسی کی نعمتیں..... پیچھے مڑ کر نظر کرے تو اسی کی نعمتیں..... حتیٰ کہ خود یہ دیکھنا بھی اسی کی نعمت..... چلے تو چلنا نعمت..... بیٹھے تو بیٹھنا نعمت..... کھائے تو کھانا نعمت..... پیئے تو پینا نعمت، سوئے تو سونا نعمت..... جاگے تو جاگنا نعمت..... بولے تو بولنا نعمت..... سنے تو سنا نعمت..... پہنے تو پہننا نعمت..... لکھے تو لکھنا نعمت..... پڑھے تو پڑھنا نعمت..... سمجھے تو سمجھنا نعمت اور جس نعمت کی ناشکری کی جائے وہ عذاب اور آفت ہے۔ چنانچہ،

(۱)..... حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

”بے شک اللہ عزوجل جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی کو ان کے لئے عذاب بنادیتا ہے۔“

(2)..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل

ہمدان میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: ”بے شک نعمت کا تعلق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تعلق نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے نعمتوں کی زیادتی اس وقت تک نہیں رکتی جب تک کہ بندے کی طرف سے شکر نہ رک جائے۔“

بندے پر واجب ہے کہ نعمتوں پر خدائے بزرگ و برتر کا شکر ادا کرتا رہے۔

چنانچہ اللہ عزوجل ارشاد فرماتا ہے:

يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا كُونُوا مِن
طَائِفَةٍ مَّا سَأَلْتُمُوهُ وَاشْكُرُوا
لِلَّهِ إِنَّ كُنتُم مِّنَ الْيَاسِينَ الْعَاقِلِينَ ﴿١٤٢﴾

ترجمہ کنز الایمان: اے ایمان والو! کھاناؤ
ہماری دی ہوئی ستمری چیزیں اور اللہ کا
احسان مانو اگر تم اسی کو پوجتے ہو۔

(پ ۲، البقرة: ۱۷۲)

صدر الافاضل حضرت علامہ مفتی سید محمد نعیم الدین مراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ

الہادی اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں پر شکر واجب ہے۔“ تفسیر بیضاوی میں اس کے تحت لکھا ہے کہ ”عبادت بغیر شکر کے مکمل نہیں ہوتی۔“ اور تفسیر کبیر میں فرمایا کہ ”شکر تمام عبادتوں کی اصل ہے۔“

ایک اور مقام پر اللہ رب العالمین کا ارشاد ہے: وَاشْكُرُوا لِلَّهِ وَلَا تَكْفُرُوا ﴿١٤٣﴾

(پ ۲، البقرة: ۱۵۲) تفسیر خازن میں اس کا معنی یہ بیان کیا گیا ہے کہ ”میری اطاعت

کر کے میرا شکر ادا کرو اور میری نافرمانی کر کے ناشکرے مت بنو۔“ بے شک

جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت کی اس نے اس کا شکر ادا کیا اور جس نے نافرمانی کی اس نے اس کی ناشکری کی۔ تفسیر ابن کثیر میں حضرت سپید ناسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے منقول ہے کہ ”جو بندہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ذکر کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کا ذکر کرتا ہے اور جو اس کا شکر کرتا ہے اسے وہ اور عطا فرماتا ہے اور جو اس کی ناشکری کرے گا اسے وہ عذاب میں مبتلا فرمائے گا۔“

پیارے اسلامی بھائیو! شکر اعلیٰ درجے کی عبادت ہے..... شکر کی توفیق عظیم سعادت ہے..... شکر میں نعمتوں کی حفاظت ہے..... شکر ہی نعمتوں میں باعث زیادت ہے..... شکر اللہ والوں کی عادت ہے..... شکر رب عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت ہے..... شکر ذریعہ بقاءِ نعمت ہے..... شکر ترکِ معصیت ہے..... شکر معرفتِ نعمت ہے..... جبکہ..... ناشکری باعثِ ہلاکت..... اور نعمتوں میں رکاوٹ ہے۔ تو آئیے ان تمام باتوں نیز..... شکر کی حقیقت..... شکر کرنے میں انبیاء کرام عَلَیْہِمُ السَّلَام کا انداز..... صحابہ کرام اور اولیاء عظام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْنَ کا طریقہ شکر..... شکر کے فوائد..... شکر گزاروں کی کچھ حکایات اور ناشکری کے نقصانات وغیرہ جاننے کے لئے پیش نظر کتاب ”شکر کے فضائل“ (جو ”الشُّکْرُ لِلّٰہِ عَزَّوَجَلَّ“ (مطبوعہ: دار ابن کثیر بیروت۔ ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء) کا ترجمہ ہے) کا مطالعہ کیجئے اور اس کتاب کو نعمت جانتے ہوئے اس کے شکرانے میں ”دعوتِ اسلامی“ کے اشاعتی ادارے ”مکتبۃ المدینہ“ سے ہدیہ حاصل کر کے دوسرے اسلامی بھائیوں تک پہنچائیے اور شکر گزاروں کو ملنے والے انعامات کے حقداروں میں شامل ہو جائیے۔

اس ترجمہ میں جو بھی خوبیاں ہیں وہ یقیناً اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اس کے پیارے حبیب صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی عطاؤں، اولیائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام کی

عنایتوں اور شیخ طریقت، امیر اہلسنت، بانی دعوتِ اسلامی حضرت علامہ مولانا ابوبلال محمد الیاس عطار قادری دَامَتْ بَرَکَاتُہُمْ اَلْعَالِیَہ کی پر خلوص دُعاؤں کا نتیجہ ہے اور جو خامیاں ہیں ان میں ہماری کوتاہی بھی کا دخل ہے۔

ترجمہ کرتے ہوئے درج ذیل اُمور کا خصوصی طور پر خیال رکھا گیا ہے:

..... سلیس اور بامحاورہ ترجمہ کیا گیا ہے تاکہ کم پڑھے لکھے اسلامی بھائی بھی سمجھ سکیں۔

..... آیاتِ مبارکہ کا ترجمہ اعلیٰ حضرت، امام اہلسنت، شاہ امام احمد رضا خان عَلَیْہ

رَحْمَةُ الرَّحْمٰن کے ترجمہ قرآن ”کنز الایمان“ سے لیا گیا ہے۔

..... آیاتِ مبارکہ کے حوالے نیز حتی المقدور احادیث و اقوال وغیرہ کی تخریج

کا اہتمام کیا گیا ہے۔

..... بعض مقامات پر مفید اور ضروری حواشی کا التزام کیا گیا ہے۔

..... مشکل الفاظ پر اعراب لگانے کی سعی کی گئی ہے۔

..... مشکل الفاظ کے معانی ہلالین (.....) میں لکھنے کا اہتمام کیا گیا ہے۔

..... علاماتِ ترقیم (رُموذِ اوقاف) کا بھی خیال رکھا گیا ہے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا ہے کہ ہمیں ”اپنی اور ساری دُنیا کے لوگوں کی

اصلاح کی کوشش“ کرنے کے لئے مدنی انعامات پر عمل اور مدنی قافلوں میں

سفر کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور دعوتِ اسلامی کی تمام مجالس بشمول مجلس

المَدینۃ العلمیۃ کو دن پچیسویں رات چھبیسویں ترقی عطا فرمائے۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

شعبہ تراجم کتب (مجلس المدینۃ العلمیۃ)



تعارفِ مُصَنَّف

نام و نسب:

آپ کا نام نامی اسم گرامی عبداللہ بن محمد بن عبید بن سفیان بن قیس القرشی ہے۔ آپ کی کنیت ابو بکر ہے اور ابن ابی دُنیا کے نام سے مشہور ہیں۔

ولادتِ باسعادت:

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ۲۰۸ ہجری کو بغداد میں پیدا ہوئے۔

اساتذہ کرام:

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کثیر علماء سے اکتسابِ فیض کیا۔ امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی فرماتے ہیں ہمارے شیخ نے اپنی کتاب میں ان کے اساتذہ کے اسماء جمع کئے ہیں، وہ تقریباً 190 ہے۔^(۱)

امام ابن حجر عسقلانی قُدَسَ سِرُّہُ النُّورِانی نے تقریباً 18 اساتذہ کے اسماء نقل کئے ہیں اور فرمایا کہ ان کے اساتذہ بہت زیادہ ہیں۔^(۲) جن میں سے امام بخاری، امام ابوداؤد سجستانی، احمد بن ابراہیم، احمد بن حاتم، احمد بن محمد بن ایوب، ابراہیم بن عبداللہ ہروی، داؤد بن رشید، حسن بن حماد، ابو عبیدہ بن فضیل بن عیاض، ابراہیم بن محمد بن عرعہ، احمد بن عمران احسنی رَحِمَہُمُ اللّٰہُ تَعَالٰی اَجْمَعِین وغیرہ کے اسمائے گرامی معروف ہیں۔

تلامذہ:

آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے تلامذہ کی بڑی تعداد ہے۔ جنہوں نے آپ رَحْمَةُ

①..... اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۹۴۔ ②..... تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۴۷۳۔

اللہ تعالیٰ علیہ کے وسیع علم سے وافر حصہ پایا۔ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ کے اکابر تلامذہ میں سے کچھ کے نام یہ ہیں: امام حارث بن ابی اسامہ، یہ آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ کے اساتذہ میں سے ہیں لیکن انہوں نے بھی آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ سے روایات لی ہیں۔ ابن ابی حاتم، احمد بن محمد، ابوبکر احمد بن سلیمان، ابوعلی بن خزیمہ، ابوالعباس بن عقدہ، عبداللہ بن اسماعیل بن برہ، ابوبکر بن محمد بن عبداللہ شافعی، ابوبکر احمد بن مروان دینوری، ابوالحسن احمد بن محمد بن عمر نیشاپوری، اور محمد بن خلف وکیع رَحِمَهُمُ اللّٰهُ تَعَالٰی اَجْمَعِیْن۔ ان کے علاوہ بھی بہت لوگوں نے آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ کے علوم سے فیض پایا ہے۔ امام ذہبی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوِی نے تقریباً 26 تلامذہ کے نام ذکر کئے ہیں۔^(۱) اور امام ابن حجر عسقلانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی نے 17 کے نام ذکر کئے ہیں۔“^(۲)

امام ابن ابی دُنیار رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ نے بعض شہزادوں کو بھی پڑھایا ہے جیسا کہ امام خطیب بغدادی علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْهَادِی نے ایک حکایت بیان کی کہ ”ابوذر قاسم بن محمد بیان کرتے ہیں کہ مجھے امام ابن ابی دُنیار رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی علیہ نے بتایا کہ ایک دن عباسی خلیفہ مُکْتَفٰی بِاللّٰہ ہاتھ میں تختی لئے اپنے دادا مُوَفَّق بِاللّٰہ کے پاس آیا۔ دادا نے دیکھا تو پوچھا: ”یہ تیرے ہاتھ میں تختی کیوں ہے؟“ اس نے جواب دیا: ”میرے خادم کا انتقال ہو گیا ہے اور اس کی مدرسے سے آنے جانے کی تکلیف سے خلاصی ہو گئی ہے۔“ مُوَفَّق نے کہا: ایسی بات نہ کہو۔ ایک مرتبہ خلیفہ رشید نے حکم دیا تھا کہ ”اس کی اولاد کی تختیاں ہر پیر اور جمعرات کے دن اسے پیش کی جائیں۔“ چنانچہ، وہ اس پر پیش کی جاتی رہیں ایک دن اس نے اپنے بیٹے

②..... تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۴۷۳۔

①..... اعلام النبلاء، ج ۱، ص ۶۹۶۔

سے کہا کہ ”تیرے خادم کو کیا ہوا وہ تمہاری تختی نہیں لایا؟“ بیٹے نے کہا: ”وہ انتقال کر گیا ہے اور اسے مدرسے سے آنے جانے کی تکلیف سے خلاصی مل گئی ہے۔“

رشید نے کہا: ”گویا موت کی تکلیف تم پر مدرسہ سے آسان ہے؟“ بیٹے نے کہا: ”جی ہاں!“ تو رشید نے اس کو کہا کہ ”پھر تم مدرسہ چھوڑ دو۔“

پھر جب مُکْتَفٰی دوبارہ اپنے دادا سے ملا تو اس نے پوچھا کہ ”تیری اپنے استاذ سے محبت کیونکر ہے؟“ مُکْتَفٰی نے جواب دیا: ”میں کیوں ان سے محبت نہ کروں جبکہ میری زبان پر سب سے پہلے ذکر اللہ (عَزَّوَجَلَّ) جاری کرنے والے وہی تو ہیں۔ اور وہ ایسے شخص ہیں کہ اگر آپ کے ساتھ ہوں تو جب آپ ہنسنا چاہیں وہ آپ کو ہنسا دیں اور جب آپ رونا چاہیں تو وہ آپ کو رولا دیں۔ مُوَفَّق نے کہا: ان کو میرے پاس لے کر آؤ!“ امام ابن ابی دُنْيَا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”میں اس کے پاس گیا اور اس کے تحت کے قریب جا کر اسے بادشاہوں کے واقعات اور پند و نصائح سنانے لگا۔ جنہیں سن کر وہ رونے لگا۔“

اتنے میں مُکْتَفٰی نے مجھے کہا کہ ”آپ نے ان کو اتنا کیوں رُلا یا؟“ تو مُوَفَّق نے اس کو کہا: ”اللہ تمہارا برابر کرے تم امام کو کیوں بولتے ہو؟“ ان سے الگ ہو جاؤ! پھر میں نے دیہاتیوں کے واقعات سنانے شروع کئے تو وہ بہت خوش ہوا اور ہنسنے لگا اور کہا کہ ”آپ نے مجھے خوش کر دیا، آپ نے مجھے خوش کر دیا۔“ (۱)

تعریفی کلمات:

(۱)..... امام ابن ابی حاتم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں اور میرے والد امام ابن ابی دُنْيَا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی روایات لکھا کرتے تھے، ایک دن کسی نے میرے

والد صاحب سے امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے بارے میں پوچھا تو والد صاحب نے فرمایا: ”وہ بہت سچے آدمی ہیں۔“ (1)

(2)..... قاضی اسماعیل بن اسحاق رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کے موقع پر کہا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ابو بکر کو غریقِ بحرِ رحمت فرمائے! ان کے ساتھ کثیر علم بھی چلا گیا۔ (2)

(3)..... احمد بن کامل رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے وصال کے موقع پر کہا کہ ”امام ابو بکر ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وصال فرما گئے۔ وہ خلیفہ مُعْتَصِد کے استاذ تھے۔“ (3)

(4)..... امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نقل فرماتے ہیں کہ ”امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب کسی کے پاس تشریف فرما ہوتے تو اگر اس کو ہنسنا چاہتے تو ایک لمحے میں ہنسا دیتے اور اگر رلانا چاہتے تو رلادیتے۔ کیونکہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بہت وسیع علم رکھتے تھے۔“ (4)

(5)..... ابن ندیم نے کہا: ”امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے خلیفہ مُکْتَفٰی بِاللہ کو بہت ادب سکھایا ہے۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک متقی اور پرہیزگار آدمی تھے اور اخبار و روایات کے بہت بڑے عالم تھے۔“
علمی اثاثہ:

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کثیر کتابیں یادگار چھوڑیں۔ جن میں سے اکثر ”زُہد و رقائق“ پر مشتمل ہیں۔ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی نصیحتوں اور مواعظ

①..... تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۴۷۴. ②..... تہذیب التہذیب، ج ۴، ص ۴۷۴.

③..... تاریخ بغداد، ج ۱۰، ص ۹۰. ④..... اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۹۶.

اور کتب کو ہر دور میں بے پناہ مقبولیت حاصل رہی ہے۔

حضرت علامہ ابن جوزی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ”امام ابن ابی دُنیَا رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے زہد کے موضوع پر 100 سے زائد کتب لکھی ہیں۔“ (1)

امام ذہبی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی 183 کتابوں کے نام بیان کئے ہیں۔ (2)

- آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی چند کتابوں کے نام یہ ہیں: 1..... الْقِنَاعَةُ. 2..... قَصْرُ الْأَمَلِ. 3..... الصَّمْتُ. 4..... التَّوْبَةُ. 5..... الْيَقِينُ. 6..... الصَّبْرُ. 7..... الْجُوعُ. 8..... حُسْنُ الظَّنِّ بِاللَّهِ. 9..... الْأَوْلِيَاءُ. 10..... صِفَةُ النَّارِ. 11..... صِفَةُ الْجَنَّةِ. 12..... تَعْيِيرُ الرُّوِيَاءِ. 13..... الدُّعَاءُ. 14..... ذِمُّ الدُّنْيَا. 15..... الْأَخْلَاقُ. 16..... كَرَامَاتُ الْأَوْلِيَاءِ. 17..... عَاشُورَاءُ. 18..... الْمَنَاسِكُ. 19..... أَخْبَارُ أُوَيْسَ. 20..... أَخْبَارُ مُعَاوِيَةَ.

ان کے علاوہ بھی کئی کتب و رسائل ہیں جنہیں عوام و خواص میں بڑی پذیرائی حاصل ہے۔ ان کی کتب سے بے تو جہی نہ چاہئے۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ حضرت مصنف رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی کتابوں کو ہر ایک کے لئے نافع بنائے۔

(اٰمِیْن بِجَاہِ النَّبِیِّ الْاٰمِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم)

سفر آخرت:

آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ خوشبوئے علم سے اکنافِ عالم کو معطر فرماتے ہوئے ۲۸۱ ہجری، ماہِ جُمَادِی الاولیٰ میں اس دُنیا سے فانی سے رخصت ہو گئے اور اپنے محبوبِ حقیقی عَزَّوَجَلَّ سے جا ملے۔ قاضی ابوالحسن رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان

①.....المنتظم لاین جوزی، ج ۱۲، ص ۳۴۱۔ ②.....اعلام النبلاء، ج ۱۰، ص ۶۹۷۔

فرماتے ہیں کہ ”جس دن امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا وصال ہوا میں اس دن صبح سویرے قاضی اسماعیل بن اسحاق عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الرَّزَّاق کے پاس آیا اور کہا کہ ”اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ قاضی کی عزّت بڑھائے! امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ وصال فرما گئے ہیں۔“ انہوں نے فرمایا: ”ابو بکر پر اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی رحمت ہو! ان کے ساتھ کثیر علم بھی چلا گیا۔“ پھر فرمایا: ”اے لڑکے! یوسف بن یعقوب کے پاس چلو! وہ نمازِ جنازہ پڑھائیں گے۔“

پھر یوسف بن یعقوب رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تشریف لائے اور ”شَوْنِزِیَّہ“ میں نمازِ جنازہ پڑھائی۔ امام ابن ابی دُنیا رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے جسدِ خاکی کو ”شَوْنِزِیَّہ“ ہی کے قبرستان میں سپردِ خاک کیا گیا۔^(۱)

﴿اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو۔ آمین﴾



..... علم سیکھنے سے آتا ہے.....

فرمانِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم: ”علم سیکھنے سے ہی آتا ہے اور فقہ غور و فکر سے حاصل ہوتی ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ جس کے ساتھ بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے اسے دین میں سمجھ بوجھ عطا فرماتا ہے اور اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔“

(المعجم الكبير، ج ۱۹، ص ۵۱۱، الحدیث: ۷۳۱۲)

1..... تاریخ بغداد، الرقم: ۵۲۰۹، عبد اللہ بن محمد، ج ۱۰، ص ۹۰.

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ
اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ ط بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

حصہ اول

نعمت کی حفاظت کا نسخہ:

﴿۱﴾..... حضرت سیدنا انس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ روایت کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو اہل مال اور اولاد کی صورت میں کوئی نعمت عطا کرے، پھر وہ کہے: ﴿مَا شَاءَ اللّٰهُ لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ یعنی جو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ چاہے، نیکی کرنے کی طاقت اسی کی توفیق سے ہے۔ (یعنی شکر ادا کرے) تو وہ اس میں موت کے علاوہ کوئی آفت نہیں دیکھے گا۔“ (1)

نعمتوں کا احترام کیا کرو:

﴿۲﴾..... اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی ہیں کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطان بحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم میرے پاس تشریف لائے اور روٹی کا ایک ٹکڑا گرا ہوا دیکھا، تو اسے (اٹھا کر) پونچھا اور ارشاد فرمایا: ”اے عائشہ! اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا احترام کیا کرو۔ اس لئے کہ جب یہ کسی اہل خانہ سے روٹھ کر چلی جاتی ہیں تو دوبارہ لوٹ کر نہیں آتیں۔“ (2)

①..... المعجم الاوسط، الحديث: ۴۲۶۱، ج ۳، ص ۱۸۳.

②..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۵۵۷، ج ۴، ص ۱۳۲.

نعمتوں میں زیادتی کا باعث:

﴿۳﴾..... حضرت سیدنا عطار قرشی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبیُّ مَکَرَّم، نُو مُجَسَّم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو شکر کی توفیق عطا فرماتا ہے تو پھر اسے نعمت کی زیادتی سے محروم نہیں فرماتا کیونکہ اس کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَیْسَ شُکْرُکُمْ لَا زَیْدٌ لَّکُمْ
ترجمہ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (پ ۱۳، ابرہیم: ۷)

(۱) (۲)

دُعائے شکر:

﴿۴﴾..... حضرت سیدنا ابو عبد اللہ محمد بن منکدر قرشی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفَوٰی سے روایت ہے کہ سَیِّدُ الْمُبْلَغِیْنَ، رَحْمَةُ اللہِ لِلْعَلَمِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کیا کرتے تھے: ”اَللّٰهُمَّ اَعِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ۔“

①..... صدر الافاضل حضرت سیدنا محمد نعیم الدین مراد آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْفَہَادِی خزانِ العرفان میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں: ”اس آیت سے معلوم ہوا کہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔ شکر کی اصل یہ ہے کہ آدمی نعمت کا تصور اور اس کا اظہار کرے اور حقیقت شکر یہ ہے کہ مُنْعَم کی نعمت کا اس کی تعظیم کے ساتھ اعتراف کرے اور نفس کو اس کا غر کر بنائے۔ یہاں ایک باریکی ہے وہ یہ کہ بندہ جب اللہ تعالیٰ کی نعمتوں اور اس کے طرح طرح کے فضل و کرم و احسان کا مطالعہ کرتا ہے تو اس کے شکر میں مشغول ہوتا ہے اس سے نعمتیں زیادہ ہوتی ہیں اور بندے کے دل میں اللہ تعالیٰ کی محبت بڑھتی چلی جاتی ہے۔ یہ مقام بہت برتر ہے اور اس سے اعلیٰ مقام یہ ہے کہ مُنْعَم کی محبت یہاں تک غالب ہو کہ قلب کو نعمتوں کی طرف التفات باقی نہ رہے، یہ مقام صدیقیوں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں شکر کی توفیق عطا فرمائے۔ (تفسیر خزانِ العرفان، پ ۱۳، ابرہیم، تحت الایۃ: ۷)

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۲۶، ج ۴، ص ۱۲۴۔

یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذکر، شکر اور اچھی عبادت پر میری مدد فرما۔“ (۱)

سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مناجات:

﴿۵﴾..... حضرت سیدنا ابوبلد جیلان بن فروہ بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے

ہیں: حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مناجات میں سے یہ بھی ہے

کہ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ!

میں تیرا شکر کیسے ادا کروں جبکہ میں تیرے شکر تک تیری نعمت کے بغیر نہیں پہنچ سکتا؟“

تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ ”اے داؤد! کیا تمہیں معلوم نہیں کہ جتنی

نعمتیں تیرے پاس ہیں وہ میری طرف سے ہیں؟“ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے

عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! کیوں نہیں۔“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”میں

تیرے اسی شکر ادا کرنے (یعنی اقرارِ نعمت) پر تجھ سے راضی ہوں۔“ (۲)

سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مناجات:

﴿۶﴾..... حضرت سیدنا ابوبلد بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: حضرت

سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی مناجات میں سے یہ بھی ہے کہ آپ علیہ

الصلوٰۃ والسلام نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں کس

طرح تیرا شکر ادا کروں حالانکہ میرے سارے اعمال تیری سب سے چھوٹی نعمت

کا بھی بدلہ نہیں چکا سکتے؟“ تو آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر وحی نازل ہوئی کہ ”اے

موسیٰ! (اقرارِ نعمت کر کے) ابھی تو تم نے میرا شکر ادا کیا ہے۔“ (۳)

①..... سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب الاستغفار، الحدیث: ۱۵۲۲، ج ۲، ص ۱۲۳۔ عن معاذ بن جبل۔

②..... الزہد للامام احمد بن حنبل، زہد داؤد علیہ السلام، الحدیث: ۳۷۵، ص ۱۰۷۔

③..... الزہد للامام احمد بن حنبل، اخبار موسیٰ علیہ السلام، الحدیث: ۳۴۹، ص ۱۰۳۔

الْحَمْدُ لِلَّهِ کہنے کی برکت:

﴿۷﴾..... حضرت سیدنا ابو عقیل عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَكِیْلُ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا بکر بن عبداللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو فرماتے ہوئے سنا کہ ”بندہ جب بھی ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ کہتا ہے تو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ کہنے کی برکت سے اس کے لئے نعمت لازم ہو جاتی ہے۔“ میں نے پوچھا: ”اس نعمت کا بدلہ کیا ہے؟“ (ارشاد فرمایا:) ”اس کا بدلہ بھی بندے کا ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ کہنا ہے۔ پس (یہ کہتے ہی اس کے پاس) ایک اور نعمت آجائے گی، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں۔“ (۱)

﴿۸﴾..... حضرت سیدنا ابو یحییٰ باہلی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا سلیمان تیمی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنٰی نے مجھ سے فرمایا: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں کو نعمتیں اپنی قدرت کے مطابق عطا فرماتا ہے لیکن انہیں شکر کا مکلف ان کی طاقت کے مطابق بناتا ہے۔“ (۲)

بہت بڑی نعمت:

﴿۹﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے مروی ہے کہ نبیوں کے سلطان، سرورِ دیشان، سردارِ دو جہان صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ بِالْاِسْلَام﴾ یعنی اسلام کی نعمت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے۔ کہتے ہوئے سنا تو ارشاد فرمایا: ”بے شک تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بہت بڑی نعمت کا شکر ادا کیا ہے۔“ (۳)

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۰۸، ج ۴، ص ۹۹.

②..... المرجع السابق، الحدیث: ۴۵۷۸، ص ۱۳۸.

③..... الزہد لابن مبارک، باب ذکر رحمة اللہ، الحدیث: ۹۱۱، ص ۳۱۸.

شکر کے عمدہ الفاظ:

﴿۱۰﴾..... خلیفہ عبد الملک بن مروان سے منقول ہے کہ ”بندہ سب سے زیادہ پسندیدہ اور شکر میں مبالغہ آمیز جو بات کہتا ہے وہ یہ ہے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْعَمَ عَلَيْنَا وَهَدَانَا إِلَى الْإِسْلَامِ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے (توفیق دے کر) ہم پر انعام فرمایا اور ہمیں اسلام کی ہدایت عطا فرمائی۔“ (۱)

سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی کا اندازِ شکر:

﴿۱۱﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی گفتگو شروع فرماتے وقت یہ کہا کرتے تھے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ، اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ كَمَا خَلَقْتَنَا، وَرَزَقْتَنَا، وَهَدَيْتَنَا، وَعَلَّمْتَنَا، وَانْقَذْتَنَا، وَفَرَجْتَ عَنَّا، لَكَ الْحَمْدُ بِالْإِسْلَامِ وَالْقُرْآنِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ وَالْمُعَافَاةِ، كَبْتُ عَدُوَّنَا، وَبَسَطْتُ رِزْقَنَا، وَأَظْهَرْتُ أُمَّتَنَا، وَجَمَعْتُ قُرْقَنَتَنَا، وَأَحْسَنْتَ مُعَافَاةَنَا، وَمِنْ كُلِّ وَاللّٰهِ مَا سَأَلْنَاكَ رَبَّنَا أَغَطَيْنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَى ذَلِكَ حَمْدًا كَثِيرًا، لَكَ الْحَمْدُ بِكُلِّ نِعْمَةٍ أَنْعَمْتَ بِهَا عَلَيْنَا فِي قَدِيمٍ وَحَدِيثٍ، أَوْ سِرٍّ أَوْ عَلَانِيَةٍ، أَوْ خَاصَّةٍ أَوْ عَامَّةٍ، أَوْ حَيٍّ أَوْ مَيِّتٍ، أَوْ شَاهِدٍ أَوْ غَائِبٍ، لَكَ الْحَمْدُ حَتَّى تَرْضَى، وَلَكَ الْحَمْدُ إِذَا رَضِيتَ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں، اے اللہ عزَّوَجَلَّ! اے ہمارے رب عزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے کہ تو نے ہمیں پیدا کیا، ہمیں رزق دیا، ہدایت دی، علم دیا اور نجات بخشی اور ہم سے تکلیف دور فرمادی، اسلام اور قرآن کی نعمت پر تیرا شکر ہے، اہل و عیال، مال و زور اور صحت و عافیت کی نعمت پر بھی تیرا شکر ہے۔ تو نے ہمارے دشمنوں کو رسوا کیا،

ہمارے رزق میں وسعت فرمائی، اس امت کو غلبہ دیا، ہم بکھرے ہوؤں کو اکٹھا کیا، ہمیں بہترین صحت و عافیت عطا فرمائی، اے ہمارے رب عَزَّوَجَلَّ! ہم نے تجھ سے جو مانگا تو نے ہمیں عطا فرمایا، پس اس پر تیرا بے انتہا شکر ہے۔ اور تیری عطا کردہ ہر نعمت پر تیرا شکر ہے، خواہ نئی ہو یا پرانی، پوشیدہ ہو یا ظاہر، خاص ہو یا عام، باقی ہو یا ختم ہو گئی ہو اور موجود ہو یا غائب، تیرا شکر ہے یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور جب تو راضی ہو جائے تب بھی تیرا شکر ہے۔

سَيِّدُ نَا آدَمَ عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ کا شکر:

﴿۱۲﴾..... حضرت سَيِّدُ نَا اَمَامِ حَسَنِ بَصْرِي عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سَيِّدُ نَا مُوسٰی عَلٰی نَبِيِّنَا وَعَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! حضرت آدم (عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ) تیری نعمتوں کا شکر کس طرح ادا کر سکے؟ جبکہ تو نے اپنے دستِ قدرت سے انہیں پیدا فرمایا، ان میں اپنی طرف سے روح پھونکی، انہیں اپنی جنت میں بسایا اور فرشتوں کو حکم دیا تو انہوں نے ان کو سجدہ کیا۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”اے موسیٰ! انہیں یقین تھا کہ یہ سب میری طرف سے ہے۔ اس پر انہوں نے میری حمد کی۔ بس یہی میری عطا و بخشش کا شکر ہے۔“ (۱)

بیت الخلا سے نکلنے پر شکر الہی:

﴿۱۳﴾..... حضرت سَيِّدُ نَا ابْنِ نَبَاتہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سَيِّدُ نَا عَلٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم قَضَائے حاجت کو جاتے تو یہ پڑھتے: بِسْمِ اللہِ الْحَافِظِ الْمُؤَدِّی ﴿ترجمہ: اللہ کے نام سے جو حفاظت کرنے اور پایہ تکمیل کو پہنچانے

والا۔ پھر جب فراغت پاتے تو ہاتھ سے شکم مبارک کو چھوتے اور فرماتے: ﴿يَا لَهَا مِنْ نِعْمَةٍ لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ شُكْرَهَا﴾ ترجمہ: کتنی عظیم نعمت ہے، کاش! لوگ اس کا شکر کرنا جان لیں۔ (۱)

سیدنا نوح علیہ السلام کو عبد اشکور ا کہنے کی وجہ:

﴿۱۴﴾..... حضرت سیدنا سعد بن مسعود ثقفی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو (قرآن پاک میں) ”عَبْدُ اشْكُورًا“ (یعنی بڑا شکر گزار بندہ) اس لئے فرمایا گیا کہ آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب بھی نیا لباس پہنتے یا کھانا تناول فرماتے تو اللہ عزوجل کا شکر بجالاتے۔ (۲)

کھانے کے بعد کی ایک دُعا:

﴿۱۵﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اہل قبائیس سے ایک انصاری شخص نے حُزْنِ جود و سخاوت، پیکرِ عظمت و شرافت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کو کھانے کی دعوت دی تو ہم بھی آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ہوئے۔ جب آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کھانا تناول فرما کر اپنے ہاتھ مبارک دھو چکے تو یوں دُعا فرمائی: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي يُطْعِمُ وَلَا يُطْعَمُ، مَنْ عَلَيْنَا فَهَذَا، وَأَطْعَمَنَا وَسَقَانَا، وَكُلَّ بَلَاءٍ حَسَنٍ أَبْلَانَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ غَيْرَ مُودِّعِ رَبِّي وَلَا مُكَافَا وَلَا مَكْفُورَ وَلَا مُسْتَغْنَى عَنْهُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي أَطْعَمَ مِنَ الطَّعَامِ، وَسَقَى مِنَ الشَّرَابِ، وَكَسَى مِنَ الْعُرَى، وَهَدَى مِنَ الضَّلَالَةِ، وَبَصَّرَ مِنَ الْعَمَى، وَفَضَّلَنَا عَلَى كَثِيرٍ مِّنْ خَلْقِهِ تَفْضِيلًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۶۸، ج ۴، ص ۱۱۳۔

②..... الزهد للإمام احمد بن حنبل، قصۃ نوح علیہ السلام، الحدیث: ۲۸۱، ص ۸۹، قول

محمد بن کعب۔ المعجم الکبیر، الحدیث: ۵۴۲۰، ج ۶، ص ۳۲۔

ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو کھلاتا ہے اور خود کھانے سے پاک ہے، جس نے ہم پر احسان کیا کہ ہمیں ہدایت عطا فرمائی اور ہمیں کھلایا، پلایا اور ہر اچھی نعمت سے نوازا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں۔ نہ اسے وداع کیا گیا، نہ کفایت کیا ہوا، نہ اس کی ناشکری کی گئی اور نہ اس سے بے پرواہی کی گئی۔ تمام تعریفوں کا حقدار اللہ عَزَّوَجَلَّ ہے جس نے کھانا کھلایا، پانی پلایا، برہنہ بدنوں کو کپڑے پہنائے، گمراہی سے ہدایت بخشی، اندھے پن سے بینا کیا اور ہمیں اپنی کثیر مخلوق پر فضیلت عطا فرمائی۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔^(۱)

دُعائے مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

﴿۱۶﴾..... حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ”رحمتِ عالم، نُورِ مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم یہ دُعا کیا کرتے تھے: ﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِکَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِکَ وَتَحَوُّلِ عَافِیَتِکَ وَجَمِیْعِ سُخْطِکَ﴾ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں تیری نعمت کے چھن جانے، تیرے اچانک عتاب، تیری عافیت کے پھر جانے اور تیری ہر طرح کی ناراضی سے تیری پناہ مانگتا ہوں (یعنی خدایا! ہمیں ایسے کاموں سے بچا جو تیری ناراضی کا باعث ہیں)۔^(۲)

ناشکری باعثِ عذاب ہے:

﴿۱۷﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیْ فرماتے ہیں: ”بیشک اللہ عَزَّوَجَلَّ جب تک چاہتا ہے اپنی نعمت سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا رہتا ہے اور

①..... السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم والليلة، الحدیث: ۱۰۱۳۳، ج ۶، ص ۸۲.

②..... صحیح مسلم، کتاب الذکر والدعاء، باب اکثر اهل الجنة، الحدیث: ۲۷۳۹، ص ۱۴۶۴.

جب اس کی ناشکری کی جاتی ہے تو وہ اسی نعمت کو ان کے لئے عذاب بنا دیتا ہے۔^(۱)

نعمت اور شکر کا تعلق:

﴿۱۸﴾..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی المرتضیٰ کرم اللہ تعالیٰ وجہہ الکریم نے اہل ہمدان میں سے ایک شخص سے ارشاد فرمایا: ”بے شک نعمت کا تعلق شکر کے ساتھ ہے اور شکر کا تعلق نعمتوں کی زیادتی کے ساتھ ہے، یہ دونوں ایک دوسرے کو لازم ہیں۔ پس اللہ عزوجل کی طرف سے نعمتوں میں اضافہ اس وقت تک نہیں رکتا جب تک کہ بندے کی طرف سے شکر نہ رک جائے۔“^(۲)

گناہوں کو چھوڑ دینا بھی شکر ہے:

﴿۱۹﴾..... حضرت سیدنا خالد بن حسین از دی علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں: شکر کے بارے میں ایک قول یہ ہے کہ ”بندہ گناہوں کو چھوڑ دے۔“^(۳)

کون سی نعمت، مصیبت و آزمائش ہے؟

﴿۲۰﴾..... حضرت سیدنا ابو حازم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”جس نعمت سے اللہ عزوجل کا قرب حاصل نہ ہو وہ مصیبت و آزمائش ہے۔“^(۴)

اللہ عزوجل کی محبت پانے کا ایک ذریعہ:

﴿۲۱﴾..... حضرت سیدنا ابوسلیمان واسطی علیہ رحمۃ اللہ الکافی فرماتے ہیں:

①..... الدر المنثور، پ ۲، البقرة، تحت الاية ۱۵۲، ج ۱، ص ۳۶۹.

②..... شعب الايمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۵۳۲، ج ۴، ص ۱۲۷.

③..... الدر المنثور، پ ۲، البقرة، تحت الاية ۱۵۲، ج ۱، ص ۳۷۱.

④..... المجالسة و جواهر العلم، الجزء التاسع، الحديث: ۱۱۶۳، ج ۲، ص ۵.

”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو یاد کرنے سے دل میں اس کی محبت پیدا ہوتی ہے۔“ (۱)

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بندے کو اپنی نعمتیں یاد دلانے کا:

﴿۲۲﴾..... حضرت سیدنا ابو بردہ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ فرماتے ہیں: میں مدینہ منورہ

زَادَهَا اللَّهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا میں آیا تو میری ملاقات حضرت سیدنا عبد اللہ بن سلام رَضِيَ

اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ سے ہوئی۔ انہوں نے مجھ سے فرمایا: ”کیا آپ اس گھر میں داخل نہیں

ہوں گے جس میں بیٹھے بیٹھے آقا، مکی مدنی مصطفیٰ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم داخل

ہوئے تھے اور کیا اس گھر میں نماز ادا نہیں کریں گے جس میں نور کے پیکر، تمام

نبیوں کے سَرَّوَر، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ نحر و بر صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

نے نماز ادا فرمائی تھی اور کیا ہم آپ کو ستوا اور کھجور نہ کھلائیں؟“ پھر فرمایا: بے شک

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن لوگوں کو اکٹھا فرما کر انہیں اپنی نعمتیں یاد دلانے کا تو

ایک بندہ عرض کرے گا: ”اس نعمت کی علامت کیا ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے

گا: ”اس کی علامت یہ ہے کہ تو نے فلاں فلاں تکلیف میں مجھے پکارا تو میں نے

اس تکلیف کو تجھ سے دور کر دیا۔ تو نے فلاں فلاں سفر میں میری رفاقت چاہی

تو میں نے اپنی رحمت سے تجھے اپنی رفاقت بخشی۔“ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنی نعمتیں یاد

دلاتا جائے گا اور اسے یاد آتا جائے گا یہاں تک کہ ارشاد فرمائے گا: ”اس کی

علامت یہ ہے کہ تو نے فلاں بنتِ فلاں کو نکاح کا پیغام بھیجا تھا اور تیرے علاوہ

دوسرے لوگوں نے بھی اسے پیغام بھیجا تھا لیکن میں نے اس سے تیرا نکاح کر دیا

اور باقی سب کو واپس لوٹا دیا۔“

بارگاہِ خداوندی میں حاضری کو یاد کر کے رونے لگے:

﴿۲۳﴾..... حضرت سیدنا ابو بردہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن سلام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ قیامت کے دن اپنے بندے کو اپنی بارگاہ میں حاضر کر کے اسے اپنی نعمتیں شمار کرائے گا۔“ (اتباعین کرنے کے بعد) حضرت سیدنا عبد اللہ بن سلام رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بہت روئے پھر فرمایا: ”میں امید کرتا ہوں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کو اپنی بارگاہ میں حاضر فرمانے کے بعد عذاب نہیں دے گا۔“

ایک نعمت ساری نیکیاں لے جائے گی:

﴿۲۴﴾..... حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ ”سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، پاذن پروردگار دو عالم کے مالک و مختار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: قیامت کے دن نعمتیں نیکیوں اور برائیوں کے ساتھ لائی جائیں گی۔ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنی ایک نعمت سے ارشاد فرمائے گا: ”اس کی نیکیوں میں سے اپنا حق لے لے۔“ تو وہ اس کے لئے کوئی نیکی باقی نہیں چھوڑے گی۔ (۱)

کسی نعمت کا شکر ادا نہ کر سکوں گا:

﴿۲۵﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: ”اے میرے رب عَزَّوَجَلَّ! اگر میرے ہر بال کی دوزبائیں ہوں اور وہ دن رات تیری پاکی بیان کریں

تب بھی میں تیری کسی ایک نعمت کا کما حقہ شکر ادا نہ کر سکوں گا۔“ (۱)

شیطان شکر میں رکاوٹ ڈالتا ہے:

﴿۲۶﴾..... حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ مزی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنی فرماتے ہیں کہ جب بندے پر کوئی مصیبت آتی ہے اور وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دُعا کرتا ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے مصیبت سے نجات بخش دیتا ہے۔ پھر شیطان اس کے پاس آتا ہے اور اس کے شکر کو کمزور کرنے کی کوشش کرتے ہوئے کہتا ہے: یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ آسان تھا جس طرف تم گئے ہو۔ تو بندہ کہتا ہے: ”نہیں! بلکہ یہ معاملہ اس سے کہیں زیادہ سخت تھا جس کی طرف میں متوجہ ہوا، لیکن اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے مجھ سے پھیر دیا۔“

نعمتیں محفوظ کرنے کا ذریعہ:

﴿۲۷﴾..... حضرت سیدنا عمر بن عبد العزیز علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْعَزِیز فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو شکر کے ذریعے محفوظ کر لو۔“ (۲)

شکر، صبر سے زیادہ محبوب ہے:

﴿۲۸﴾..... حضرت سیدنا مطرف بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالی علیہ فرماتے ہیں: ”عافیت پر شکر کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“ (۳)

①..... المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الزہد، باب کلام سلیمان، الحدیث: ۱۵، ج ۸، ص ۱۲۰.

②..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۲۳ عمر بن عبد العزیز، الحدیث: ۷۴۵۵، ج ۵، ص ۳۷۴.

③..... کتاب الجامع لمعمر مع المصنف لعبد الرزاق، باب العلم الحدیث: ۲۰۶۳۵، ج ۱۰، ص ۲۳۸.

یہ شاکرین کا طریقہ نہیں:

﴿۲۹﴾..... حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَعُی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا وہیب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عید الفطر کے دن کچھ لوگوں کو ہنستے ہوئے دیکھا تو ارشاد فرمایا: ”اگر ان لوگوں کے روزے قبول کر لئے گئے ہیں تو یہ شاکرین کا طریقہ نہیں ہے اور اگر ان کے روزے قبول نہیں کئے گئے تو یہ خائفین کا طریقہ نہیں ہے۔“ (۱)

امام اوزاعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کا رقت انگیز بیان:

﴿۳۰﴾..... حضرت سیدنا امام اوزاعی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا: ”اے لوگو! ان نعمتوں کے ذریعے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بھڑکتی ہوئی اس آگ سے بھاگنے پر مدد حاصل کرو جو دلوں پر چڑھ جائے گی۔ بے شک تم ایسے گھر میں ہو جس میں قیام کی طویل مدت بھی قلیل ہے اور اس میں تمہیں مقررہ مدت تک ان لوگوں کا جان نشین بنا کر بھیجا گیا ہے جنہوں نے دُنیا کی خوشمنائی اور اس کی رونق و بہار کا رخ کیا، ان کی عمریں تم سے طویل اور قد تم سے دراز تھے اور نشانات عظیم تھے۔ انہوں نے پہاڑوں کو چیر ڈالا۔ پتھر کی چٹانیں کاٹیں اور سخت گرفت اور ستون جیسے جسموں کی قوت کے ساتھ شہروں میں گشت کیا۔ اس کے باوجود زمانے نے جلد ہی ان کی مدتوں کو لپیٹ دیا۔ ان کے نشانات کو مٹا دیا۔ ان کے گھروں کو نیست و نابود کر دیا اور ان کے ذکر کو بھلا دیا۔ اب تم نہ ان کو دیکھتے ہو نہ ان کی بھنک سنتے ہو۔ وہ جھوٹی امیدوں پر خوش، غفلت میں راتیں بسر کرتے اور ندامت کے

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصیام، الحدیث: ۳۷۲۷، ج ۳، ص ۳۴۶۔

ساتھ دن گزارتے تھے۔

پھر تم جانتے ہو کہ رات کے وقت ان کے گھروں میں اللہ عزوجل کا عذاب اترتا تو صبح ان میں سے اکثر اپنے گھروں میں منہ کے بل پڑے رہ گئے اور چونچ گئے وہ اللہ عزوجل کے عذاب، اس کی نعمتوں کے زوال اور ہلاکت میں مبتلا ہونے والوں کے منہم گھروں کے آثار دیکھتے رہ گئے۔ اس میں نشانی ہے ان لوگوں کے لئے جو دردناک عذاب سے ڈرتے ہیں اور عبرت ہے ان کے لئے جو اللہ عزوجل سے ڈرتے ہیں۔

اور اب ان کے بعد تمہاری مدت کم ہے اور دنیا عارضی ہے اور زمانہ ایسا آگیا ہے کہ نہ عفو و درگزر رہا اور نہ ہی نرمی بلکہ برائی کا کیچڑ، باقی ماندہ رنج و غم، عبرتناک ہولناکیاں، بچی کچی سزاؤں کے اثرات، فتنوں کے سیلاب، پے درپے زلزلوں اور بدترین جاں نشینوں کا دور دورہ ہے۔ ان کی برائیوں کی وجہ سے خشکی و تری میں خرابی ظاہر ہوئی۔ پس تم ان کی طرح نہ ہونا جنہیں لمبی امیدوں اور لمبی مدتوں نے دھوکے میں ڈال دیا تو وہ خواہشات کے ہو کر رہ گئے۔

ہم اللہ عزوجل سے سوال کرتے ہیں کہ ہمیں اور تمہیں ان لوگوں میں کر دے جو اپنی نذر کی حفاظت کرتے ہوئے اسے پورا کرتے ہیں اور اپنے (حقیقی) ٹھکانے کو پہچان کر خود کو تیار رکھتے ہیں۔“ (۱)

نافرمانی کے باوجود نعمتیں:

﴿۳۱﴾..... حضرت سیدنا ابو حازم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ

1..... تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۹۰۷، عبد الرحمن، ج ۳۵، ص ۲۰۸.

تمہاری نافرمانی کے باوجود اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں مسلسل نعمتیں عطا فرما رہا ہے تو اس سے ڈرو۔“ (۱)

اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ڈھیل:

﴿۳۲﴾..... حضرت سیدنا عقبہ بن عامر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار، باذنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختار، شہنشاہِ ابرار عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم دیکھو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ بندوں کو ان کی نافرمانی کے باوجود ان کی خواہشات کے مطابق عطا کر رہا ہے تو یہ اس کی طرف سے ان کو ڈھیل ہے۔“ (۲)

ذکرِ نعمت بھی شکر ہے:

﴿۳۳﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ ”نعمت کا بکثرت ذکر کیا کرو کیوں کہ اس کا ذکر اس کا شکر ہے۔“ (۳)

دُنیا و آخرت کی بھلائی:

﴿۳۴﴾..... حضرت سیدنا ابن عباس رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ ماہِ نبوت، مہرِ رسالت، منبعِ جو دو سخاوت، قاسمِ نعمت، سرِ ایا رحمت، شافعِ اُمتِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جسے چار چیزیں عطا کی گئیں اسے دُنیا و آخرت کی بھلائی عطا کی گئی: (۱)..... شکر کرنے والا دل (۲)..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا

①..... فضیلة الشکر، باب فی الانحراف عن..... الخ، الحدیث: ۷۳، ص ۵۹.

②..... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث عقبہ بن عامر، الحدیث: ۱۷۳۱۳، ج ۶، ص ۱۲۲۔

فضیلة الشکر، باب فی الانحراف..... الخ، الحدیث: ۷۰، ص ۵۷.

③..... الزہد لابن مبارک، باب فضل ذکر اللہ، الحدیث: ۱۴۳۴، ص ۵۰۳.

ذکر کرنے والی زبان (۳)..... مصیبت پر صبر کرنے والا بدن اور (۴)..... اس کے مال اور عزت میں خیانت نہ کرنے والی بیوی۔“ (۱)

طوطا بولنے لگا:

﴿۳۵﴾..... حضرت سیدنا صدقہ بن یسار علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَفَّارُ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام محراب میں تشریف فرما تھے۔ اچانک ان کے پاس سے ایک چھوٹا سا طوطا گزرا۔ آپ علیہ السلام اسے دیکھ کر اس کی خلقت میں غور و خوض کرنے لگے اور اس پر تعجب کرتے ہوئے فرمایا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اس کی تخلیق کیوں فرمائی؟“ تو اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اس طوطے کو قوتِ گویائی عطا فرمائی اور اس نے عرض کی: ”اے داؤد (علیہ الصلوٰۃ والسلام)! کیا آپ کو تعجب ہو رہا ہے؟ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) پر اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے جو عظیم فضل فرمایا ہے، اس کے مقابلے میں مجھے ملنے والے فضل پر میں بہت زیادہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں۔“ (۲)

مینڈک کی تسبیح:

﴿۳۶﴾..... حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے دل میں یہ خیال آیا کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی حمد ان سے زیادہ عمدہ طریقے سے کوئی نہیں کرتا، تو ایک فرشتہ نازل ہوا اس وقت آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام محراب میں تشریف فرما تھے،

①..... المعجم الكبير، الحديث: ۱۱۲۷۵، ج ۱۱، ص ۱۰۹.

②..... تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۰۳۷، داؤد بن ایشا، ج ۱۷، ص ۹۵.

قریب ہی ایک تالاب تھا، فرشتے نے عرض کی: ”اے داؤد (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام) اس مینڈک کی آواز کو سمجھیں۔“ آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بغور سنا تو وہ اللہ عزوجل کی ایسی حمد بیان کر رہا تھا جیسی آپ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کبھی نہ کی تھی۔ فرشتے نے عرض کی: ”اے داؤد (علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام)! کیا پایا؟ کیا آپ اس کی بات سمجھ گئے؟“ ارشاد فرمایا: ”ہاں۔“ فرشتے نے عرض کی کہ ”اس نے کیا کہا؟“ فرمایا: ﴿سُبْحَانَكَ وَبِحَمْدِكَ مُتَّهَىٰ عِلْمِكَ يَا رَبِّ﴾ پھر فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس نے مجھے نبی بنایا! میں نے اس طرح کبھی حمد نہیں کی۔“ (۱)

سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی تسبیح:

﴿۳۷﴾..... ایک بار حضرت سیدنا سفیان بن سعید ثوری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے اللہ عزوجل کے نبی حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر خیر کرتے ہوئے بتایا کہ انہوں نے اللہ عزوجل کی اس طرح حمد کی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ حَمْدًا كَمَا يَنْبَغِي لِكَرَمِ وَجْهِ رَبِّي جَلَّ جَلَالُهُ﴾ یعنی اللہ عزوجل کے لئے ایسی حمد ہے جیسی اس کی عزت کے شایان شان ہے۔ تو اللہ عزوجل نے آپ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف وحی فرمائی: ”اے داؤد! تم نے فرشتوں کو مشقت میں ڈال دیا ہے (یعنی ایسی حمد فرشتے بھی نہیں کر سکے)۔“ (۲)

شکر گزار سے سرکار صلی اللہ علیہ وسلم کا پیار:

﴿۳۸﴾..... حضرت سیدنا اسحاق بن عبد اللہ بن ابوطحہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان

①..... تاریخ مدینہ دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۰۳۷، داؤد بن ایشاء، ج ۱۷، ص ۹۵۔

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۸۲، ج ۴، ص ۱۳۹۔

کرتے ہیں کہ ایک شخص ماہِ مُبُوت، مہرِ رسالت، مُنْجِ جود و سخاوت، قاسمِ نعمت، سراپا رحمت، شافعِ اُمّت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی خدمت بابرکت میں حاضر ہو کر سلام عرض کیا کرتا، تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس سے دریافت فرماتے: ”تم نے صبح کس حال میں کی؟“ وہ عرض کرتا: ”میں آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ہی کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ (کی نعمت پر اس) کا شکر ادا کرتا ہوں۔“ تو نبیوں کے سلطان، سرورِ دُنیائیں، محبوبِ رَحْمٰنِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لئے دُعا فرماتے۔ ایک دن وہ حاضرِ خدمت ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے پوچھا: ”اے فلاں! کیسے ہو؟“ عرض کی: ”اگر شکر کروں تو خیریت سے ہوں۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے (اور اس کے حق میں کوئی دُعا نہ کی)، اس شخص نے عرض کی: ”یَا نَبِیَ اللہِ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! پہلے تو آپ میرا حال دریافت فرمانے کے بعد میرے لئے دُعا بھی فرمایا کرتے تھے، جبکہ آج میرا حال دریافت فرمانے کے بعد میرے لئے دُعا نہیں فرمائی؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”پہلے جب میں تمہارا حال معلوم کرتا تھا تو تم اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر بجالاتے تھے جبکہ آج میں نے تمہارا حال پوچھا تو تم نے شکر بجالانے میں شک کیا۔“ (۱)

ذکرِ الہی بھی شکر ہے:

﴿۳۹﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن سلام رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۹، ج ۴، ص ۱۰۹.

حضرت سیدنا موسیٰ علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر کس طرح کرنا چاہئے؟“ ارشاد ہوا: ”اے موسیٰ! تمہاری زبان ہمیشہ میرے ذکر سے تر رہے۔“ (۱)

دو نعمتیں:

﴿۴۰﴾..... حضرت سیدنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا ابوتیمیمہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عرض کی: ”آپ نے صبح کس حال میں کی؟“ ارشاد فرمایا: ”دو نعمتوں کے درمیان، میں نہیں جانتا کہ ان میں سے افضل نعمت کون سی ہے: (۱)..... میرے وہ گناہ کہ جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال دیا کہ اب کوئی ان کے ذریعے مجھے عار نہیں دلا سکتا اور (۲)..... اللہ عَزَّوَجَلَّ نے لوگوں کے دلوں میں جو میری محبت ڈال دی، حالانکہ میرے اعمال اس قابل نہیں۔“

ادائے شکر کا ایک طریقہ:

﴿۴۱﴾..... حضرت سیدنا محمد بن لوط انصاری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَالِی فرماتے ہیں: ”شکرنا فرمانی ترک کر دینے کا نام ہے۔“ (۲)

علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کی دُعا:

﴿۴۲﴾..... اہل مدینہ میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک مرتبہ حضرت سیدنا علی بن حسین رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے مٹی میں یہ دُعا مانگی: ﴿کُمْ مِنْ نِّعْمَةِ اَنْعَمْتُہَا﴾

①..... الزهد لابن مبارک، باب ذکر رحمة اللہ، الحدیث: ۹۴۲، ص ۳۳۰.

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۵۴۷، ج ۴، ص ۱۳۰.

عَلَى قَلِّ لَكَ عِنْدَ هَا شُكْرِي، وَكَمْ مِنْ بَلِيَّةٍ ابْتَلَيْتَنِي بِهَا قَلِّ لَكَ عِنْدَ هَا صَبْرِي، فَيَا مَنْ قَلِّ شُكْرِي عِنْدَ نِعْمَتِهِ فَلَمْ يَحْرِمْنِي، وَيَا مَنْ قَلِّ صَبْرِي عِنْدَ بَلَاءِهِ فَلَمْ يَخْذُلْنِي، وَيَا مَنْ رَأَيْتُ عَلَى الدُّنُوبِ الْعِظَامِ فَلَمْ يَقْضَحْنِي وَلَمْ يَهْتِكْ سِرِّي، وَيَا ذَا الْمَعْرُوفِ الَّذِي لَا يَنْقُضِي، وَيَا ذَا النِّعَمِ الَّتِي لَا تَحُولُ وَلَا تَزُولُ، صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِ مُحَمَّدٍ، وَاعْفِرْ لَنَا وَارْحَمْنَا ﴿۱﴾

ترجمہ: اے اللہ عز و جل تیری نعمتوں کے مقابلے میں میرا شکر کم ہے۔ آزمائشوں پر میرا صبر کم ہے۔ اے وہ ذات جس نے اپنی نعمتوں کے مقابلے میں میرا شکر کم ہونے کے باوجود مجھے ان نعمتوں سے محروم نہ کیا۔ آزمائشوں پر صبر کم ہونے کے باوجود مجھے رسوا نہ کیا۔ میرے بڑے بڑے گناہوں سے خبردار ہونے کے باوجود مجھے رسوا نہ کیا۔ میری پردہ دری نہ کی۔ اے ہمیشہ احسان فرمانے والے! اے پائیدار نعمتیں عطا فرمانے والے! حضرت محمد صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اور ان کی آل پر رحمتیں نازل فرما اور ہم پر رحم فرما اور ہمیں بخش دے۔ (۱)

اے ابن آدم:

﴿۴۳﴾..... حضرت سیدنا مالک بن دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَفَّارِ فرماتے ہیں: میں نے ایک کتاب میں پڑھا ہے کہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! تجھ پر میری بھلائی نازل ہوتی ہے لیکن میرے پاس تیرا شر پہنچتا ہے، میں نعمتوں کے ذریعے تجھ سے محبت کا اظہار کرتا ہوں اور تو میری نافرمانیاں کر کے میرے ذکر سے غافل رہتا ہے اور مکرم فرشتہ ہمیشہ تیرا برا عمل ہی میرے پاس لے کر حاضر ہوتا ہے۔“ (۲)

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۸۸، ج ۴، ص ۱۴۰.

②..... حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۲۰۰ مالک بن دینار، الحدیث: ۲۸۴۷، ج ۲، ص ۴۲۷.

بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں التجائیں:

﴿۴۴﴾..... حضرت سیدنا ابوعلی مدائنِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْعَلِی بیان فرماتے ہیں: میں اپنے ایک پڑوسی کو رات کے وقت یہ کہتے ہوئے سنا کرتا تھا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر تو تیری بھلائی نازل ہوتی ہے لیکن تیری بارگاہ میں میرا شر ہی پہنچتا ہے، کتنے ہی فرشتے تیری بارگاہ میں میرا برا عمل لے کر پیش ہوتے ہیں، تو مجھ سے بے نیاز ہونے کے باوجود نعمتوں کے ذریعے مجھ سے اظہارِ محبت فرماتا ہے، جبکہ میں تیرا محتاج ہونے اور فاقہ میں مبتلا ہونے کے باوجود گناہوں اور نافرمانیوں کے ذریعے تیری یاد سے غافل رہتا ہوں اور اس کے باوجود تو مجھے پناہ دیتا، میری پردہ پوشی فرماتا اور مجھے رزق عطا فرماتا ہے۔“ (۱)

صبح کس حال میں کی:

﴿۴۵﴾..... حضرت سیدنا صُغْدی بن ابوالحجرا عَزَّوَجَلَّ اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہم نے حضرت سیدنا ابو محمد مغیرہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر عرض کی: ”اے ابو محمد! آپ نے صبح کس حال میں کی؟“ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”ہم نے نعمتوں میں گھرے ہونے اور شکر میں کوتاہ ہونے کی حالت میں صبح کی، ہمارا رب عَزَّوَجَلَّ بے نیاز ہونے کے باوجود ہم سے محبت فرماتا ہے اور ہم اس کے محتاج ہونے کے باوجود اس سے غافل رہتے ہیں۔“ (۲)

صَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

﴿اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ان پر رحمت ہو اور ان کے صدقے ہماری مغفرت ہو امین بجاہ النبی الامین﴾

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۹۰، ج ۴، ص ۱۴۰.

②..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۷۱ مغیرہ بن حبیب، الحدیث: ۸۵۵۴، ج ۶، ص ۲۶۷.

کرم الہی اور علم الہی:

﴿۴۶﴾..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن ثعلبہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! یہ تیرا کرم ہے کہ تیری اطاعت کی جاتی ہے اور نافرمانی نہیں کی جاتی اور یہ تیرا علم ہے کہ تیری نافرمانی کی جاتی ہے اور تو عفو و درگزر فرما دیتا ہے۔ تیری زمین پر بسنے والوں نے جب بھی تیری نافرمانی کی تو نے ہر بار ان کا بھلا فرمایا۔“ (۱)

رب کریم عَزَّوَجَلَّ کی کرم نوازیاں:

﴿۴۷﴾..... ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے مروی ہے کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگارِ صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ مغفرت نشان ہے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس بات کا یقین کر لیتا ہے کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے لئے اس نعمت کا شکر ادا کرنا لکھ دیتا ہے اور جب اللہ عَزَّوَجَلَّ گناہ پر بندے کی ندامت دیکھتا ہے تو اس کے مغفرت طلب کرنے سے پہلے ہی اسے بخش دیتا ہے اور جب کوئی شخص دینار کے عوض کپڑا خرید کر پہنتا ہے اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہے تو اس سے پہلے کہ کپڑے اس کے گھٹنوں تک پہنچیں اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی مغفرت فرما دیتا ہے۔“ (۲)

بخشش کے بہانے:

﴿۴۸﴾..... حضرت سیدنا معاویہ بن قرہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جو

- ①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۷۰، عبد اللہ، الحدیث: ۸۵۴۹، ج ۶، ص ۲۶۵.
- ②..... المستدرک، کتاب الدعاء والتکبیر، باب فضیلة التمجید..... الخ، الحدیث: ۱۹۳۷، ج ۲، ص ۱۹۶، بتغیر قلیل.

شخص نیا کپڑا پہنتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہہ لے اسے بخش دیا جاتا ہے اور جو کھانا کھاتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہہ لے وہ بھی بخشا جاتا ہے اور جو پانی پیتے وقت ﴿بِسْمِ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہہ لے اس کی بھی مغفرت فرمادی جاتی ہے۔

رزق کا ذمہ:

﴿۴۹﴾..... حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سَيِّدُ الْمُبَلِّغِينَ، رَحْمَةُ الْعَالَمِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: ”جو بندہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی عبادت بجالانے کا ذمہ لے لیتا ہے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ زمین اور آسمانوں میں اس کا رزق اپنے ذمہ کرم پر لے لیتا ہے۔ پھر اس کا رزق لوگوں کے ہاتھوں میں دیتا ہے۔ وہ اسے تیار کر کے اس تک پہنچا دیتے ہیں۔ اگر وہ بندہ اسے قبول کر لیتا ہے تو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ اس پر شکرو واجب کر دیتا ہے اور اگر وہ اسے قبول نہیں کرتا تو رب عَزَّوَجَلَّ وہ رزق ان محتاج بندوں کو دے دیتا ہے جو اس کا رزق لے کر اس کا شکر بجالاتے ہیں۔“

نعمتوں کا اظہار رب عَزَّوَجَلَّ کو پسند ہے:

﴿۵۰﴾..... حضرت سیدنا ابو رجاء عطار دی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عمران بن حصین رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ ہمارے پاس تشریف لائے۔ آپ پردھاری دارچادرتھی، جسے ہم نے آپ پر اس سے پہلے دیکھا تھا نہ اس کے بعد۔ آپ رَضِيَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا کہ شَفِيعُ الْمُؤْمِنِينَ، اَنَسُ الْغَرِيبِينَ صَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّم کا فرمانِ برکت نشان ہے: ”جب اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے

کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اس پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔“ (1)

اظہارِ نعمت میں تکبر ہونہ اسراف:

﴿۵۱﴾..... حضرت سیدنا محمد بن عبد اللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ

فرماتے ہیں: اللہ کے پیارے حبیب، حبیبِ لیب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”تکبر اور اسراف سے بچتے ہوئے کھاؤ، پیو اور صدقہ کرو کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندوں پر اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔“ (2)

﴿۵۲﴾..... حضرت سیدنا مالک بن نضله شمی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ میں شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و مدینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کی بارگاہ میں پراگندہ حال حاضر ہوا تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے استفسار فرمایا: ”کیا تیرے پاس کچھ مال ہے؟“ میں نے عرض کی: ”جی ہاں۔“ پھر فرمایا: ”کون سا مال ہے؟“ میں نے عرض کی: ”مجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہر قسم کا مال عطا فرمایا ہے، اونٹ، گھوڑے، غلام اور بکریاں۔“ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تجھے مال عطا فرمایا ہے تو پھر تجھ پر اس کا اثر دکھائی دینا چاہئے۔“ (3)

﴿۵۳﴾..... حضرت سیدنا علی بن زید بن جُدعان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَنَّانِ فرماتے ہیں کہ حضور نبیِ پاک، صاحبِ لؤلؤاک صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

①..... المعجم الكبير، الحديث: ۲۸۱، ج ۱۸، ص ۱۳۵.

②..... المسند للإمام أحمد بن حنبل، مسند عبد اللہ، الحديث: ۶۷۲۰، ج ۲، ص ۶۰۳.

③..... المرجع السابق، حديث مالك بن نضلة، الحديث: ۱۵۸۸۸، ج ۵، ص ۳۸۳.

سنن النسائي، كتاب الزينة، باب الجلال، الحديث: ۵۲۳۴، ص ۸۳۱.

”اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ بندے کے کھانے پینے میں اپنی نعمت کا اثر دیکھنا پسند فرماتا ہے۔“ (۱)

خدا عَزَّوَجَلَّ کا پیارا بندہ اور ناپسندیدہ بندہ:

﴿۵۴﴾..... حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَرْفُوعاً روایت کرتے ہیں کہ ”جس کو خیر سے نوازا جائے اور اس پر اس کا اثر دکھائی دے تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا پیارا اور اس کی نعمت کا چرچا کرنے والا کہا جاتا ہے اور جس کو خیر عطا کی جائے لیکن اس پر اس کا اثر دکھائی نہ دے تو اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ناپسندیدہ اور اس کی نعمتوں کا دشمن کہا جاتا ہے۔“ (۲)

مصیبت پر حمد و شکر کرنا چاہئے:

﴿۵۵﴾..... حضرت سیدنا محمد بن سووقہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ مَرْفُوعاً فرماتے ہیں کہ میں کوفہ میں حضرت سیدنا ناعون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ساتھ حجاج کے محل کے سامنے سے گزرا تو کہا: ”کاش! آپ ان مصائب کو دیکھتے جو اسی مقام پر حجاج کے زمانے میں ہم پر نازل ہوئے۔“ تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ”تو ایسے چلا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر تو نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کو پکارا ہی نہیں۔ واپس چلو اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد اور اس کا شکر بجالاؤ! کیا تم نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کا یہ ارشاد نہیں سنا؟ مَرَّ كَانٌ لَّمْ يَدْعُنَا إِلَىٰ صُدْرٍ مَّسَّةٍ ط ترجمہ کنز الایمان: چل دیتا ہے گویا کبھی کسی تکلیف کے پہنچنے پر ہمیں پکارا ہی نہ تھا۔“ (۳)

(پ ۱۱، یونس: ۱۲)

①..... جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الهمزة، الحديث: ۵۵۸۶، ج ۲، ص ۲۷۱۔

سنن الترمذی، کتاب الادب، الحديث: ۲۸۲۸، ج ۴، ص ۳۷۴، عن عمر بن شعيب.

②..... الجامع لاحکام القرآن للقرطبي، پ ۳۰، الضحیٰ، تحت الاية ۱۱، ج ۱۰، ص ۷۲، مختصراً.

③..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۵۹۷، ج ۴، ص ۱۴۲.

نعمت میں فوری اضافہ چاہئے تو....

﴿۵۶﴾..... حضرت سیدنا فضیل بن عیاض عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَحَّابِ فرماتے ہیں:

”کہا جاتا ہے کہ جس نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کو دل سے پہچان کر زبان سے اس کا شکر ادا کیا وہ شکر کے الفاظ مکمل کرنے سے پہلے ہی اس نعمت میں اضافہ دیکھ لے گا۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

لَیْسَ شُکْرُکُمْ لَّا زَیْدٌ لَّکُمْ
ترجمہ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔
(پ ۱۳، ابرہیم: ۷)

مزید ارشاد فرماتے ہیں کہ ”نعمت کا شکریہ ہے کہ تو اس کا چرچا کرے۔“

نیز ارشاد فرمایا: اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے: ”اے ابن آدم! جب تو اس حال میں میری نعمتوں میں پلے کہ میری نافرمانی میں بھی لوٹ پوٹ ہوتا ہے تو مجھ سے ڈر کہ کہیں تجھے تیرے گناہوں کی وجہ سے ہلاک نہ کر دوں۔ اے ابن آدم! مجھ سے ڈر اور جہاں چاہے سو۔“ (۱)

آدھا ایمان:

﴿۵۷﴾..... حضرت سیدنا عمر بن شراحیل عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَكِیْلِ فرماتے ہیں کہ ”شکر آدھا ایمان ہے، صبر آدھا ایمان ہے اور یقین مکمل ایمان ہے۔“ (۲)

نعمت کا ذکر بھی شکر ہے:

﴿۵۸﴾..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْعَزِیْزِ

①..... شعب الایمان للبيهقي، الحديث: ۴۵۳۳ تا ۴۵۳۵، ج ۴، ص ۱۲۷.

②..... تفسیر الطبری، پ ۲۱، لقمان، تحت الاية ۳، الحديث: ۲۸۱۵۶، ج ۱۰، ص ۲۲۳، عن مغيرة.

فرماتے ہیں کہ نعمتوں کو یاد کرنا بھی شکر ہے۔“ (۱)

شکر نقصان سے بچاتا ہے:

﴿۵۹﴾..... حضرت سیدنا ابوقلابہ عبداللہ بن زید رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:
”دُنیا میں تمہیں کوئی چیز اس وقت تک نقصان نہیں پہنچا سکتی جب تک تم اس کا شکر ادا کرتے رہو۔“ (۲)

ناشکری سے نعمت عذاب بن جاتی ہے:

﴿۶۰﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی قوم کو نعمت عطا فرماتا ہے تو ان سے شکر کا مطالبہ فرماتا ہے۔ اگر وہ اس کا شکر کریں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں زیادہ دینے پر قادر ہے اور اگر ناشکری کریں تو انہیں عذاب دینے پر بھی قادر ہے۔ وہ اپنی نعمت کو ان پر عذاب سے بدل دیتا ہے۔“ (۳)

ایسے شکر گزار بھی ہوتے ہیں:

﴿۶۱﴾..... حضرت سیدنا ابوالدرداء رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرمایا کرتے تھے کہ ”بہت سے شکر گزار ایسے ہوتے ہیں جو اپنے علاوہ دوسرے لوگوں کو ملنے والی نعمت کا بھی شکر ادا کرتے ہیں اور جسے نعمت ملی ہوتی ہے اسے اس کی خبر نہیں ہوتی اور بہت سے علم فقر رکھنے والے فقیہ نہیں ہوتے۔“ (۴)

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۲۲، ج ۴، ص ۱۰۲.

②..... جامع بیان العلم وفضلہ، فصل فی کسب طلب العلم المال، الحدیث: ۷۳۹ ص ۲۶۳.

③..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۳۶، ج ۴، ص ۱۲۷.

④..... تفسیر الطبری، پ ۱۲ یوسف، تحت الاية ۳۸، الحدیث: ۱۹۲۹۵، ج ۷، ص ۲۱۶.

انسان بڑا ناشکرا ہے:

﴿۶۲﴾..... حضرت سیدنا حسن بن ابوحسن رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اِس آیتِ مبارکہ
 اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّہٖ لَکَنُودٌ ﴿۶۲﴾ ترجمہ کنز الایمان: بے شک آدمی اپنے
 (پ ۳۰، اَلْعَدِیْتُ: ۶) رب کا بڑا ناشکرا ہے۔

کے بارے میں فرماتے ہیں کہ ”انسان بڑا ناشکرا ہے یعنی مصیبتیں گنتا رہتا
 ہے اور نعمتیں بھول جاتا ہے۔“

(اس کتاب کے مصنف) حضرت سیدنا عبداللہ بن محمد بن عبید فرشی المعروف امام
 ابن ابی دُنیار رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن وراق عَلَیْہِ رَحْمَةُ
 اللّٰهِ الرَّزَّاق نے ہمیں اس سے متعلق چند اشعار سنائے:

يَا أَيُّهَا الظَّالِمُ فِيْ فِعْلِهِ! وَالظُّلْمُ مَرْدُوْدٌ عَلٰی مَنْ ظَلَمَ
 اِلٰی مَتٰی اَنْتَ وَحَتٰی مَتٰی تَشْكُو الْمُصِیْبَاتِ وَتَنْسٰی النِّعَمَ؟
 ترجمہ: (۱)..... اے اپنے عمل میں ظلم کرنے والے! ظلم، ظالم پر ہی لوٹتا ہے۔

(۲)..... کب تک اور کہاں تک تم مصیبتوں پر شکوہ کرتے اور نعمتوں کو نظر انداز کرتے رہو گے؟ (۱)
 نعمت کا چرچا کرنا بھی شکر ہے:

﴿۶۳﴾..... حضرت سیدنا نعمان بن بشیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور
 نبی مَکْرَمٌ، نُوْرٌ مُّجَسَّمٌ، رسول اکرم، شاہ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ
 عظمت نشان ہے: ”نعمت کا چرچا کرنا اس کا شکر ہے اور چرچا نہ کرنا ناشکری ہے۔
 جو قلیل پر شکر نہیں کرتا وہ کثیر پر شکر نہیں کر سکتا۔ جو لوگوں کا شکریہ ادا نہیں کرتا وہ

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہیں کر سکتا۔ (مسلمانوں کی) جماعت میں برکت ہے اور ان سے علیحدہ رہنا سبب عذاب ہے۔“ (1)

شکر اور عافیت:

﴿۶۴﴾..... حضرت سیدنا مطرف بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ”عافیت پر شکر کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“ اور آپ ہی کا فرمان ہے کہ ”میں نے عافیت اور شکر میں غور و خوض کیا تو ان میں دنیا و آخرت کی بھلائی ہی پائی۔“ (2)

شکر گزار قلی:

﴿۶۵﴾..... حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک قلی سے ملا جو وزن اٹھائے ہوئے ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ اور ﴿اسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾ (3) کہے جا رہا تھا میں اس کے فارغ ہونے کا انتظار کرنے لگا، جب اس نے اپنی پیٹھ سے بوجھ اتار دیا تو میں نے اس سے پوچھا: ”کیا تم اس سے اچھا کوئی کام نہیں کر سکتے؟“ اس نے کہا: ”کیوں نہیں! میں اچھا کام کر سکتا ہوں، قرآن پاک پڑھا سکتا ہوں۔ لیکن بندہ چونکہ نعمت اور گناہ کے درمیان رہتا ہے اس لئے میں اس کی کامل نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں اور اس سے اپنے گناہوں کی معافی مانگتا ہوں۔“ میں نے کہا: ”یہاں کا قلی بھی بکر بن عبد اللہ سے زیادہ سمجھدار ہے۔“ (4)

①..... المسند للامام احمد بن حنبل، حدیث نعمان بن بشیر، الحدیث: ۱۸۴۷۶، ج ۶، ص ۳۹۴.

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۳۵، ج ۴، ص ۱۰۵.

③..... یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ہے اور میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے معافی مانگتا ہوں۔

④..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۱۴، ج ۴، ص ۱۲۲.

سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز کا عمل:

﴿۶۶﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن عبدالعزیز علیہ رحمۃ اللہ العزیز جب اللہ عزوجل کی کسی نعمت کو دیکھتے تو یہ دعا پڑھنے سے پہلے اس سے نگاہ کو نہ پھیرتے: ﴿اللَّهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ أَنْ أَبْدِلَ نِعْمَتَكَ كُفْرًا، أَوْ أَكْفُرَهَا بَعْدَ مَعْرِفَتِهَا، أَوْ أَنْسَاهَا فَلَا أَتْنُبُ بِهَا﴾ ترجمہ: اے اللہ عزوجل! میں تیری نعمت کو ناشکری سے بدلنے یا اس کی معرفت کے بعد اس کا انکار کرنے یا اس کو بھلا کر اس کی تعریف نہ کرنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔“ (۱)

جَنّات کا تلاوت سن کر جواب دینا:

﴿۶۷﴾..... حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ مخر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے سورہ رحمن کی تلاوت فرمائی یا پھر آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے اس کی تلاوت کی گئی تو آپ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: میں اس کے جواب میں تم سے بہتر جواب جَنّات سے کیوں سنتا ہوں؟ میں جب بھی اللہ عزوجل کے اس فرمان پر پہنچتا:

فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ ﴿۱۳﴾ ترجمہ کنز الایمان: تو اے جن والے تم دونوں

اپنے رب کی کون سی نعمت جھٹلاؤ گے۔ (پ ۲۷، الرحمن: ۱۳)

تو وہ کہتے: ”ہم اپنے رب عزوجل کی کسی نعمت کو نہیں جھٹلائیں گے۔“ (۲)

①..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۵۴۵، ج ۴، ص ۱۲۹.

②..... تفسير الطبري، پ ۲۷، الرحمن، تحت الآية: ۱۳، الحديث: ۳۲۹۲۸، ج ۱۱، ص ۵۸۲.

﴿۶۸﴾..... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ مخر و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم نے صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم اجمعین کے سامنے سورہ رحمن کی تلاوت فرمائی۔ فراغت کے بعد ارشاد فرمایا: میں تمہیں خاموش کیوں دیکھتا ہوں؟ جنت نے تم سے خوبصورت جواب دیا کہ میں نے جب بھی ان کے سامنے یہ آیت مبارکہ ﴿فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبِينَ﴾ (پ ۲۷، الرحمن: ۱۳) تلاوت کی تو وہ کہتے: ”يَا اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ! ہم تیری کسی نعمت کو نہیں جھٹلائیں گے۔“

راوی بیان کرتے ہیں کہ مجھے یاد پڑتا ہے کہ انہوں نے یہ الفاظ بھی ارشاد فرمائے: ﴿وَلَكَ الْحَمْدُ﴾ یعنی اور تمام تعریفیں تیرے ہی لئے ہیں۔^(۱)

پانی پینے کے بعد کی دُعا:

﴿۶۹﴾..... حضرت سیدنا امام ابو جعفر رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سید عالم، نور مجسم صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم جب پانی نوش فرماتے تو یہ کلمات کہتے: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي جَعَلَهُ عَذْبًا فُرَاتًا بِرَحْمَتِهِ وَلَمْ يَجْعَلْهُ مِلْحًا حَاجَابًا بَدُونًا﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے لئے ہیں جس نے محض اپنی رحمت سے اسے (یعنی پانی کو)، میٹھا نہایت شیریں بنایا اور ہمارے (یعنی امت کے) گناہوں کی وجہ سے اسے کھاری، نہایت تلخ نہ بنایا۔^(۲)

﴿۷۰﴾..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن شمر مہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی پانی نوش فرما کر یہی کہا کرتے تھے۔^(۳)

①..... سنن الترمذی، کتاب التفسیر، باب من سورۃ الرحمن، الحدیث: ۳۳۰۲، ج ۵، ص ۱۹۰، مفہوماً.

②..... کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند الفراغ، الحدیث: ۸۹۹، ص ۲۸۰، جعلہ بدلہ سقانا.

③..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۸۰، ج ۴، ص ۱۱۵.

زُہد اختیار کرنے والے کی اصلاح:

﴿۷۱﴾..... حضرت سیدنا روح بن قاسم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُنِعمِ بیان کرتے ہیں کہ ان کے گھر والوں میں سے ایک شخص عابد و زاہد بننے چلا تو کہا: ”میں کھجور اور گھی کا حلوہ یا فافا لودہ نہیں کھاؤں گا کیونکہ میں اس کا شکر نہیں ادا کر سکتا۔“ فرماتے ہیں: ”میں حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے ملا اور یہ بات بتائی تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ”وہ بے وقوف شخص ہے۔ کیا وہ ٹھنڈے پانی کا شکر ادا کر لیتا ہے؟“ (1)

مدنی آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی عبادت:

﴿۷۲﴾..... حضرت سیدنا مغیرہ بن شعبہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوشِ حِصال، پیکرِ حُسن و جمال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے (رات کی) نماز میں اتنا طویل قیام فرمایا کہ قدم سوج گئے۔ عرض کی گئی: آقا! آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اتنی مشقت کیوں اٹھاتے ہیں؟ آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم تو بخشہ بخشتے ہیں۔ ارشاد فرمایا: ”کیا میں شکر گزار بندہ نہ ہوں؟“ (2) (3)

①..... الزہد للامام احمد بن حنبل، اخبار الحسن بن ابی الحسن، الحدیث: ۱۴۸۷، ص ۲۷۴.

②..... حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الْمَنَّاں فرماتے ہیں: ”یعنی میری یہ نماز مغفرت کے لئے نہیں بلکہ مغفرت کے شکر یہ کے لئے ہے۔ خیال رہے کہ ہم لوگ عبد ہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم عبدہ ہیں، ہم لوگ شاکر ہو سکتے ہیں حضور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّم شکور ہیں یعنی ہر طرح ہر وقت ہر قسم کا اعلیٰ شکر کرنے والے مقبول بندے۔ حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ جنت کی لالچ میں عبادت کرنے والے تاجر ہیں۔ دوزخ کے خوف سے عبادت کرنے والے عبد ہیں مگر شکر کی عبادت کرنے والے احرار ہیں۔“ (مرآۃ المناجیح، ج ۲، ص ۲۵۴)

③..... صحیح مسلم، کتاب صفة القيامة، باب اکثار الاعمال، الحدیث: ۲۸۱۹، ص ۱۵۱۴.

ہر وقت نماز پڑھنے والا گھرانہ:

﴿۷۳﴾..... حضرت سیدنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت مبارکہ: ﴿اعْبُدُوا آلَ دَاوُدَ شُكْرًا﴾ (پ: ۲۲، سب: ۱۳) ترجمہ کنز الایمان: اے داؤد! تو شکر کرو۔ ﴿نازل ہوئی تو حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کے گھر والوں میں سے ہر وقت کوئی نہ کوئی نماز میں مشغول رہتا۔^(۱)

نیا لباس پہننے کی دُعا اور اس کی فضیلت:

﴿۷۴﴾..... حضرت سیدنا ابوامامہ باہلی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ نے قمیص پہنی۔ جب گلے تک پہنچی تو یہ دُعا پڑھی: ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي كَسَانِي مَا أُوَارِي بِهِ عَوْرَتِي، وَاتَّجَمَلُ بِهِ فِي حَيَاتِي﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزوجل کے لئے ہیں جس نے مجھے ایسا لباس پہنایا جس سے میں اپنا ستر چھپاتا ہوں اور اس سے اپنی زندگی میں زیب و زینت حاصل کرتا ہوں۔ پھر اپنے ہاتھ دراز فرمائے اور دیکھا کہ جو حصہ ہاتھ سے زائد تھا اسے کاٹ دیا۔ پھر آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْہُ نے یہ حدیث پاک بیان فرمائی کہ میں نے سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، شفیع روزِ شمار، پاؤں پر وردِ گار، دو عالم کے مالک و مختار عزوجل و صَلَّی اللہ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ ”جو شخص نیا کپڑا پہنے اور جب وہ گلے تک پہنچے یا اس سے پہلے اس کی مثل کلمات کہے اور اپنا پرانا کپڑا کسی مسکین کو پہنا دے تو جب تک اس کپڑے کا کوئی ایک دھاگا بھی باقی رہے گا وہ شخص زندگی میں اور مرنے کے بعد اللہ عزوجل کے قرب،

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۲۴، ج ۴، ص ۱۲۴.

ذمہ کرم اور حمایت میں رہے گا۔“ (۱)

شکر گزار بخشا گیا:

﴿۷۵﴾..... حضرت سیدنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ حضرت سیدنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ”ایک شخص نے نئی قمیص پہن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کیا تو اس کی مغفرت فرمادی گئی۔“ اس پر ایک شخص نے کہا: ”میں اس وقت تک نہیں لوٹوں گا جب تک کہ نئی قمیص خریدنے کے بعد اسے پہن کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہ کر لوں۔“ حضرت سیدنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اس نے ثواب کی اُمید پر یہ بات کہی۔“

شکر اور عافیت دونوں کا سوال کرو:

﴿۷۶﴾..... حضرت سیدنا عون بن عبد اللہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ ایک فقیہ کا فرمان ہے: ”میں نے اپنے معاملے میں غور و فکر کیا تو عافیت و شکر کے علاوہ کسی بھلائی کو شر سے خالی نہ پایا۔ بہت سے لوگ مصیبت میں بھی شاکر رہتے ہیں اور کئی لوگ عافیت میں ہونے کے باوجود شکر گزار نہیں ہوتے۔ پس جب تم خدا عَزَّوَجَلَّ سے مانگو تو یہ دونوں مانگو۔“

عافیت کی علامت:

﴿۷۷﴾..... حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی فرماتے ہیں: ”اللہ

①..... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند عمر بن الخطاب، الحديث: ۳۰۵، ج ۱، ص ۱۰۰۔

سنن الترمذی، کتاب احادیث شتی، باب ۱۰۷، الحديث: ۳۵۷۱، ج ۵، ص ۳۲۸۔

شعب الایمان للبيهقي، باب فی املايس والاوانی، فصل فیما یقول اذا لبس، الحديث:

۶۲۸۷، ج ۵، ص ۱۸۲۔

عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے بندے کے عیوب کی) پردہ پوشی، عافیت کی علامت ہے۔“ (۱)

﴿۷۸﴾..... حضرت سیدنا یوسف سختیانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”بندے کا اپنے (برے) اعمال کے باوجود محفوظ رہنا بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے۔“ (۲)

تین نعمتیں:

﴿۷۹﴾..... حضرت سیدنا شریح رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”بندے پر جو بھی مصیبت آتی ہے اس میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تین نعمتیں ہوتی ہیں: (۱)..... وہ مصیبت اس کے کسی دینی معاملے میں نازل نہیں ہوئی (۲)..... گزشتہ مصیبتوں سے بڑی نہیں ہے اور (۳)..... جب اس نے ہونا ہی تھا تو ہو گئی۔“ (۳)

﴿۸۰﴾..... حضرت سیدنا ابوعبداللہ سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ منقول ہے: ”جو مصیبت کو نعمت اور آسودگی کو مصیبت شمار نہ کرے وہ عقلمند نہیں ہو سکتا۔“ (۴)

نعمت کے ذریعے نافرمانی نہ کی جائے:

﴿۸۱﴾..... حضرت سیدنا زیاد بن عبید رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے منقول ہے، نعمت پانے والے پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایک حق یہ بھی ہے کہ وہ اس نعمت کے ذریعے نافرمانی کا مرتکب نہ ہو۔“ (۵)

- ①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۸۷ سفیان الثوری، الحدیث: ۹۳۲۲، ج ۷، ص ۷.
- ②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۵۵، ج ۴، ص ۱۱۰.
- ③..... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۲۷۳۳، شریح بن الحارث، ج ۲۳، ص ۴۱.
- ④..... کتاب الزہد لابن مبارک، باب فی الصبر علی البلاء، الحدیث: ۱۰۲، ص ۲۵، ما رواہ نعیم بن حماد فی نسختہ عن ابن المبارک.
- ⑤..... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۳۳۰۹، زیاد بن عبید، ج ۱۹، ص ۱۹۱.

شکر کے متعلق چند اشعار:

﴿۸۲﴾..... حضرت سیدنا محمود و راق علیہ رَحْمَةُ اللہِ الرَّزَاق کے اشعار ہیں:

إِذَا كَانَ شُكْرِي نِعْمَةَ اللَّهِ نِعْمَةً عَلَىٰ لَهُ فِي مِثْلِهَا يَجِبُ الشُّكْرُ
فَكَيْفَ بُلُوغُ الشُّكْرِ إِلَّا بِفَضْلِهِ وَإِنْ طَالَتِ الْآيَامُ وَاتَّصَلَ الْعُمْرُ
إِذَا مَسَّ بِالسَّرَّاءِ عَمَّ سُورُهَا وَإِنْ مَسَّ بِالضَّرَّاءِ أَعْقَبَهَا الْأَجْرُ
وَمَا مِنْهُمَا إِلَّا لَهُ فِيهِ مَنَّةٌ تَضِيقُ بِهَا الْأَوْهَامُ وَالْبُرُّ وَالْبَحْرُ

ترجمہ: (۱)..... جب اللہ عز و جل کی نعمت کا شکر ادا کرنا بھی ایک نعمت ہے تو ایسے میں مجھ پر شکر ادا کرنا واجب ہے۔

(۲)..... اور اس کے فضل کے بغیر شکر تک نہیں پہنچا جاسکتا اگرچہ کتنا ہی عرصہ گزر جائے۔

(۳)..... خوشحالی میں شکر کرنے سے شادمانی بڑھتی ہے اور مصیبت میں شکر اجر و ثواب

کا باعث ہے۔

(۴)..... خوشحالی اور مصیبت، دونوں ہی میں احسان پوشیدہ ہوتا ہے جس کے ادراک

سے خیالات، خشکی اور سمندر کی وسعتیں قاصر ہیں۔

اے کاش! حالتِ شکر میں موت نصیب ہو جائے:

﴿۸۳﴾..... حضرت سیدنا ابوبہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ شہنشاہِ خوش

نِصَال، پیکرِ حُسن و جمال، دافعِ رنج و ملال، صاحبِ جو و نوال صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ

وَالِہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ اللہ عز و جل ارشاد فرماتا ہے: ”بے شک مومن میرے

ہاں مقامِ خیر پر فائز ہے اور وہ میرے شکر میں مصروف ہوتا ہے کہ (اسی حالت میں)

میں اس کی روح کو اس کے پہلوؤں کے درمیان سے کھینچ لیتا ہوں۔“ (۱)

①..... المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ہریرۃ، الحدیث: ۸۷۳۹، ج ۳، ص ۲۸۵.

ایک اعرابی کا اندازِ شکر:

﴿۸۴﴾..... حضرت سیدنا احمد بن عبد تیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ایک اعرابی نے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہوئے کہا: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِی لَا یُحْمَدُ عَلٰی مَكْرُوْہٍ غَیْرُہٗ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ ناپسندیدہ بات پر بھی صرف اسی کی تعریف کی جاتی ہے۔

یہ نعمت کا کیسا بدلہ ہے؟

﴿۸۵﴾..... حضرت سیدنا عثام بن علی کلابی کوفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا محمد بن منکدر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْمُقَدِّر ایک نوجوان کے پاس سے گزرے جو کسی عورت کے ساتھ کھڑا تھا تو آپ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ارشاد فرمایا: ”اے بیٹے! تجھ پر جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے یہ اس کا کیسا بدلہ ہے؟“ بخار سے شفا کی دُعا:

﴿۸۶﴾..... حضرت سیدنا ابو غسان عباہ بن کلیب کوفی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں کہ مجھے نیشاپور میں شدید بخار ہو گیا تو میں نے یہ دُعا پڑھی: ﴿اَللّٰہِیْ! کُلَّمَا اَنْعَمْتَ عَلٰی نِعْمَةٍ قُلْتُ عَنْدَہَا شُکْرِیْ وَ کُلَّمَا اِبْتَلٰیْتَنِیْ بِبَلِیَّةٍ قُلْتُ عَنْدَہَا صَبْرِیْ، فَاِیْمَنْ قُلْتُ شُکْرِیْ عَنْدَ نِعْمَتِہِ فَلَمْ یَحْذُلْنِیْ وَ اِیْمَنْ قُلْتُ عَنْدَ بَلَاِہِ صَبْرِیْ فَلَمْ یُعَاقِبْنِیْ وَ اِیْمَنْ رَاْنِیْ عَلٰی الْمَعَاصِیْ فَلَمْ یَفْضَحْنِیْ، اِکْشِفْ ضَرْبِیْ﴾ ترجمہ: اے میرے اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ! جب بھی تو نے مجھے نعمت عطا فرمائی تو مجھ سے شکر میں کمی واقع ہوئی اور جب بھی تو نے مجھے کسی آزمائش میں مبتلا کیا تو مجھ سے صبر بہت کم ہوا۔ اے اپنی نعمت پر میرے شکر کے کم ہونے کے باوجود مجھے بے یار و مددگار نہ چھوڑنے والے پروردگار! اے آزمائش میں

میرے صبر کی کمی کے باوجود میری گرفت نہ فرمانے والے رب غفار! اے میری نافرمانیوں کے باوجود مجھے رسوائی سے بچانے والے خدائے ستار! میری تکلیف دور فرما دے۔
فرماتے ہیں: ”اس دُعا کی برکت سے میرا بخار جاتا رہا۔“ (۱)

ہلاکت سے بچانے والے اعمال:

﴿۸۷﴾..... حضرت سیدنا ابوالعالیہ رفیع بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَنَّانِ فرماتے ہیں: ”مجھے امید ہے کہ نعمت پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنے والا اور گناہ کی معافی مانگنے والا بندہ ہلاک نہیں ہوگا۔“ (۲)

نعمت میں حجت اور تاوان بھی ہے:

﴿۸۸﴾..... حضرت سیدنا ابن سماک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان فرمایا کہ حضرت محمد بن حسن رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ جب رَقَّة شہر کے قاضی مقرر ہوئے تو میں نے انہیں ایک مکتوب لکھا کہ ”ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہو اور نعمت کا شکر کم کرنے اور اس کے ذریعے معصیت میں پڑنے کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ہر نعمت کے معاملے میں اس سے خوفزدہ رہو کیونکہ نعمت میں جہاں حجت ہے وہیں اس میں تاوان بھی ہے۔ حجت تب ہے جب اسے معصیت کا ذریعہ بنایا جائے اور تاوان اس وقت ہے جب بندہ اس کے شکر میں کوتاہی کرے۔ بہر حال اگر تم شکر کو ضائع کر بیٹھو یا گناہ کا ارتکاب کر بیٹھو یا پھر کسی حق میں کمی کر دو تو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں معاف فرمائے۔“ (۳)

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الصبر علی المصائب، الحدیث: ۱۰۲۳۴، ج ۴، ص ۲۵۸۔

②..... الکامل فی ضعف الرجال، الرقم ۶۷۹ رفیع بن مہران، ج ۴، ص ۹۵، دون قوله ”اثنین“۔

③..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴۰۱ محمد بن صبیح، الحدیث: ۱۱۹۵۰، ج ۸، ص ۲۲۳۔

جنتیوں اور جہنمیوں کے تصور نے رُلا دیا:

﴿۸۹﴾..... حضرت سیدنا نضر بن اسماعیل عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَكِیْلُ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ربیع بن ابوراشد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاْجِدِ دائمی مرض میں مبتلا ایک شخص کے پاس سے گزرے تو بیٹھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرنے اور رونے لگے۔ وہاں سے گزرنے والے ایک شخص نے پوچھا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے! آپ کیوں روتے ہیں؟“ ارشاد فرمایا: ”میں نے اہل جنت اور اہل جہنم کو یاد کیا تو جنتیوں کو عافیت والوں اور جہنمیوں کو مصیبت زدوں کے مشابہ پایا۔ بس اسی بات نے مجھے رُلا دیا۔“ (۱)

نعمتوں کی قدر جاننا چاہو تو.....!

﴿۹۰﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان فرماتے ہیں کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُنَزَّہ عَنِ الْغُیُوبِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب تم میں سے کوئی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہے تو اپنے سے کم نعمت والوں کو دیکھے، زیادہ والوں کو نہ دیکھے۔“ (۲)

اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے:

﴿۹۱﴾..... حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جو صرف کھانے پینے ہی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت جانے اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے۔“ (۳)

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۹۲ ربیع بن ابی راشد، الحدیث: ۶۴۳۶، ج ۵، ص ۹۰.

②..... الزہد لابن مبارک، الحدیث: ۱۴۳۳، ص ۵۰۲.

③..... الزہد لابن مبارک، الحدیث: ۱۵۵۱، ص ۵۴۲.

میں تم سے یہی چاہتا تھا:

﴿۹۲﴾..... حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ایک شخص کو سلام کیا۔ اس نے سلام کا جواب دیا۔ پھر آپ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے اس سے پوچھا: ”کیسے ہو؟“ اس نے جواب میں کہا کہ ”میں آپ کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر اس کا شکر ادا کرتا ہوں۔“ امیر المؤمنین حضرت سیدنا عمر بن خطاب رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ارشاد فرمایا: ”میں تم سے یہی چاہتا تھا۔“ (۱)

﴿۹۳﴾..... حضرت سیدنا عبد اللہ بن عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا ارشاد فرماتے ہیں: ”کاش! ہم دن میں بار بار ملاقات کریں اور ایک دوسرے کا حال صرف اس لئے دریافت کریں تاکہ جواباً اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں۔“ (۲)

ظاہر اور چھپی نعمتیں:

﴿۹۴﴾..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ ظَاهِرًا وَبَاطِنًا ط ترجمہ کنز الایمان: اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی۔ (پ ۲۱، لقمن: ۲۰)

اس کی تفسیر میں حضرت سیدنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں کہ ”اس سے مراد ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کی معرفت ہے۔“ (۳) (۴)

- ①..... مؤطا الامام مالک بروایۃ محمد، باب الزهد و التواضع، ص ۳۲۷.
- ②..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۴۵۱، ج ۴، ص ۱۱۰.
- ③..... تفسیر الطبری، پ ۲۱، لقمان، تحت الاية ۲۰، الحديث: ۲۸۱۳۸، ج ۱۰، ص ۲۱۸.
- ④..... اس آیت کی تفسیر میں کئی اقوال ہیں چنانچہ، صدر الافاضل حضرت سیدنا محمد نعیم الدین مراد.....

افضل ترین نعمت:

﴿۹۵﴾..... حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے بندوں کو جو سب سے افضل نعمت عطا فرمائی وہ یہ ہے کہ انہیں ﴿لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ﴾ کی معرفت بخشی اور بے شک یہ کلمہ آخرت میں بندوں کے لئے ایسا ہوگا جیسے دُنیا میں پانی ہے۔“ (۱)

ہائے رے حسن و جمال!

﴿۹۶﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن محمّر شَرَعِبِی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنٰی نے منبر پر بیٹھتے ہوئے لوگوں پر ایک نگاہ ڈالی جبکہ لوگ زرد و سرخ دکھائی دے رہے تھے (یعنی انہوں نے زیب و زینت کا خوب اہتمام کیا ہوا تھا) اور آسودہ حال نظر آ رہے تھے اور لباس بھی عمدہ زیب تن کئے ہوئے تھے، پس آپ نے ان کی طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”ہائے رے حسن و جمال! پہلے کچھ نہ تھا اور اب چمڑے کے خیمے، عمدہ عمامے..... آبادی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْہَادِی خَزَائِنِ الْعِرْفَان میں اس کے تحت فرماتے ہیں: ”ظاہری نعمتوں سے درستی اعضاء و حواس خمسہ ظاہرہ اور حسن و شکل و صورت مراد ہیں اور باطنی نعمتوں سے علم معرفت و ملکات فاضلہ وغیرہ۔ حضرت ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ تو اسلام و قرآن ہے اور نعمت باطنی یہ ہے کہ تمہارے گناہوں پر پردے ڈال دیئے تمہارا افشاء حال نہ کیا، سزا میں جلدی نہ فرمائی۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ نعمت ظاہرہ درستی اعضاء اور حسن صورت ہے اور نعمت باطنی اعتقاد قلبی۔ ایک قول یہ بھی ہے کہ نعمت ظاہرہ رزق ہے اور باطنی حسن خلق۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ احکام شرعیہ کا ہلکا ہونا ہے اور نعمت باطنی شفاعت۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ اسلام کا غلبہ اور دشمنوں پر فتح ہونا ہے اور نعمت باطنی ملائکہ کا امداد کے لئے آنا۔ ایک قول یہ ہے کہ نعمت ظاہرہ رسول کا اتباع ہے اور نعمت باطنی ان کی محبت۔ رَزَقَنَا اللّٰهُ تَعَالٰی اِتِّبَاعَهُ وَ مَحَبَّتَهُ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم۔ (تفسیر خزائن العرفان، پ ۲۱، لُقْمَن، تحت الاية: ۲۰)

۱..... حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۳۹۰ سفیان بن عیینہ، الحدیث: ۱۰۶۸۰، ج ۷، ص ۳۲۱۔

اور لمبے یمنی کپڑے ہیں۔ تم خوشحال ہو گئے جبکہ لوگ پراگندہ حال ہو گئے۔ وہ کپڑے بُتے ہیں اور تم پہنتے ہو۔ وہ عطا کرتے ہیں اور تم لیتے ہو۔ وہ جانوروں کی پرورش کرتے ہیں اور تم ان پر سواری کرتے ہو۔ وہ کاشتکاری کرتے ہیں اور تم کھاتے ہو۔“ پھر خود بھی روئے اور دوسروں کو بھی رُلا دیا۔^(۱)

یہ نعمتیں اور سخاوتیں کتنی عظیم ہیں!

﴿۹۷﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن قریظ از دی رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَلٰی نے عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن لوگوں کو رنگ برنگے کپڑے پہنے ہوئے دیکھا تو منبر پر جلوہ فرما ہو کر ارشاد فرمایا: ”یہ کتنی عظیم نعمتیں ہیں جنہیں اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پورا کیا اور کتنی عظیم سخاوتیں ہیں جنہیں اس نے ظاہر کیا۔ لوگوں کی کوئی بھی عمدہ شے ان پر اس نعمت سے زیادہ سخت نہیں ہوتی جس کا وہ عوض ادا نہیں کر سکتے اور جب تک نعمت پانے والا عطا کرنے والے کا شکر ادا کرتا رہے، نعمت باقی رہتی ہے۔“^(۲)

شکر بجالاؤ، نعمتیں پاؤ:

﴿۹۸﴾..... حضرت سیدنا بکر بن عبداللہ مزی نِی رَحْمَةُ اللّٰهِ الْغَنٰی فرماتے ہیں کہ ”جب کوئی شخص ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ کہتا ہے تو اس کی برکت سے اس کے لئے نعمت واجب ہو جاتی ہے۔“ پوچھا گیا کہ ”اس نعمت کا بدلہ کیا ہے؟“ فرمایا: ”اس کا بدلہ یہ ہے کہ تم ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ کہو! یوں ایک اور نعمت مل جائے گی کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتیں ختم نہیں ہوتیں۔“^(۳)

①..... الطبقات الکبریٰ لابن سعد، الرقم ۳۸۴۵ عبداللہ بن مخمر، ج ۷، ص ۳۱۳.

②..... فضیلة الشکر، باب ما یجب علی الناس من الشکر، الحدیث: ۹۳، ص ۶۶.

③..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۰۸، ج ۴، ص ۹۹.

شکر گزار کی حکایت:

﴿۹۹﴾..... حضرت سیدنا سلمان فارسی رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے بیان فرمایا کہ ایک شخص کو دنیا کی دولت سے بہت نوازا گیا اور پھر سب کچھ جاتا رہا تو وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کرنے لگا یہاں تک کہ اس کے پاس بچھانے کے لئے صرف ایک چٹائی رہ گئی مگر وہ پھر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا میں مصروف رہا۔ ایک دوسرے مالدار شخص نے چٹائی والے سے کہا: ”اب تم کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتے ہو؟“ اس نے کہا: ”میں ان نعمتوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں کہ اگر ساری دنیا کی دولت بھی دے دوں تو وہ نعمتیں مجھے نہ ملیں۔“ اس نے پوچھا: ”وہ کیا؟“ جواب دیا: ”کیا تم اپنی آنکھ، زبان، ہاتھوں اور پاؤں کو نہیں دیکھتے (کہ یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمتیں ہیں؟)“ (۱)

ایک شاکی کی اصلاح کا انوکھا انداز:

﴿۱۰۰﴾..... حضرت سیدنا سعید بن عامر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص حضرت سیدنا یونس بن عبید رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہو کر اپنی تنگدستی کی شکایت کرنے لگا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے پوچھا: ”جس آنکھ سے تم دیکھ رہے ہو کیا اس کے بدلے ایک لاکھ درہم تمہیں قبول ہیں؟“ اس نے عرض کی: ”نہیں۔“ فرمایا: ”کیا تیرے ایک ہاتھ کے عوض لاکھ درہم؟“ اس نے کہا: ”نہیں۔“ پھر فرمایا: ”تو کیا پاؤں کے بدلے میں؟“ جواب دیا: ”نہیں۔“ راوی بیان کرتے ہیں کہ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی دیگر

①..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۴۶۲، ج ۴، ص ۱۱۲.

نعمتیں یاد دلانے کے بعد ارشاد فرمایا: ”میں تو تمہارے پاس لاکھوں دیکھ رہا ہوں اور تم محتاجی کی شکایت کر رہے ہو؟“ (۱)

﴿۱۰۱﴾..... حضرت سیدنا ابوذر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ”صحت جسمانی غنا (تو نگری) کا نام ہے۔“ (۲)

افضل دُعا اور ذکر:

﴿۱۰۲﴾..... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”افضل دُعا لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ ہے اور افضل ذکر اَلْحَمْدُ لِلَّهِ ہے۔“ (۳)

﴿۱۰۳﴾..... حضرت سیدنا ابراہیم خلی علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوٰی فرماتے ہیں کہ منقول ہے: ”(اجر کے) زیادہ ہونے کے اعتبار سے اَلْحَمْدُ لِلَّهِ بہت بڑا کلام ہے۔“ (۴)

شکر کی منت:

﴿۱۰۴﴾..... حضرت سیدنا کعب بن عجرہ انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: شہنشاہِ مدینہ، قرا قلب وسینہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ زولِ سکینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے انصار میں سے ایک گروہ کو (کسی محاذ پر) روانہ کرتے وقت ارشاد فرمایا: ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سلامت رکھا اور مالِ غنیمت عطا فرمایا تو مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔“ (راوی کہتے ہیں) وہ کچھ ہی عرصے میں مال

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۰۲ یونس بن عبید، الحدیث: ۳۰۱۷، ج ۳، ص ۲۵.

②..... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۵۴۶۴، عویمر بن زید، ج ۴۷، ص ۱۸۳.

③..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۳۷۱، ج ۴، ص ۹۰.

④..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۷۴ ابراہیم بن یزید، الحدیث: ۵۴۸۳، ج ۴، ص ۲۵۷.

غنیمت پا کر سلامتی کے ساتھ لوٹ آئے۔ ایک صحابی رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: ”يَا رَسُولَ اللّٰهِ عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم! ہم نے آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا کہ ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے انہیں سلامت رکھا اور مالِ غنیمت عطا فرمایا تو مجھ پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرنا لازم ہے۔“ آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”میں شکر ادا چکا ہوں، میں نے یوں عرض کی ہے: ﴿اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ شُكْرًا وَلَكَ الْمُنُّ فَضْلًا﴾ یعنی اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہے۔ تمام تعریفیں تیرے لئے ہیں اور یہ تیرا ہی فضل و احسان ہے۔“ (1)

مکمل حمد:

﴿۱۰۵﴾..... حضرت سیدنا جعفر بن محمد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الصَّدَقَاتُ فرماتے ہیں کہ میرے والد محترم کا خچر گرم ہو گیا تو انہوں نے منت مانی کہ ”اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے میرا خچر لوٹا دے تو میں اس کی ایسی حمد کروں گا جس سے وہ راضی ہو جائے گا۔“ کچھ ہی دیر میں ان کا خچر زین اور لگام سمیت انہیں مل گیا تو وہ اس پر سوار ہوئے۔ جب سیدھے ہو کر بیٹھ گئے اور اپنے کپڑے سمیٹ لئے تو سر آسمان کی طرف اٹھا کر صرف ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہا۔ ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو فرمایا: ”کیا میں نے کچھ چھوڑ دیا ہے یا کچھ باقی رہنے دیا؟ نہیں بلکہ میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی مکمل حمد کر لی ہے۔“ (2)

ہر نعمت کا شکر ادا ہو جائے:

﴿۱۰۶﴾..... حضرت سیدنا یحییٰ بن سعید عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْحَمِیدُ فرماتے ہیں: ”جس نے

①..... المعجم الكبير، الحديث: ۳۱۶، ج ۱۹، ص ۱۴۴، بتغیر۔

②..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۳۵ محمد بن علی، الحديث: ۳۷۶۱، ج ۳، ص ۲۱۷۔

ہر نعمت پر خواہ مل گئی ہو یا ملنے والی ہو، خاص ہو یا عام ہو ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ﴾
 کہا بے شک اس نے ہر نعمت پر اللہ عز و جل کا شکر ادا کیا اور جس نے ہر مصیبت پر
 خواہ نازل ہو یا نازل ہونے والی ہو، خاص ہو یا عام ہو ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ
 رَاجِعُوْنَ﴾ کہا بے شک اس نے ہر مصیبت پر ﴿اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ﴾ کہہ لیا۔
 جن کی محبت خدا عام کرے:

﴿۱۰۷﴾..... حضرت سیدنا عبد الرحمن بن زید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ
 حضرت سیدنا محمد بن منکدر عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْمُقْتَدِر نے حضرت سیدنا ابو حازم سلمہ بن
 دینار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَفَّار سے کہا کہ ”مجھے اکثر ناواقف لوگ ملتے ہیں اور میرے لئے
 دُعائے خیر کرتے ہیں حالانکہ میں نے کبھی ان کے ساتھ کوئی بھلائی نہیں کی۔“ حضرت
 سیدنا ابو حازم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”اے اپنی وجہ سے نہ سمجھو بلکہ اس کی
 رحمت پر غور کرو جو انہیں تمہارے پاس لایا ہے اور اس کا شکر ادا کیا کرو۔“ اس کے
 بعد راوی عبد الرحمن بن زید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے یہ آیت مبارکہ تلاوت کی:

اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ جو ایمان
 سَیَجْعَلُ لَهُمُ الرَّحْمٰنُ وُدًّا ﴿۹۶﴾ لائے اور اچھے کام کئے عنقریب ان کے
 لئے رحمن محبت کر دے گا۔^(۱) (پ ۱۶، مریم: ۹۶)



حصہ دوم

ایک نہایت عمدہ دعا:

﴿۱۰۸﴾..... حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہ مدینہ، قرارِ قلب و سیدہ، صاحبِ معطرِ پسینہ صَلَّی اللہُ تَعَالَى عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے مجھے ارشاد فرمایا: ”میں تم سے محبت کرتا ہوں، تم یہ دُعا مانگا کرو: ﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ عَلٰی ذِکْرِکَ وَشُکْرِکَ وَحُسْنِ عِبَادَتِکَ﴾“ ترجمہ: اے اللہ! عَزَّوَجَلَّ! اپنے ذکر، اپنے شکر اور اپنی اچھی طرح عبادت پر میری مدد فرما۔“ (1)

حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے سیدنا ضابطی سے فرمایا: میں تم سے محبت کرتا ہوں، تم یہ دُعا مانگا کرو۔ سیدنا ضابطی نے سیدنا ابو عبد الرحمن سے، سیدنا ابو عبد الرحمن نے سیدنا عقبہ بن مسلم سے، سیدنا عقبہ بن مسلم نے سیدنا حیو بن شریح سے، سیدنا حیو بن شریح نے سیدنا ابو عبدہ سے، سیدنا ابو عبدہ نے سیدنا عمرو بن ابی سلمہ سے، اور امام ابن ابی دُنیاء فرماتے ہیں: اور سیدنا حسن جروی نے مجھ سے، سیدنا امام ابن ابی دُنیاء نے اپنے تلامذہ سے، سیدنا ابو بکر بن نجاد نے اپنے تلامذہ سے، سیدنا ابو بکر بن نجاد نے سیدنا ابو علی حسن بن شاذان اور سیدنا عبد الرحمن بن عبید اللہ حرنی سے، سیدنا ابو علی حسن بن شاذان نے سیدنا ابو سعد بن خشیش سے، سیدنا عبد الرحمن بن عبید حرنی نے سیدنا ناشریف سے، سیدنا ناشریف اور سیدنا ابن خشیش دونوں نے سیدنا حافظ ابو طاہر احمد بن محمد سے، سیدنا حافظ ابو طاہر احمد بن محمد نے سیدنا شیخ ابو فضل جعفر سے، سیدنا شیخ ابو فضل جعفر نے سیدنا شیخ ناصر الدین محمد بن عربشاہ رَحِمَہُمُ اللہُ تَعَالَى

1..... سنن ابی داؤد، کتاب الوتر، باب فی الاستغفار، الحدیث: ۱۵۲۲، ج ۲، ص ۱۲۳.

سے اور انہوں نے ارشاد فرمایا: ”میں بھی تم سے محبت کرتا ہوں، تم یہ دُعا مانگا کرو۔“
(یعنی ہر شیخ نے اپنے شاگرد کو یہ حدیث بیان کرتے ہوئے یہ بات اور دُعا ارشاد فرمائی)

خليفة اول کی دُعا:

﴿۱۰۹﴾..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ یوں دُعا کیا کرتے تھے: ﴿اَسْأَلُكَ تَمَامَ النِّعْمَةِ فِي الْاَشْيَاءِ كُلِّهَا، وَالشُّكْرَ لَكَ عَلَيْهَا حَتَّى تَرْضٰی وَبَعْدَ الرِّضَا، وَالْخَيْرَ فِیْ جَمِیعِ مَا تَكُونُ فِیْهِ الْخَيْرَةُ لِجَمِیعِ مِیسُورِ الْأُمُورِ كُلِّهَا لَا بِمَعْسُورٍ هَا یَا كَرِیْمُ﴾ ترجمہ: اے کریم عَزَّوَجَلَّ! میں تجھ سے تمام اشیاء میں پوری نعمت اور ان پر تیرا شکر کرنے کی توفیق مانگتا ہوں یہاں تک کہ تو راضی ہو جائے اور تیری رضا کے بعد (بھی شکر کی توفیق چاہتا ہوں) اور ہر طرح کی مشکلات سے بچتے ہوئے تمام تر آسانیوں کے ساتھ ہر طرح کی بھلائی کا سوالی ہوں۔

شکر، نعمت سے افضل ہے:

﴿۱۱۰﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِیُّ فرماتے ہیں: اللہ عَزَّوَجَلَّ جب اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور وہ اس پر ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ کہتا ہے (یعنی شکر بجالاتا ہے) تو یہ شکر کی نعمت اس پہلی نعمت سے افضل ہوتی ہے۔
حضرت مصنف رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”مجھے حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے یہ بات پہنچی ہے کہ ان سے اس روایت کے متعلق پوچھا گیا تو انہوں نے فرمایا: ”یہ خطا ہے کیونکہ بندے کا فعل اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فعل سے افضل نہیں ہو سکتا۔“ (۱) تاہم بعض علما نے اس کا معنی یہ بیان فرمایا ہے کہ

①..... شعب الایمان للبيهقي، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۰۶، ۴۴۰۷، ۴، ج، ص ۹۹۔

اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ جب کسی بندے کو نعمت عطا فرماتا ہے تو اگر وہ بندہ ان لوگوں میں سے ہو جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کو محبوب رکھتے ہیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اپنے فعل کی معرفت عطا فرما دیتا ہے۔ پھر وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر اس طرح ادا کرتا ہے جس طرح کرنا چاہئے۔ پس اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے نعمت میں پائی جانے والی عبادت ”شکر“ کی توفیق بخش دیتا ہے۔ تو یہ شکر بھی خدا ہی کا فضل ہوا۔^(۱)

دُنیا کیوں پسند نہیں:

﴿۱۱۱﴾..... حضرت سیدنا مجمع انصاری علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِیِ ایک بزرگ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ انہوں نے فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھے دُنیا سے بچا لینے کا احسان، اس کی کشادگی کی صورت میں ملنے والی نعمت سے افضل ہے۔ کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے پیارے نبی صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کے لئے دُنیا کو پسند نہیں فرمایا اس لئے مجھے وہ نعمتیں جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اپنے نبی کے لئے پسند فرمائیں ان نعمتوں سے زیادہ پیاری ہیں جو اس نے اپنے نبی کے لئے ناپسند فرمائیں۔“^(۲)

دُنیا سے حفاظت پر بھی شکر چاہئے:

﴿۱۱۲﴾..... بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللہُ السَّلَام فرماتے ہیں: ”عالم کو چاہئے کہ اس ①..... اسی حدیث شریف کی شرح کرتے ہوئے حضرت سیدنا علامہ عبدالرؤف مناوی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی ارشاد فرماتے ہیں: ”اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ کہنا (یعنی شکر کی توفیق مل جانا) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت ہے اور جس پر حمد کی گئی وہ بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ ہی کی نعمت ہے اور بعض نعمتیں بعض سے افضل ہو سکتی ہیں پس شکر کی نعمت مال، عزت اور اولاد وغیرہ نعمتوں سے افضل ہے اور اس سے بندے کے فعل کا رب عَزَّوَجَلَّ کے فعل سے افضل ہونا لازم نہیں آتا۔“

(فیض القدیر للمناوی، ج ۵، ص ۵۴۶)

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۸۹، ج ۴، ص ۱۱۷.

بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے کہ اس نے اسے بعض خواہشات دُنیا سے محفوظ رکھا جیسا کہ وہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا کردہ (دیگر) نعمتوں پر اس کا شکر ادا کرتا ہے تاکہ وہ قائم رہیں حالانکہ ان نعمتوں کا اس سے حساب ہوگا حتیٰ کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے معاف فرمادے۔ مگر اس عالم کو ان میں مبتلا نہ فرمایا کہ کہیں اس کا دل ان میں مشغول ہو اور اعضا تھکاوٹ کا شکار ہوں۔ لہذا وہ سکونِ قلبی پر بکوشش تمام اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے۔“ (۱)

رات بھر نعمتوں کا ہی تذکرہ رہا:

﴿۱۱۳﴾..... حضرت سیدنا ابن ابی حواری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِیِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا فضیل بن عیاض اور حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمَا ایک رات صبح تک ایک دوسرے سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا تذکرہ کرتے رہے۔ چنانچہ، حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ہمیں یہ نعمتیں عطا فرمائیں..... وہ نعمتیں عطا فرمائیں..... ہم پر یہ احسان فرمایا..... وہ احسان فرمایا۔“ (۲)

مگر شکر روک لیا:

﴿۱۱۴﴾..... اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

سَنَسْتَدْرِجُهُمْ مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ﴿۱۸۷﴾

ترجمہ کنز الایمان: جلد ہم انہیں آہستہ آہستہ عذاب کی طرف لے جائیں گے جہاں سے انہیں خبر نہ ہوگی۔

(پ ۹، الاعراف: ۱۸۲)

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۹۰، ج ۴، ص ۱۱۷.

②..... المرجع السابق، الحدیث: ۴۵۲، ص ۱۱۰.

حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اس آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”یعنی ہم نے ان پر اپنی نعمتیں پوری کر دیں اور انہیں شکر سے روک لیا۔“ دیگر علمائے کرام رَحِمَهُمُ اللہُ السَّلام فرماتے ہیں: ”یعنی جب بھی وہ گناہ کرتے ہیں انہیں نئی نعمت عطا کر دی جاتی ہے۔“ حضرت سیدنا ابن داؤد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”لیکن وہ بھول جاتے ہیں۔“ (1)

اِسْتِذْرَاج کی وضاحت:

﴿۱۱۵﴾..... حضرت سیدنا ثابت بنانی قُدَسَ سِرُّہُ النُّورَانی سے اِسْتِذْرَاج کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”اس سے مراد نعمتیں ضائع کرنے والوں کے ساتھ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خفیہ تدبیر ہے۔“

نیز حضرت سیدنا یونس رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب بندے کا اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ہاں کوئی مقام و مرتبہ ہو اور بندہ اس کی حفاظت کرے، اس پر برقرار رہے، پھر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عطا پر اس کا شکر ادا کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کو اس سے اعلیٰ نعمت عطا فرماتا ہے اور اگر وہ شکر نہ کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے ڈھیل دے دیتا ہے اور بندے کا شکر کو ضائع کر دینا ہی اِسْتِذْرَاج کہلاتا ہے۔ (2)

ناشکری نے ہلاک کر ڈالا:

﴿۱۱۶﴾..... حضرت سیدنا ابو حازم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ کا مجھ سے دُنیا کو روک لینا مجھے دُنیا عطا کرنے سے زیادہ بڑی نعمت ہے کیونکہ میں

①..... الاسماء والصفات للبيهقي، باب قول اللہ عزوجل (قالوا انا معكم انما نحن مستهزون)،

الحديث: ۹۶۹، ج ۳، ص ۶۲.

②..... المرجع السابق، الحديث: ۹۶۷، ۹۶۸، ص ۹۶۷، ۹۶۸.

نے ایک ایسی قوم دیکھی جسے اللہ عَزَّوَجَلَّ نے نعمتیں عطا فرمائیں تو وہ (ناشکری کی وجہ سے) ہلاک ہو گئی۔“ (۱)

آئینہ دیکھنے کی ایک دُعا:

﴿۱۱۷﴾..... حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے مروی ہے کہ حضور نبی مکرم، نور مجسم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آئینے میں اپنا رخ انور دیکھتے تو یہ دُعا پڑھتے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ سَوَّیْ خَلْقِیْ فَعَدَلَهُ وَکَرَّمَ صُوْرَہٗ وَجْہِیْ وَحَسَّنَہَا وَجَعَلَنِیْ مِنَ الْمُسْلِمِیْنَ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے درست طریقے سے میری تخلیق فرمائی، میرے چہرے کو مکرم اور خوبصورت بنایا اور مجھے مسلمانوں میں شامل رکھا۔“ (۲)

اسلام ایک نعمت ہے:

﴿۱۱۸﴾..... حضرت سیدنا شریح بن عبید اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ مروان بن حکم جب اسلام کا ذکر کرتا تو کہتا: ”یہ میرے رب عَزَّوَجَلَّ کا احسان ہے، میرے اعمال یا میرے ارادے کو اس میں دخل نہیں، میں تو گنہگار ہوں۔“

چھپی ہوئی سلطنت:

﴿۱۱۹﴾..... حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: آل داؤد کی حکمت بھری باتوں میں سے یہ بھی ہے کہ ”عافیت چھپی ہوئی سلطنت ہے۔“

احمد بن موسیٰ عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کے اشعار:

﴿۱۲۰﴾..... حضرت مصنف رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: حضرت سیدنا احمد بن

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۴۰ سلمۃ بن دینار، الحدیث: ۳۹۲۵، ج ۳، ص ۲۷۰.

②..... المعجم الاوسط، الحدیث: ۷۸۷، ج ۱، ص ۲۳۰، ”وکرّم“ بدله ”وصور“.

موسیٰ اِثْقَنِي عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْوَلِيِّ نے مجھے یہ اشعار سنائے:

وَكَمْ مِنْ مُدْخِلٍ لَوْ مَثُ فِيهِ لَكُنْتُ بِهِ نَكَالًا فِي الْعَشِيرَةِ
وُقِيْتُ الشُّوْءَ وَالْمَكْرُوهُ فِيهِ وَرُحْتُ بِنِعْمَةٍ فِيهِ سَيِّرَةٍ
وَكَمْ مِنْ نِعْمَةٍ لِلَّهِ تُمَسَّى وَتُصْبِحُ لَيْسَ تَعْرِفُهَا كَبِيرَةٍ

ترجمہ: (۱)..... کتنے ہی کمینے لوگ ایسے ہیں کہ اگر میں بھی ان کے ساتھ مرجاتا تو اس کے باعث خاندان میں ایک عبرتناک سزا بن جاتا۔

(۲)..... مجھے برائی اور ناپسندیدہ بات سے بچا لیا گیا اور میں نے پاکدامنی والی نعمت سے راحت پائی۔

(۳)..... اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی ہی نعمتیں تمہیں صبح وشام ملتی ہیں مگر تم انہیں عظیم الشان نہیں سمجھتے۔

شکرانے میں غلام آزاد کر دیا:

﴿۱۲۱﴾..... حضرت سیدنا راشد بن سعد رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ بیان کرتے ہیں کہ امیر المومنین حضرت سیدنا عثمان غنی رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کو شک کی بنا پر ایک گروہ کی طرف بلایا گیا جو ایک جگہ جمع تھے۔ چنانچہ آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ ان کی گرفت فرمانے کے لئے چل پڑے لیکن آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ کے وہاں پہنچنے سے پہلے ہی وہ منتشر ہو چکے تھے۔ تو آپ رَضِيَ اللَّهُ تَعَالَى عَنْهُ نے اس بات کے شکرانے میں ایک غلام آزاد فرمایا کہ ان کے ہاتھوں کسی مسلمان کی رسوائی نہیں ہوئی۔

کون سی نعمت افضل ہے:

﴿۱۲۲﴾..... حضرت سیدنا عقبہ بن عبد اللہ رَفَاعِي رَحْمَةُ اللَّهِ تَعَالَى عَلَيْهِ فرماتے ہیں:

میں اور حضرت سیدنا بکر بن عبداللہ المزنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنِی، حضرت سیدنا ابو تمیمہ
 ھُجَیْمی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عیادت کرنے کے لئے حاضر ہوئے، تو حضرت
 سیدنا بکر بن عبداللہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ان سے عرض کی: ”اے ابو تمیمہ!
 آپ نے کس حال میں صبح کی؟“ تو انہوں نے فرمایا: ”دونعمتوں کے درمیان اور
 میں ان دونوں کے درمیان اضطراب کا شکار رہا اور میں نہیں جانتا کہ ان میں سے
 افضل کون سی ہے؟ (۱)..... وہ گناہ جس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ نے پردہ ڈال دیا تو میں
 نے اس حال میں صبح کی کہ مجھے اس بات کا خوف ہی نہ رہا کہ کوئی اس کے باعث
 مجھے عار دلانے لگا اور (۲)..... وہ محبت جو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے میرے لئے لوگوں
 کے دلوں میں ڈال دی، حالانکہ میں اس قابل نہ تھا۔“

﴿۱۲۳﴾..... حضرت سیدنا صالح بن مسمار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّار مَاتے ہیں: ”اللہ
 عَزَّوَجَلَّ کا مجھ سے دُنیا کو روک لینا مجھے دُنیا عطا فرمانے سے بڑی نعمت ہے۔“ (۱)

﴿۱۲۴﴾..... اُم المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہَا فرماتی
 ہیں کہ اللہ کے محبوب، دانائے غیوب، مُزَرَّہ عَنِ الْغُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّى اللہُ تَعَالٰی
 عَلَیْہِ وَآلِہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ جب حضرت نوح (عَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام) قضائے
 حاجت سے فراغت پاتے تو اس طرح شکر بجالاتے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اِذَا قُنِیْ
 طَعْمَہٗ وَابْقٰی مَنْفَعَتَہٗ فِیْ جَسَدِیْ وَآخِرَجَ عَنِّیْ اِذَاہُ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ
 عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں جس نے مجھے (اپنی نعمت کا) مزہ چکھایا پھر اس کے نفع کو میرے جسم میں
 باقی رکھا اور تکلیف کو مجھ سے دور کر دیا۔ (۲)

①..... الزہد للامام احمد بن حنبل، زہد عبید بن عمیر، الحدیث: ۲۲۸۵، ص ۳۸۲.

②..... فضیلة الشکر، الحدیث: ۲۱، ص ۴۰.

﴿۱۲۵﴾..... حضرت سیدنا اصبح بن زید رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام قضائے حاجت سے فراغت پاتے تو اس طرح شکر بجالاتے ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ الَّذِیْ اَذَقْنِیْ طَعْمَہٗ وَابْقٰی مَنَفَعَتَہٗ فِیْ جَسَدِیْ وَاَخْرَجَ عَنِّیْ اَذَاہٗ﴾ جس کی وجہ سے ان کا نام بہت زیادہ شکر کرنے والا بندہ رکھا گیا۔^(۱)

اعضائے جسمانی کا شکر کیا ہے:

﴿۱۲۶﴾..... حضرت سیدنا محمد بن ہانی قُدَس سِرُّہُ النُّورَانِی اپنے کسی دوست کے حوالے سے بیان کرتے ہیں کہ ایک شخص نے حضرت سیدنا ابو حازم رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے عرض کی: ”اے ابو حازم! ﴿..... آنکھوں کا شکر کیا ہے؟﴾“ ارشاد فرمایا: ”ان کے ذریعے کوئی اچھی بات دیکھو تو اسے عام کرو اور اگر بُری بات دیکھو تو اسے چھپالو۔“ ﴿..... اس نے عرض کی: ”کانوں کا شکر کیا ہے؟﴾“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر ان کے ذریعے اچھی بات سُنو تو اسے یاد کرو اور اگر بُری بات سُنو تو پوشیدہ رکھو۔“ ﴿..... اس نے عرض کی: ”ہاتھوں کا شکر کیا ہے؟﴾“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”ان سے ایسی چیز حاصل نہ کرو جو ان کے لئے جائز نہیں اور ان میں جو اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حق ہے اس کو نہ روکو۔“ ﴿..... اس نے عرض کی: ”پیٹ کا شکر کیا ہے؟﴾“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”پیٹ کا شکریہ ہے کہ اس کے نچلے حصے میں کھانا ہو جبکہ اوپری حصہ علم سے لبریز ہو۔“ ﴿..... اس نے عرض کی: ”شرمگاہ کا شکر کیا ہے؟﴾“ فرمایا: ”جیسا کہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمانِ عالیشان ہے:

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللّٰہ، الحدیث: ۴۷۰، ج ۴، ص ۱۱۳.

ترجمہ کنز الایمان: مگر اپنی بی بیوں یا شرعی
باندیوں پر جو ان کے ہاتھ کی ملک ہیں کہ ان
پر کوئی ملامت نہیں تو جو ان دو کے سوا کچھ
اور چاہے وہی حد سے بڑھنے والے ہیں۔

إِلَّا عَلَىٰ أَزْوَاجِهِمْ أَوْ مَا مَلَكَتْ
أَيْمَانُهُمْ فَإِنَّهُمْ غَيْرُ مَلْكُومِينَ ۖ
فَمَنْ ابْتَغَىٰ وَرَاءَ ذَلِكَ فَأُولَٰئِكَ
هُمُ الْعُدُوْنَ ۖ (پ ۱۸، المؤمنون: ۷۰۶)

..... اس نے کہا: پاؤں کا شکر کیا ہے؟“ آپ نے ارشاد فرمایا: ”اگر تم کسی ایسے
زندہ کو دیکھو جس پر تمہیں رشک ہو تو ان پاؤں سے اس شخص جیسے عمل کرو اور اگر کسی
ایسے مردہ کو دیکھو جس سے تم بیزار ہو تو ان پاؤں کو اس شخص جیسے عمل سے روک
لو۔ اس طرح تم اللہ عزوجل کا شکر ادا کرنے والے بن جاؤ گے۔

اور جس نے صرف زبانی شکر کیا بقیہ اعضاء سے نہ کیا تو اس کی مثال اس شخص
جیسی ہے جس کے پاس ایک کپڑا ہو اور وہ اس کا ایک کنارہ پکڑ لے لیکن پہنے نہیں تو
وہ کپڑا اسے گرمی، سردی، برف اور بارش سے بچنے کا فائدہ نہ دے گا۔“ (۱)

حضرت سیدنا نجاشی رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کا اندازِ شکر:

..... حضرت سیدنا عبد الرحمن رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: اہل صنعاء
میں سے ایک شخص کا بیان ہے کہ ایک دن (حبشہ کے بادشاہ) حضرت سیدنا نجاشی
رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ نے حضرت سیدنا جعفر بن ابی طالب رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ اور آپ
کے رفقا کو بلایا۔ جب وہ بادشاہ کے پاس آئے تو دیکھا کہ بادشاہ ایک گھر میں پھٹے
پرانے کپڑے پہنے زمین پر بیٹھا ہوا ہے۔ حضرت سیدنا جعفر رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ
فرماتے ہیں: ”ہم بادشاہ کو اس حالت میں دیکھ کر ڈر گئے۔ جب بادشاہ نے ہمارا

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۴۰ سلمۃ بن دینار، الحدیث: ۳۹۶۳، ج ۳، ص ۲۷۹۔

خوف دیکھا تو کہا: ”میں تمہیں ایک ایسی بات بتاتا ہوں جو تمہیں خوش کر دے گی۔ وہ یہ کہ تمہارے ملک سے میرا ایک منجر آیا ہے اور اس نے مجھے بتایا کہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مدد فرمائی اور ان کے دشمنوں کو ہلاک فرما دیا ہے۔ نیز فُلاں فُلاں کو قیدی بنالیا گیا اور فُلاں فُلاں مارا گیا ہے۔ مسلمانوں اور کفار کا مقابلہ ”بدر“ میں ہوا ہے۔ وہاں پیلو کے درخت کثرت سے ہیں گویا کہ میں اس میدان کو دیکھ رہا ہوں جہاں میں اپنے آقا (جو بنی ضمہ کا ایک شخص تھا) کے اُونٹ چرایا کرتا تھا۔“

حضرت سیدنا جعفر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان سے پوچھا: ”کیا وجہ ہے کہ آپ بغیر چٹائی کے زمین پر بیٹھے ہیں اور بوسیدہ کپڑے پہن رکھے ہیں؟“ تو انہوں نے بتایا کہ اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا عیسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام پر جو کلام نازل فرمایا، اس میں یہ بھی تھا کہ ”اللہ عزوجل کے بندوں پر حق ہے کہ جب اللہ عزوجل انہیں کوئی نعمت عطا فرمائے تو وہ اس کے لیے تواضع اختیار کریں۔“ چونکہ اللہ عزوجل نے اپنے نبی (صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم) کی مدد کی صورت میں مجھے نعمت عطا فرمائی ہے، اس لئے میں نے اس کے لیے تواضع اختیار کی ہے۔“ (۱)

مصیبت میں نعمت کا تصور:

﴿۱۲۸﴾..... حضرت سیدنا حبیب بن عبد ربیعہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اللہ عزوجل بندے کو کسی بھی مصیبت میں مبتلا فرماتا ہے تو اس میں اس کی نعمت بھی ہوتی ہے اور وہ یہ کہ اللہ عزوجل نے اس کو اس سے سخت مصیبت میں مبتلا نہیں فرمایا (حالانکہ اگر وہ چاہتا تو اس سے بھی سخت مصیبت میں گرفتار کرتا)۔“

۱..... مارواہ نعیم بن حماد فی نسختہ عن ابن مبارک، باب التواضع وکراہیۃ الحدیث: ۱۹۲،

﴿۱۲۹﴾..... حضرت سیدنا عبد الملک بن ابجر رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”بعض لوگوں کو عافیت اس لئے عطا کی جاتی ہے تاکہ دیکھا جائے کہ وہ کس طرح اس کا شکر ادا کرتے ہیں اور مصیبت میں اس لئے مبتلا کیا جاتا ہے تاکہ دیکھا جائے کہ وہ اس پر صبر کیسے کرتے ہیں۔“ (۱)

نزولِ مصیبت کا سبب:

﴿۱۳۰﴾..... حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”مصیبت اس لیے نازل ہوتی ہے تاکہ اس کے سبب بندہ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں دُعا و مناجات کرے۔“

رب عَزَّوَجَلَّ کی عطا، بندے کی التجا:

﴿۱۳۱﴾..... حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْقَوٰی فرماتے ہیں: ”بندہ اپنی حاجت کے لیے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں جس قدر گریہ و زاری کرتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے اس سے کہیں زیادہ عطا فرماتا ہے۔“ (۲)

خوشی پر سجدہ شکر سنت ہے:

﴿۱۳۲﴾..... حضرت سیدنا ابوبکرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: ”جب حضور نبی کریم، رُءُوف رَحِیم صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو کوئی خوشی حاصل ہوتی تو آپ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم سجدہ شکر ادا کرتے۔“ (۳)

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۹۴ عبد الملک بن ابجر، الحدیث: ۶۴۷۰، ج ۵، ص ۹۸.

②..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۸۷ سفیان الثوری، الحدیث: ۹۳۲۱، ج ۷، ص ۷.

③..... سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاۃ، باب ماجاء فی الصلاۃ والسجدة عند الشکر،

الحدیث: ۱۳۹۴، ج ۲، ص ۱۶۳.

خوشخبری دینے والے کو چادر عطا فرمادی:

﴿۱۳۳﴾..... حضرت سیدنا عبد الرحمن بن کعب اپنے والد حضرت سیدنا کعب بن مالک رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی توبہ قبول فرمائی تو انہوں نے سجدہ شکر ادا کیا اور خوشخبری دینے والے کو اپنی چادر عطا فرمادی۔^(۱)

ظالم کی موت پر سجدہ شکر:

﴿۱۳۴﴾..... حضرت سیدنا علاء بن مغیرہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کو حجاج کی موت کی خوشخبری دی۔ اس وقت آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ روپوش تھے خبر سنتے ہی آپ نے سجدہ شکر ادا کیا۔^(۲)

دُرود و سلام پڑھنے والے پر رحمت و سلامتی:

﴿۱۳۵﴾..... حضرت سیدنا عبد الرحمن بن عوف رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جبرائیل (عَلِیْہِ السَّلَام) سے میری ملاقات ہوئی تو انہوں نے مجھے خوشخبری سنائی: ”بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ سے ارشاد فرماتا ہے کہ ”جو آپ پر درود بھیجے گا میں اس پر رحمت نازل کروں گا اور جو آپ پر سلام بھیجے گا میں اس پر سلامتی نازل کروں گا۔“ اس پر میں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں سجدہ شکر ادا کیا۔^(۳)

①..... سنن ابن ماجہ، کتاب اقامۃ الصلاة، باب ماجاء فی الصلاة والسجدة عند الشکر، الحدیث: ۱۳۹۳، ج ۲، ص ۶۳، دون قوله ”والقی..... الخ“.

②..... العلل ومعرفۃ الرجال للإمام احمد بن حنبل، الجزء الثامن، الحدیث: ۶۰۹۹، ج ۳، ص ۴۹۰.

③..... المسند للإمام احمد بن حنبل، حدیث عبد الرحمن، الحدیث: ۱۶۶۴، ج ۱، ص ۴۰۷.

دروازہ کھٹکھا کر نعمت کی پہچان کرائے گا:

﴿۱۳۶﴾..... حضرت سیدنا سلام بن ابی مطیع رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ جب تم خود پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کی کثرت دیکھنا چاہو تو اسے دیکھ لو گے۔ (ایک اور مقام پر فرماتے ہیں) اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اگر تو نے اپنا دروازہ بند کر لیا تو تیرے پاس وہ آئے گا جو تیرا دروازہ کھٹکھا کر تجھ سے پوچھے گا تا کہ تجھے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت کی پہچان کرا دے۔^(۱)

بے صبرے کو نصیحت:

﴿۱۳۷﴾..... حضرت سیدنا سلام بن ابی مطیع رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ میں ایک مریض کے پاس اس کی عیادت کے لیے گیا تو وہ کراہ رہا تھا (اور بے صبری کر رہا تھا)۔ میں نے اس سے کہا: ”راستوں میں پھینک دیئے جانے والوں کو یاد کرو اور ان لوگوں کو یاد کرو جن کا کوئی ٹھکانا نہیں اور نہ ہی کوئی خدمت گزار۔“ فرماتے ہیں: جب میں دوبارہ اس کے پاس گیا تو اس کو کراہتے ہوئے نہ سنا بلکہ وہ کہنے لگا: ”راستوں میں پھینک دیئے جانے والوں کو یاد کرو اور انہیں یاد کرو جن کا نہ کوئی ٹھکانا ہے اور نہ ہی کوئی خدمت گزار۔“^(۲)

شکر پر آمادہ کرنے کا بہترین انداز:

﴿۱۳۸﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن ابی نوح رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ..... مجھے کسی ساحل پر ایک شخص نے کہا: ”تم نے کتنی بار اللہ عَزَّوَجَلَّ کی

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۶۰ سلام بن ابی مطیع، الحدیث: ۸۲۹۸، ج ۶، ص ۲۰۳.

②..... المرجع السابق، الحدیث: ۸۲۹۹.

مرضی کا خلاف کیا مگر اس نے تیری آرزو کو پورا کیا؟“ میں نے کہا: ”بوجہ کثرت میں اس کا شمار نہیں کر سکتا۔“

✽..... اس نے پوچھا: ”کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ تم نے کسی تکلیف میں اسے یاد کیا اور اس نے تمہیں رُسوا کر دیا ہو؟“ میں نے کہا: ”نہیں! اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! ایسا کبھی نہیں ہوا بلکہ میں نے جب بھی اسے پکارا اس نے مجھ پر احسان کیا اور میری مدد فرمائی۔“

✽..... اس نے پھر پوچھا: ”کبھی تم نے اس سے کچھ مانگا اور اس نے عطا کر دیا ہو؟“ میں نے کہا: ”میں نے اس سے جو مانگا اس نے مجھے اس سے محروم نہ رکھا بلکہ عطا فرمایا۔ میں نے جب بھی مدد مانگی اس نے میری دستگیری فرمائی۔“

✽..... اس نے پوچھا: ”اگر کوئی آدمی تمہارے ساتھ ایسا سلوک کرے تو تم اس کا کیا بدلہ دو گے؟“ میں نے کہا: ”میں اس کا بدلہ چکانے کی طاقت نہیں پاتا۔“

✽..... اس نے کہا: تمہارا رب عَزَّوَجَلَّ اس بات کا زیادہ حق دار ہے کہ تم خود کو اس بات کا عادی بناؤ کہ اس کی نعمتوں پر اس کا شکر بجالاؤ۔ وہ تم پر پہلے بھی احسان کرتا رہا اب بھی کرے گا۔ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! اس کا شکر ادا کرنا بندوں کو بدلہ دینے سے بہت آسان ہے کیونکہ وہ بندوں سے اتنے شکر پر راضی ہو جاتا ہے کہ وہ اس کی حمد کریں۔“ (۱)

رحمت پر یقین ہو تو ایسا ہو.....:

﴿۱۳۹﴾..... حضرت سیدنا قاسم بن عثمان دمشقی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابو معاویہ اسود یمان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الصَّمَد سے پوچھا: ”کیا

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم: ۳۷۸ ابن برة، الحدیث: ۸۷۹۶، ج ۶، ص ۳۲۵.

آپ نے حضرت سیدنا ابراہیم بن ادہم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْاَکْرَم کی زیارت کی ہے؟“ وہ مسکرانے لگے، پھر فرمایا: ”میں نے تو ان سے بھی بڑے عبادت گزار کی زیارت کی ہے۔“ میں نے پوچھا: ”وہ کون؟“ فرمایا: ”حضرت سیدنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی۔“ پھر فرمایا: ”میں نے اپنے بھائی سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کو فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کی شان یہ نہیں کہ دُنیا میں بندے کو نعمت عطا فرمائے اور آخرت میں رُسوا کر دے، بلکہ نعمتیں عطا فرمانے والے پر حق ہے کہ جسے نعمت عطا فرمائے پوری عطا فرمائے۔“ (۱)

ایمان، اللہ عَزَّوَجَلَّ کی عظیم نعمت ہے:

﴿۱۴۰﴾..... حضرت سیدنا احمد بن ابو حواری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْبَارِی فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت سیدنا ابو معاویہ اسود عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الصَّمَد سے عرض کی: ”اے ابو معاویہ! ایمان اللہ عَزَّوَجَلَّ کی کتنی بڑی نعمت ہے۔ ہم اس سے دُعا کرتے ہیں کہ وہ ہم سے یہ نعمت سلب نہ فرمائے۔“ انہوں نے ارشاد فرمایا: ”نعمت عطا کرنے والے پر حق ہے کہ وہ جس کو نعمت عطا فرمائے پوری عطا فرمائے۔“ (۲)

سب سے بڑا کریم:

﴿۱۴۱﴾..... حضرت سیدنا ابو معاویہ اسود ایمان عَلَیْہِ رَحْمَةُ الرَّحْمٰن فرماتے ہیں: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ سب سے بڑا کریم ہے کہ جو نعمت عطا فرماتا ہے پوری عطا فرماتا ہے۔ کوئی عمل کروا تا ہے تو قبول فرماتا ہے۔“ (۳)

①..... تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۸۸۴۵ ابو معاویة الاسود، ج ۶۷، ص ۲۴۱.

②..... المرجع السابق، ص ۲۴۳.

③..... بهجة المجالس لابن عبد البر، باب والصبر علی النوائب، ص ۲۴۹.

بنتِ بہلول رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَیْہَا کے دل کی خواہش:

﴿۱۴۲﴾..... حضرت سیدنا احمد بن ابوالحواری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْبَارِی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا بہلول رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی عبادت گزار بیٹی مومنہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہَا نے مجھ سے فرمایا: ”میرے دل میں ایک خواہش ہے۔“ میں نے پوچھا: ”وہ کیا؟“ تو فرمانے لگیں کہ ”میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کو یا اس کی نعمتوں کے شکر میں اپنی کوتاہی کو پلک جھپکنے میں پہچاننا چاہتی ہوں۔“ میں نے کہا: ”آپ وہ چاہتی ہیں جسے ہم نہیں سمجھ سکتے۔“ (۱)

اجتماع کی برکات:

﴿۱۴۳﴾..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم ارشاد فرماتے ہیں: ”اجتماع میں (کبھی) ایک شخص (ایسا ہوتا ہے کہ وہ) اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے تو تمام شرکائے اجتماع کی حاجتیں پوری کر دی جاتی ہیں۔“ (۲)

میرے بندے کو جنتِ عدن میں داخل کر دو:

﴿۱۴۴﴾..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن زید بن اسلم عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْاَکْرَم بعض علمائے کرام رَحْمَتُہُمُ اللّٰهُ السَّلَام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں: ایک آسمانی کتاب میں ہے کہ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرمائے گا: ”میرے مومن بندے کو خوش کر دو کیونکہ جب اسے کوئی پسندیدہ چیز ملتی تھی تو کہتا تھا: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ، مَا شَاءَ اللّٰهُ﴾ میرے مومن بندے کو ڈراؤ کہ جب اس پر کوئی ناگہانی آفت آتی تھی تب

①..... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۹۴۳۰ مومنۃ بنت بہلول، ج ۷۰، ص ۱۲۹.

②..... طبقات الحنابلة، الرقم ۱۶۶ الحسن بن عبدالعزیز، ج ۱، ص ۱۲۹.

بھی یہی کہتا تھا: ﴿اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ﴾ پھر اللہ عزوجل ارشاد فرمائے گا: ”میرا بندہ میرے ڈرانے پر یونہی میرا شکر ادا کرتا تھا جس طرح میرے خوش کرنے پر کرتا تھا پس میرے بندے کو جنت عدن میں داخل کر دو کیونکہ یہ ہر حال میں میرا شکر ادا کرتا تھا۔“ (۱)

پچاس سالہ عبادت اور رگ کا سکون:

﴿۱۳۵﴾..... حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان فرمایا کہ ایک عبادت گزار نے پچاس سال اللہ عزوجل کی عبادت کی تو اللہ عزوجل نے اسے الہام فرمایا کہ میں نے تجھے بخش دیا۔ عابد نے عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل! میں نے تو کبھی کوئی گناہ ہی نہیں کیا پھر تو نے کیا بخش دیا؟“ پس اللہ عزوجل نے اس کی گردن کی ایک رگ کو حکم دیا تو وہ پھڑکنے لگی۔ جس کی وجہ سے وہ عابد سو سکا نہ عبادت کر سکا۔ پھر جب کچھ سکون ملا تو وہ سو گیا اور اس کے پاس ایک فرشتہ آیا۔ اس نے اس سے اپنی تکلیف کی شکایت کرتے ہوئے کہا کہ میں کبھی اس تکلیف میں مبتلا نہیں ہوا تھا۔ فرشتے نے کہا: تیرا رب عزوجل ارشاد فرماتا ہے کہ ”تیری پچاس سال کی عبادت اس رگ کے سکون کے برابر ہے۔“ (۲)

سب سے چھوٹی نعمت:

﴿۱۳۶﴾..... حضرت سیدنا ابوالیوب احمد بن محمد بن جابر قرشی رَحْمَةُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا داؤد علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے بارگاہِ خداوندی

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۹۳، ج ۴، ص ۱۱۷.

②..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۵۰ وہب بن منبہ، الحدیث: ۴۷۸۴، ج ۴، ص ۷۰.

عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنی سب سے چھوٹی نعمت کے متعلق خبر دے؟“ تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ان کی طرف وحی نازل فرمائی: ”اے داؤد! سانس لو۔“ انہوں نے سانس لیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا کہ ”یہ تم پر میری سب سے چھوٹی نعمت ہے۔“ (۱)

افضل ترین شکر کون سا ہے؟

﴿۱۲۷﴾..... حضرت سیدنا ابولیح عامر بن اسامہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیدنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے بارگاہِ خداوندی میں عرض کی: ”اے رب عَزَّوَجَلَّ! افضل ترین شکر کون سا ہے؟“ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے ارشاد فرمایا: ”تیرا ہر حال میں میرا شکر ادا کرتے رہنا۔“

میں صرف اتنا جانتا ہوں کہ.....:

﴿۱۲۸﴾..... حضرت سیدنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمُغْنٰی فرماتے ہیں کہ میں اپنے ایک عمر رسیدہ مسلمان بھائی سے ملا اور عرض کی: ”اے میرے بھائی! مجھے کوئی نصیحت کیجئے!“ انہوں نے فرمایا: ”میں صرف اتنا کہنا جانتا ہوں کہ بندہ شکر اور استغفار میں سستی نہ کرے کیونکہ آدمی نعمت اور گناہ کے درمیان ہوتا ہے۔ نعمت حمد اور شکر کے بغیر نفع بخش نہیں اور گناہ سے توبہ و استغفار کے بغیر چھٹکارا نہیں۔“ فرماتے ہیں: ”میں نے جس قدر چاہا انہوں نے میرے علم میں اتنا اضافہ کر دیا۔“ جس کو ہوسبر کا مزہ بے صبری سے وہ چلائے کیوں:

﴿۱۲۹﴾..... حضرت سیدنا عبد العزیز بن ابورواد رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۶۲۳، ج ۴، ص ۱۵۲.

ہیں کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت سیدنا محمد بن واسع رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ہاتھ میں زخم دیکھا۔ گویا انہوں نے جان لیا کہ مجھے اس پر دُکھ ہوا ہے۔ تو مجھ سے فرمایا: ”جانتے ہو اس زخم میں اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی مجھ پر کیا نعمت ہے؟“ میں خاموش رہا۔ تو انہوں نے فرمایا: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ نے اسے میری آنکھوں کی پتلیوں پر پیدا کیا نہ ہی میری زبان کے کنارے پر اور نہ ہی میری شرمگاہ کے پہلو پر۔“ (فرماتے ہیں اس کے بعد) مجھے ان کا زخم معمولی لگنے لگا۔^(۱)

عافیت کی دُعا بکثرت کریں:

﴿۱۵۰﴾..... حضرت سیدنا ابن عباس رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُمَا فرماتے ہیں کہ شہنشاہ خوش خصال، پیکرِ حسن و جمال صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”اے عباس! اے نبی کے چچا! عافیت کی دُعا کثرت سے کیا کریں۔“^(۲)

پچھلے سال کی باتیں:

﴿۱۵۱﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن امیر المؤمنین حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ منبر پر کھڑے ہوئے اور ارشاد فرمایا: ”تمہیں وہ باتیں یاد ہیں جو پچھلے سال اللّٰهُ کے محبوب، دانائے عُیُوب، مُزْنُہ عَنِ الْعُیُوب عَزَّوَجَلَّ وَ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے تمہارے درمیان اسی جگہ جلوہ افروز ہو کر بیان فرمائی تھیں۔“ پھر آپ رَضِیَ اللّٰهُ تَعَالٰی عَنْہُ نے ان باتوں کو دہرایا اور رو پڑے۔ اس کے بعد پھر ان کو بیان کیا اور رونے لگے۔

①..... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۷۰۷۹ محمد بن وارد، ج ۵۶، ص ۱۶۴۔

②..... المعجم الكبير، الحديث: ۱۱۹۰۸، ج ۱۱، ص ۲۶۱۔

جمع الجوامع، قسم الاقوال، حرف الباء، الحديث: ۲۷۸۴۱، ج ۹، ص ۱۴۹۔

پھر ارشاد فرمایا: ”بے شک لوگوں کو دنیا میں غفواور عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔ پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ان دونوں کا سوال کیا کرو۔“ (۱)

رحمتِ عالم صَلَّی اللہ علیہ وسلم کی ایک دُعا:

﴿۱۵۲﴾..... حضرت سیدنا جابر بن عبد اللہ رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حُسْنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر عَزَّوَجَلَّ وَصَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

وَإِذَا سَأَلَكَ عِبَادِي عَنِّي فَإِنِّي قَرِيبٌ ۖ أُجِيبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ إِذَا دَعَانِ ۗ (پ، ۲، البقرة: ۱۸۶)

ترجمہ کنز الایمان: اور اے محبوب جب تم سے میرے بندے مجھے پوچھیں تو میں نزدیک ہوں دُعا قبول کرتا ہوں پکارنے والے کی جب مجھے پکارے۔

اس کے بعد بارگاہِ خداوندی عَزَّوَجَلَّ میں عرض کی: ﴿اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَمَرْتَ بِالدُّعَاءِ وَتَوَكَّلْتَ بِالْأَجَابَةِ لَبَّيْكَ، اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ، لَبَّيْكَ لَا شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ، إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكُ، لَا شَرِيكَ لَكَ، أَشْهَدُ أَنَّكَ فَرَدُّ أَحَدٌ صَمَدٌ، لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا أَحَدٌ، وَأَشْهَدُ أَنَّ وَعْدَكَ حَقٌّ، وَلِقَاءُكَ حَقٌّ، وَالْجَنَّةُ حَقٌّ، وَالنَّارُ حَقٌّ، وَالسَّاعَةُ آتِيَةٌ لَا رَيْبَ فِيهَا، وَأَنَّكَ تَبْعَثُ مَنْ فِي الْقُبُورِ﴾ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! بے شک تو نے دُعا کرنے کا حکم دیا اور اسے قبول کرنے کا ذمہ لیا ہے۔ میں حاضر ہوں اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں حاضر ہوں، (ہاں) میں حاضر ہوں تیرا کوئی شریک نہیں۔ بے شک تمام خوبیاں اور نعمتیں تیرے لئے ہیں اور تیرا ہی ملک بھی۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو اکیلا ہے۔ یکتا ہے۔ بے نیاز ہے۔

۱..... مسند ابی یعلیٰ، مسند ابی بکر الصدیق، الحدیث: ۶۹، ج ۱، ص ۵۲.

نہ تیری کوئی اولاد اور نہ تو کسی سے پیدا ہوا اور نہ تیرے جوڑ کا کوئی اور میں گواہی دیتا ہوں کہ تیرا وعدہ حق ہے۔ تیری ملاقات حق ہے۔ جنت حق ہے۔ دوزخ حق ہے اور قیامت آنے والی ہے۔ اس میں کچھ شک نہیں ہے اور بے شک تو اٹھائے گا انہیں جو قبروں میں ہیں۔^(۱)

پوری نعمت کیا چیز ہے؟

﴿۱۵۳﴾..... حضرت سیدنا معاذ بن جبل رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سیدہ، صاحبِ معطرِ پسینہ، باعثِ نزولِ سکینہ، فیضِ گنجینہ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم ایک شخص کے سامنے سے گزرے جو کہہ رہا تھا: ﴿اللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ تَمَامَ النِّعْمَةِ﴾ ترجمہ: اے اللہ! عز و جل! میں تجھ سے پوری نعمت مانگتا ہوں۔ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے اس سے پوچھا: ”اے آدمی! کیا تو جانتا ہے کہ پوری نعمت کیا چیز ہے؟“ اس نے عرض کی: ”میں تو محض بھلائی کی امید پر یہ دُعا کرتا ہوں۔“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا کہ ”پوری نعمت جنت میں داخلہ اور جہنم سے نجات ہے۔“^(۲)

عافیت کی دُعا مانگتے رہو:

﴿۱۵۴﴾..... حضرت سیدنا مسعر بن کدام عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ السَّلَام فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا عبد اللہ بن ابی بنی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے کہ اللہ عز و جل سے بکثرت عافیت کی دُعا مانگا کرو۔ سخت مصیبت میں گرفتار شخص سے وہ عافیت والا دُعا کا زیادہ حق دار ہے جو مصیبت سے بے خوف نہیں۔ اس لئے کہ جو آج مصیبت

①..... الاسماء والصفات للبيهقي، الحديث: ۱۶۰، ج ۱، ص ۱۷۲.

②..... سنن الترمذی، کتاب الدعوات، باب ۹۳، الحديث: ۳۵۳۸، ج ۵، ص ۳۱۲.

المسند للامام احمد بن حنبل، حديث معاذ بن جبل، الحديث: ۲۲۱۱۷، ج ۸، ص ۲۴۴.

میں گرفتار ہیں وہ کل تک عافیت میں تھے اور جو آئندہ مصیبت کا شکار ہوں گے وہ آج عافیت میں ہیں۔ اگر مصیبت بھلائی کی طرف لے جائے تو ہم مصیبت زدوں میں شمار نہ ہوں۔ کئی مصیبت کے ماروں نے دُنیا میں تو مشقت اٹھائی مگر آخرت میں اس کی جزا پائیں گے۔ لیکن جو شخص مسلسل اللہ عزَّوَجَلَّ کی نافرمانیاں کرتا رہا وہ اپنی بقیہ زندگی میں ایسی بلا میں مبتلا ہوگا جو اسے دُنیا میں مشقت میں ڈالنے کے ساتھ ساتھ آخرت میں بھی خوار کر دے گی۔“

اور آپ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ یَوْمَآئِہِمْ کرتے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ اِنْ نَعُدُّ نِعْمَہٗ لَا نُحْصِیْہَا، وَاِنْ نَدَّأِبْ لَہٗ عَمَلًا لَا نُحْرِمُہَا، وَاِنْ نَعْمُرْ فِیْہَا لَا نُبْلِیْہَا﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں کہ جس کی نعمتیں اگر ہم گنیں تو شمار نہ کر سکیں گے اور اگر ہم اس کے لیے مسلسل عمل کریں تو ہمیں ان سے محروم نہ رکھا جائے گا اور اگر ہم ان میں زندگیاں گزار دیں پھر بھی ان نعمتوں کو ختم نہ کر پائیں گے۔

﴿۱۵۵﴾..... حضرت سیدنا ابو عبد اللہ تیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے والد ماجد کو فرماتے ہوئے سنا کہ حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھ سے ارشاد فرمایا: ”میں نے اللہ عزَّوَجَلَّ سے عافیت کا سوال کرنے کے متعلق آپ کے دادا عبد الاعلیٰ کے حوالے سے سیدنا مسعر بن کدام رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کو ایک حدیث ذکر کرتے ہوئے سنا ہے، کیا آپ کو وہ حدیث یاد ہے؟“ فرماتے ہیں: میں نے کہا: ”میں آپ کو وہ حدیث سناتا ہوں جو مجھے یاد ہے۔“ پس میں نے ان کے سامنے وہ حدیث بیان کی تو انہوں نے کہا: ”یہی وہ حدیث ہے۔ یہی وہ حدیث ہے۔“

کھانے کے حساب سے بچنے کا طریقہ:

﴿۱۵۶﴾..... حضرت سیدنا تمیم بن سلمہ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ مجھے یہ بات بیان کی گئی ہے: ”جب بندہ کھانے کی ابتدا میں ﴿بِسْمِ اللّٰهِ﴾ پڑھے اور آخر میں ﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ﴾ کہے تو اس سے کھانے کی نعمتوں کے بارے میں سوال نہیں ہوگا۔“ (۱)

نعمت، عزت اور عافیت:

﴿۱۵۷﴾..... حضرت سیدنا یحییٰ بن بلیق بِحَمَلِ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہم مکہ مکرمہ رَاَدَهَا اللّٰهُ شَرَفًا وَتَعْظِيمًا کے راستے میں تھے کہ ہمیں سخت پیاس کا احساس ہوا۔ ہم نے راستہ بتانے والے ایک شخص کو اجرت پر لیا تا کہ وہ ہمیں اس جگہ پہنچا دے جس کے بارے میں ہمیں بتایا گیا تھا کہ وہاں پانی موجود ہے۔ چنانچہ، ہم طلوع فجر کے بعد پانی کی تلاش میں تھے کہ اچانک ہم نے یہ آواز سنی: ”تم کیوں نہیں کہتے؟“ حضرت سیدنا یحییٰ فرماتے ہیں: ”میں نے پوچھا ”ہم کیا کہیں؟“ آواز آئی ﴿اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بَنَا مِنْ نِّعْمَةٍ، أَوْ عَافِيَةٍ، أَوْ كَرَامَةٍ فِيْ دِيْنٍ أَوْ دُنْيَا جَرَتْ عَلَيْنَا فِيمَا مَضَى، أَوْ هِيَ جَارِيَةٌ عَلَيْنَا فِيمَا بَقِيَ، فَهِيَ مِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيْكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ عَلَيَّهَا، وَلَكَ الْمُنُّ، وَلَكَ الْفَضْلُ، وَلَكَ الْحَمْدُ عَدَدَ مَا أَنْعَمْتَ عَلَيْنَا، وَعَلَى جَمِيعِ خَلْقِكَ، مِنْ لَدُنْكَ إِلَى مُنْتَهَى عِلْمِكَ، لَا إِلَهَ إِلَّا أَنْتَ، هَذَا مِنَ الْبَدَاءِ إِلَى الْبَقَاءِ﴾ ترجمہ: اے اللہ عزّوجلّ!

①..... المصنف لابن ابی شیبہ، کتاب الاطعمة، باب فی التسمية علی الطعام، الحديث: ۴،

دین و دنیا کی جو بھی نعمت، عافیت اور عزت ہم نے پہلے پائی یا آئندہ ہمیں حاصل ہوگی سب تیری طرف سے ہے۔ تو کہتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں۔ ان نعمتوں پر تیرا شکر ہے۔ تیرا احسان اور تیرا ہی فضل ہے۔ تیرے پاس سے، تیرے علم کی بلندیوں تک تیری اتنی حمد ہے جتنی تو نے ہمیں اور اپنی دیگر ساری مخلوق کو نعمتیں عطا فرمائیں۔ تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ یہ ابتدا تا انتہا ہے۔^(۱)

خیر عطا فرمانے اور شکر دور کرنے پر شکر:

﴿۱۵۸﴾..... حضرت سیدنا سفیان علیہ رحمۃ اللہ المنان فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی جب کسی مجلس میں تشریف فرما ہوتے تو کہتے: ﴿اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِالْإِسْلَامِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْقُرْآنِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ، بَسْطُتْ رِزْقَنَا، وَأَظْهَرْتَ أَمْنَنَا، وَأَحْسَنْتَ مُعَافَاتَنَا، وَمِنْ كُلِّ مَا سَأَلْنَاكَ رَبَّنَا أَعْطَيْتَنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ كَثِيرًا، كَمَا تُنْعِمُ كَثِيرًا، وَصَرَفْتَ شَرًّا كَثِيرًا، فَلَوْ جِهَكَ الْجَلِيلُ الْبَاقِي الدَّائِمُ الْحَمْدُ، أَلْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ﴾ ترجمہ: اے اللہ عز و جل! اسلام پر تیرا شکر ہے۔ قرآن پر تیرا شکر ہے۔ اہل و عیال اور مال پر تیرا شکر ہے۔ تو نے ہمارا رزق کشادہ کیا۔ ہمارے اطمینان کو غالب کیا اور ہمیں اچھی عافیت عطا کی۔ ہم نے تجھ سے جس چیز کا بھی سوال کیا تو نے ہمیں عطا فرمائی۔ تیرا بڑا شکر ہے جیسا کہ تو نے ہمیں بکثرت نعمتیں عطا فرمائی ہیں اور بہت بڑے شر کو ہم سے دور کر دیا۔ پس تیری ہمیشہ باقی رہنے والی عظیم ذات کا شکر ہے۔ تمام تعریفیں اس رب عز و جل کے لئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

۱..... طبقات الحنابلہ، الرقم ۲۶۰ باب العین ذکر من اسمہ عبد اللہ، ج ۱، ص ۱۸۶۔

امور دنیا میں کم مرتبہ والے کو دیکھا کرو:

﴿۱۵۹﴾..... حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رُءُوفِ رَحِيمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”(امور دنیا میں) اپنے سے کم مرتبہ والے کو دیکھا کرو۔ کیونکہ یہی زیادہ مناسب ہے تاکہ جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت تم پر ہے اسے حقیر نہ سمجھنے لگو۔“ (۱)

دورانِ سفر طُلُوعِ فجر کے وقت کی دُعائیں:

﴿۱۶۰﴾..... حضرت سیدنا مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَاحِدِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عمر رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا دورانِ سفر طُلُوعِ فجر کے وقت بلند آواز سے تین تین مرتبہ یہ کہا کرتے تھے: (۱)..... ﴿سَمِعَ سَامِعٌ بِحَمْدِ اللہِ وَنِعْمَتِہٖ وَحُسْنِ بَلَائِہٖ عَلَیْنَا﴾ ترجمہ: ایک سننے والے نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد، اس کی نعمت اور ہم پر اس کی بہترین آزمائش کو سنا۔ (۲)..... ﴿اَللّٰهُمَّ صَاحِبِنَا فَافْضِلْ عَلَیْنَا﴾ ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! ہمارا ساتھ دے اور ہم پر اپنا فضل و کرم فرما۔ (۳)..... ﴿عَائِذَا بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ﴾ ترجمہ: آگ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی پناہ چاہتا ہوں۔ (۴)..... ﴿لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ﴾ ترجمہ: نیکی کرنے کی قدرت اور برائی سے بچنے کی طاقت اللہ عَزَّوَجَلَّ کی توفیق سے ہی ہے۔ (۲)

جو دوست خوشی کا باعث نہ بنے اسے.....

﴿۱۶۱﴾..... حضرت سیدنا محمد بن نصر حارثی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں کہ مجھے یہ حدیث پہنچی ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے حضرت موسیٰ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کی طرف وحی

①..... سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۵۸، الحدیث: ۲۵۲۱، ج ۴، ص ۲۳۰.

②..... المصنف لعبد الرزاق، کتاب المناسک، باب القول فی السفر، الحدیث: ۹۲۹۹، ج ۵،

ص ۱۱۰. دون قوله ”لا حول..... الخ“.

فرمائی: ”اے موسیٰ بن عمران! ہوشیار ہو جاؤ اور اپنے لیے مخلص دوستوں کا انتخاب کرو اور جو دوست تیرے پاس خوشی نہ لائے اسے رفیق مت بناؤ کیونکہ وہ تیرا دشمن ہے اور تیرے دل کو سخت کر دے گا۔ بلکہ کثرت سے میرا ذکر کیا کرو۔ یہاں تک کہ شکر کے مستحق ہو جاؤ اور مزید کامل نعمتیں حاصل کر لو۔“ (۱)

بنی آدم کے معذور ہونے کی وجہ:

﴿۱۶۲﴾..... حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل نے جب حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام کو پیدا کیا تو ان کی دائیں کروٹ سے جنتیوں کو اور بائیں کروٹ سے دوزخیوں کو نکالا اور وہ زمین پر چلنے لگے۔ ان میں سے کچھ اندھے، کچھ بہرے اور کچھ مصیبت زدہ تھے۔ تو حضرت سیدنا آدم علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نے عرض کی: ”اے میرے رب عزوجل! تو نے میری اولاد کو ایک جیسا پیدا نہیں فرمایا؟“ تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: ”اے آدم! میں چاہتا ہوں کہ میرا شکر ادا کیا جائے۔“ (۲)

دن بھر کا شکر ادا کرنے والے کلمات:

﴿۱۶۳﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ ابن غنم رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں کہ سرکارِ نامدار، مدینے کے تاجدار صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: بوقتِ صبح جس نے ان کلمات کو کہا اس نے اس دن کا شکر ادا کر لیا: ﴿اللّٰهُمَّ مَا أَصْبَحَ بِي مِنْ نِّعْمَةٍ أَوْ بِأَحَدٍ مِنْ خَلْقِكَ فَمِنْكَ، وَحَدِّكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴۰۲ محمد الحارثی، الحدیث: ۱۲۰، ج ۸، ص ۲۴۴۔

②..... تاریخ مدینۃ دمشق لابن عساکر، الرقم ۵۷۸ آدم نبی اللہ علیہ السلام، ج ۷، ص ۳۹۷۔

الْحَمْدُ، وَلَكَ الشُّكْرُ ﴿ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! مجھ پر یا تیری مخلوق میں سے کسی پر جو بھی نعمت ہے وہ تیری ہی طرف سے ہے۔ تو کہتا ہے۔ تیرا کوئی شریک نہیں ہے اور تیرے لیے حمد ہے اور تیرا شکر ہے۔﴾^(۱)

ظالم توبہ کے بعد شکر کرے تو؟

﴿۱۶۲﴾..... حضرت سیدنا سُبْحَرِہ رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ ماہِ نبوت، مہرِ رسالت، مَنَبُعِ جود و سخاوت صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: جسے مصیبت میں مبتلا کیا گیا اور اس نے صبر کیا اور جسے نعمت عطا کی گئی اور اس نے شکر کیا اور جس پر ظلم ہوا اور اس نے معاف کر دیا اور جس نے ظلم کیا پھر استغفار کیا (یعنی توبہ کی) پھر شکر ادا کیا۔ (راوی کہتے ہیں) پھر آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم خاموش ہو گئے۔ صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ نے عرض کی: ”یا رسول اللہ عَزَّوَجَلَّ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم اس کے لیے کیا ہے؟“ تو آپ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے یہ آیت مبارکہ تلاوت فرمائی:

أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُّهْتَدُونَ ﴿۸۲﴾ (پ ۷، الانعام: ۸۲)

ترجمہ کنز الایمان: انہیں کے لئے امان ہے اور وہی راہ پر ہیں۔^(۲)

تین مدنی نصیحتیں:

﴿۱۶۵﴾..... اِمَامُ الصَّابِرِیْن، سَیِّدُ الشَّاكِرِیْن صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ایک شخص کو تین نصیحتیں فرمائیں:

①..... السنن الکبریٰ للنسائی، کتاب عمل الیوم اللیلۃ، باب ثواب من قال..... الخ، الحدیث:

۹۸۳۵، ج ۶، ص ۵.

②..... المعجم الکبیر، الحدیث: ۶۶۱۳، ج ۷، ص ۱۳۸.

(۱)..... موت کو کثرت سے یاد کرو، یہ ذکر تجھے موت کے ماسوا سے کھینچ کر نکال لے گا۔

(۲)..... دُعا کو اپنے اوپر لازم کرلو، کیونکہ تم نہیں جانتے کہ کب تمہاری دُعا قبول

کر لی جائے۔

(۳)..... اور شکر کو بھی خود پر لازم کرلو، کیونکہ شکر سے نعمت زیادہ ہوتی ہے۔^(۱)

کھانا کھانے سے پہلے کی ایک دُعا:

﴿۱۶۶﴾..... حضرت سیدنا ابوموسیٰ رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا

عروہ بن زبیر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس جب کھانا لایا جاتا تو کھانا ڈھکا رہتا۔

یہاں تک کہ یہ کلمات ادا فرما لیتے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ هَدَانَا، وَاطْعَمَنَا، وَسَقَانَا،

وَنَعَّمَنَا، اللّٰہُ اَکْبَرُ، اللّٰہُمَّ الْفَتْنَا نِعْمَتُکَ وَنَحْنُ بِکُلِّ شَرٍّ، فَاصْبَحْنَا وَامْسَيْنَا مِنْہَا

بِکُلِّ خَیْرٍ، اَسْأَلُکَ تَمَامَہَا وَشُکْرَہَا، لَا خَیْرَ اِلَّا خَیْرُکَ، وَلَا اِلٰہَ غَیْرُکَ، اِلٰہَ

الصّٰلِحِیْنَ وَرَبَّ الْعٰلَمِیْنَ، الْحَمْدُ لِلّٰہِ، لَا اِلٰہَ اِلَّا اَنْتَ، مَا شَاءَ اللّٰہُ، لَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰہِ،

اللّٰہُمَّ بَارِکْ لَنَا فِیْمَا رَزَقْتَنَا، وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے

لیے ہیں جس نے ہمیں ہدایت دی، کھلایا، پلایا اور نعمتیں عطا فرمائیں۔ اللہ عز و جل سب سے

بڑا ہے۔ اے اللہ عز و جل! ہم شرمیں ہیں، تیری نعمتیں ہم سے اس قدر مانوس ہو جائیں کہ ہم

خیر کے ساتھ صبح اور شام کریں۔ میں تجھ سے نعمت تامہ اور اس پر شکر ادا کرنے کا سوال کرتا

ہوں۔ تیرے احسان کے علاوہ کوئی احسان نہیں۔ اے نیک بندوں کے معبود! اے تمام

جہانوں کے پالنے والے! تیرے سوا کوئی معبود نہیں۔ تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے لئے ہیں

جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ اللہ عز و جل جو چاہتا ہے وہی ہوتا ہے۔ نیکی کرنے کی قوت

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۹۰ سفیان بن عیینہ، الحدیث: ۱۰۸۴۰، ج ۷، ص ۳۵۶۔

نہیں مگر اللہ عز و جل کی مدد سے۔ اے اللہ عز و جل! اپنے عطا کردہ رزق میں ہمارے لئے برکتیں عطا فرما اور ہمیں عذابِ نار سے بچا۔ (۱)

کھانا کھانے کے بعد کی دو دعائیں:

﴿۱۶۷﴾..... حضرت سیدنا انس بن مالک رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور نبی پاک، صاحبِ کونواک، سیاحِ افلاک صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانا تناول فرما لیتے تو یہ دُعا پڑھتے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَنِیْ، وَسَقَانِیْ وَهَدَانِیْ، وَکُلَّ بَلَاءٍ حَسَنِ اَبْلَانِیْ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ الرَّزَّاقِ ذِی الْقُوَّةِ الْمَتِّینِ، اَللّٰهُمَّ لَا تَنْزِعْ مِنَّا صَالِحًا اَعْطَيْتَنَا، وَلَا صَالِحًا رَزَقْتَنَا، وَاجْعَلْنَا لَكَ مِنَ الشَّاکِرِیْنَ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے لیے ہیں جس نے مجھے کھلایا پلایا اور ہدایت عطا فرمائی اور ہر اچھی آزمائش میں آزما یا تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے لیے ہیں جو رزاق اور مضبوط و طاقتور ہے۔ اور اے اللہ عز و جل! ہم سے اپنی عطا کردہ منفعت اور رزق واپس نہ لینا اور ہمیں اپنے شکر گزار بندوں میں شامل فرما لے۔

﴿۱۶۸﴾..... حضرت سیدنا ابوالیوب انصاری رَضِيَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ سرکارِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب کھانا تناول فرما لیتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ اَطْعَمَ وَسَقٰی وَسَوَّعَہُ وَجَعَلَ لَہٗ مَخْرَجًا﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عز و جل کے لیے ہیں جس نے کھلایا، پلایا اور اسے ٹھہرایا اور نکالا۔ (۲)

①..... المؤطا للامام مالک، کتاب صفة النبی ﷺ، باب جامع ما جاء فی الطعام، الحدیث:

۱۷۸۷، ج ۲، ص ۴۲۵۔ دون قولہ ”لاحول“۔

②..... سنن ابی داؤد، کتاب الاطعمة، باب ما یقول الرجل..، الحدیث: ۳۸۵۱، ج ۳، ص ۵۱۳۔

سب سے بڑی تین نعمتیں:

﴿۱۶۹﴾..... حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”تین نعمتیں سب سے بڑی ہیں (۱)..... اسلام، جس کے بغیر ہر نعمت نامکمل ہے۔
(۲)..... تندرستی، جس کے بغیر زندگی ناخوشگوار ہے اور (۳)..... وہ مال و دولت، جس کے بغیر زندگی گزارنا دشوار ہے۔“ (۱)

شکر نعمتیں بڑھاتا ہے:

﴿۱۷۰﴾..... حضرت سیدنا سلام بن مطیع عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ ایک بار ہم حضرت سیدنا جریری رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ کا شمار بصرہ کے مشائخ میں ہوتا ہے۔ اس وقت آپ حج کی سعادت پا کر واپس تشریف لائے تھے۔ فرمانے لگے: ”اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ہمیں سفر میں یہ آزمائش آئی تو وہ آزمائش آئی۔“ پھر کچھ دیر بعد فرمایا: منقول ہے کہ ”نعمتوں کو شمار کرنا شکر سے ہے۔“ (۲) (یعنی آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے آزمائشوں کو بھی نعمت قرار دیا)
شکرانہ معرفت:

﴿۱۷۱﴾..... حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ ایک ایسے مصیبت زدہ کے پاس سے گزرے جو اندھا، کوڑھی، لنگڑا اور برص میں مبتلا تھا نیز اس کا لباس بھی پورا نہ تھا۔ لیکن وہ کہہ رہا تھا: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ عَلٰی نِعْمَتِہٖ﴾ ترجمہ: اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت پر اس کا شکر ہے۔ تو حضرت سیدنا وہب بن منبہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کے ساتھ

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۵۰ وہب بن منبہ، الحدیث: ۴۷۸۵، ج ۴، ص ۷۱۔

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۵۳، ج ۴، ص ۱۱۰۔

موجود شخص نے کہا: ”تیرے پاس کون سی نعمت باقی بچی ہے جس پر تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر کر رہا ہے؟“ تو وہ شخص بولا: ”ذرا اپنی نگاہ اس شہر کے باسیوں (یعنی رہنے والوں) کی جانب اٹھاؤ اور ان کی کثرت کو ملاحظہ کرو کیا میں اس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا نہ کروں کہ میرے علاوہ ان میں کسی کو بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معرفت حاصل نہیں۔“ (۱)

نعمت پر حمد و ثنا شکرانہ نعمت ہے:

﴿۱۷۲﴾..... حضرت سیدنا محمد بن عمرو رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ ہمارے یہاں بارش ہوئی تو میں نے گورنر طائف سری بن عبد اللہ کو خطبہ دیتے ہوئے سنا کہ ”اے لوگو! اللہ عَزَّوَجَلَّ کے عطا کردہ رزق پر اس کا شکر کرو! کیونکہ مجھے ایک حدیث پاک پہنچی ہے کہ حضور سرِ ایا نور صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جب اللہ عَزَّوَجَلَّ اپنے بندے کو کوئی نعمت عطا فرماتا ہے اور بندہ اس پر اپنے رب عَزَّوَجَلَّ کی حمد کرتا ہے تو بے شک اس نے اس کا شکر ادا کر لیا۔“ (۲)

شیروں نے کوئی نقصان نہ پہنچایا:

﴿۱۷۳﴾..... امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی کَرَّمَ اللہ تَعَالٰی وَجْہُہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں کہ بخت نصر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نبی حضرت سیدنا دانیال عَلَی نَبِیْنَاوَعَلِیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے پاس آیا اور آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو قید کرنے کا حکم دیا اور پھر خوب بھوکے پیاسے دو شیروں کو آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے ساتھ کنویں میں ڈال کر اوپر سے

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۲۵۰ وھب بن منبہ، الحدیث: ۴۷۸۶، ج ۴، ص ۷۱.

②..... الدر المنثور، پ ۲، البقرة، تحت الاية ۱۵۲، ج ۱، ص ۳۷۳.

ڈھک دیا۔ پانچ دن تک آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کو کنویں میں شیروں کے ساتھ قید میں رکھا۔ جب پانچ دن کے بعد کھولا تو دیکھا کہ حضرت سیدنا دانیال علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام نماز میں مصروف ہیں اور دونوں شیروں کے ایک کونے میں بیٹھے ہوئے ہیں اور انہوں نے آپ کو کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ بخت نصر نے آپ عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے عرض کی: ”مجھے بتائیے کہ آپ نے کون سا ایسا عمل کیا جس کی وجہ سے شیروں کے شر سے محفوظ رہے؟“ ارشاد فرمایا: میں نے (اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنائیں) یہ کلمات کہے تھے:

﴿الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یَنْسِیْ مَنْ ذَكَرَهُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُخِیْبُ مَنْ رَجَاهُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ لَا یُکَلِّ مَنْ تَوَكَّلَ عَلَیْهِ اِلٰی غَیْرِہٖ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ ثَقُفْنَا حِیْنَ تَنْقَطِعُ عَنَّا الْحِیْلُ، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ هُوَ رِجَاؤُنَا یَوْمَ یَسُوءُ ظَنُّنَا بِأَعْمَالِنَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یُکْشِفُ ضُرْرَنَا عَنْ کَرْبِنَا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالْإِحْسَانِ إِحْسَانًا، الْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ یَجْزِیْ بِالصَّبْرِ نَجَآةً﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جو اس کا ذکر کرتا ہے وہ اسے ثواب و فضل سے محروم نہیں فرماتا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جو اس سے امید رکھتا ہے وہ اس کو ناکام و نامراد نہیں بناتا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جو اس پر بھروسہ کر کے اس کے غیروں سے بے نیاز ہو جاتا ہے وہ اسے بے یار و مددگار نہیں چھوڑتا۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جب ہماری تدبیریں ختم ہو جاتی ہیں وہی ہمیں سہارا دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں، جس دن اپنے اعمال سے ہمارا یقین اٹھ جائے گا اس دن ہمیں اسی کی رحمت کی امید ہوگی۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو ہماری مصیبت کے وقت ہم سے

تکلیف دور کرتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو نیکی کا بدلہ احسان کے ساتھ دیتا ہے۔ تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جو صبر کے بدلے نجات عطا فرماتا ہے۔^(۱)

آئینہ دیکھنے کی ایک دُعا:

﴿۱۷۴﴾..... حضرت سیدنا امام محمد باقر علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْغَافِرِ فرماتے ہیں کہ سرکارِ والا تبار، ہم بے کسوں کے مددگار، باذنِ پروردگارِ دو عالم کے مالک و مختارِ عَزَّوَجَلَّ، صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم جب آئینہ دیکھا کرتے تو یہ دُعا پڑھتے تھے: ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَاحْسَنَ خَلْقِیْ وَخَلَقَنِیْ، وَزَانَ مِیْنِیْ مَا شَانَ مِنْ غَیْرِیْ﴾ ترجمہ: تمام تعریفیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے ہیں جس نے مجھے پیدا کیا، میری صورت اور میرے اخلاق کو بہترین بنایا اور مجھے زینت سے نوازا جبکہ دوسروں کو عیب سے۔

﴿۱۷۵﴾..... حضرت سیدنا امام محمد بن سیرین علیہ رَحْمَةُ اللہِ الْمُیْتِنِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن عمر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا بکثرت آئینہ دیکھا کرتے تھے اور سفر میں بھی آئینہ ان کے پاس ہوتا تھا۔ میں نے عرض کی: ”اس کی کیا وجہ ہے؟“ ارشاد فرمایا: ”میں دیکھتا ہوں تو اپنے چہرے میں زینت کو پاتا ہوں جبکہ دوسروں کے چہروں میں عیب کو پاتا ہوں تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرتا ہوں۔“^(۲)

بری عادتوں سے نجات پر شکر:

﴿۱۷۶﴾..... حضرت سیدنا سفیان بن عیینہ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ اہل کوفہ میں سے ایک شخص کی عادتیں بہت بری تھیں۔ جب اللہ عَزَّوَجَلَّ نے اسے ان

①..... جمع الجوامع، مسند علی بن ابی طالب، الحدیث: ۶۴۲۸، ج ۱۳، ص ۱۸۷، دون قولہ ”ثم حبسہ“ ”فی الحب مع الاسدین“، ”قائمًا“.

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی الملابس والاوانی، الحدیث: ۶۴۹۳، ج ۵، ص ۲۳۳.

بري عادتوں سے خلاصي عطا فرمائي تو اس نے بطورِ شکرانہ اپني باندی کو آزاد کر ديا۔

مزید بيان کرتے ہيں کہ ”ايک مرتبہ مکہ مکرمہ زادہا اللہ شرفاً و تعظيماً ميں خوب بارش ہوئی جس کے سبب وہاں کے باشندوں کے مکانات گر گئے۔ حضرت سيدنا ابن ابى روا دعليہ رحمۃ اللہ الجواد نے بطورِ شکرانہ اپني کنيز کو آزاد کر ديا کیونکہ اللہ عزوجل نے ان کے گھر کو گرنے سے محفوظ رکھا تھا۔“ (۱)

ايک قدم پل صراط پر ہو تو دوسرا جنت ميں:

﴿۱۷۷﴾..... حضرت سيدنا ابوبکر بن عبداللہ بن ابن مریم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم سے ايک شخص نے عرض کی: ”نعمت کا تمام ہونا (يعنی کامل واکمل نعمت) کیا ہے؟“ تو آپ نے فرمایا: ”اس سے مراد یہ ہے کہ تیرا ايک قدم پل صراط پر ہو اور دوسرا جنت ميں۔“
آ نکھيں بند کر لے:

﴿۱۷۸﴾..... حضرت سيدنا بکر بن عبداللہ مزی علیہ رحمۃ اللہ الغنی فرمایا کرتے تھے: ”اے ابن آدم! اگر تو اللہ عزوجل کی نعمتوں کی قدر جاننا چاہتا ہے جو اس نے تجھے عطا فرمائی ہيں تو اپنی آنکھيں بند کر لے۔“ (۲)

ظاہرۃً و باطنۃً سے مراد:

﴿۱۷۹﴾..... اللہ عزوجل کا فرمانِ عالیشان ہے:
وَأَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعْمَهُ ظَاهِرَةً وَبَاطِنَةً
ترجمہ کنز الایمان: اور تمہيں بھرپور دیں
اپنی نعمتيں ظاہر اور چھپی۔ (پ ۲۱، لقمن: ۲۰)

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۳۹۰ سفیان بن عیینہ، الحدیث: ۱۰۸۲۹، ج ۷، ص ۳۵۳.

②..... شعب الایمان للبيهقي، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۶۵، ج ۴، ص ۱۱۲.

حضرت سیدنا مقاتل بن حیان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَنَانِ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں: ”ظاہرہ سے مراد اسلام اور باطنہ سے مراد اللہ عَزَّوَجَلَّ کا تیرے گناہوں کی پردہ پوشی کرنا ہے۔“ (مزید تفسیری اقوال ماقبل صفحہ 59 اور 60 پر حاشیہ میں ملاحظہ کیجئے)

جہنمیوں پر بھی احسان:

﴿۱۸۰﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن قاسم رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ بے شک جہنمیوں پر بھی اللہ عَزَّوَجَلَّ کا احسان ہے اور وہ اس طرح کہ اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہتا تو انہیں اس سے بھی سخت عذاب میں مبتلا فرماتا۔^(۱)

﴿۱۸۱﴾..... حضرت سیدنا مطرف رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرمایا کرتے تھے کہ ”عافیت پر شکر ادا کرنا مجھے مصیبت پر صبر کرنے سے زیادہ محبوب ہے۔“^(۲)

بروزِ قیامت رحمن عَزَّوَجَلَّ کے مقربین:

﴿۱۸۲﴾..... حضرت سیدنا ابوسلیمان دارانی رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”جن بندوں میں کرم، سخاوت، حلم، رحمت، شفقت، بھلائی، شکر اور صبر جیسی خصلتیں ہوں گی وہ قیامت کے دن رحمن عَزَّوَجَلَّ کے مقربین میں ہوں گے۔“

مصیبت زدہ کو دیکھ کر پڑھنے کی دُعا:

﴿۱۸۳﴾..... حضرت سیدنا ابوہریرہ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم، رُءُوفِ رَحِیمِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: ”جس نے کسی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دُعا پڑھی ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاکَ بِہٖ﴾

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۵۵۷۷، ج ۴، ص ۱۳۷.

②..... المرجع السابق، الحدیث: ۴۴۳۷، ص ۱۰۶.

وَفَضَّلْنِي عَلَيْكَ وَعَلَىٰ جَمِيعِ خَلْقِهِ تَفَضُّلاً ﴿﴾ ترجمہ: اللہ عزوجل کا شکر ہے جس نے مجھے اس آفت سے بچایا جس میں تجھے مبتلا کیا اور اس نے مجھے تجھ پر اور اپنی بہت سی مخلوق پر برتری عطا فرمائی۔ تو اس نے اس (مصیبت سے حفاظت کی) نعمت کا شکر ادا کر لیا (اور ایک روایت میں ہے کہ اسے یہ مصیبت نہیں پہنچے گی)۔^(۱)

جسم اور رزق جیسی عظیم نعمتوں کا شکر:

﴿۱۸۴﴾..... حضرت سیدنا عبدالرحمن بن زید بن اسلم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: شکر، حمد اور اس کی اصل اور فرع سے اپنا حصہ وصول کرتا ہے۔ پس بندے کو اللہ عزوجل کی ان عطا کردہ نعمتوں کو دیکھنا چاہئے جو اس کے جسم، کان، آنکھ، ہاتھ اور پاؤں وغیرہ کی صورت میں ہیں۔ اس لئے کہ اس کے جسم پر کوئی ایسی چیز نہیں جو اللہ عزوجل کی نعمت نہ ہو۔ پس بندے پر لازم ہے کہ اللہ عزوجل کی عطا کردہ جسمانی نعمتوں کو اسی کی اطاعت و فرمانبرداری میں استعمال کرے۔ پھر اللہ عزوجل کی دوسری نعمتوں کو دیکھے جو رزق کی صورت میں ہیں۔ پس بندے پر لازم ہے کہ رزق میں اللہ عزوجل کی عطا کردہ نعمتوں کو بھی اسی کی اطاعت میں خرچ کرے۔ جس نے ایسا کیا تو بے شک اس نے شکر، اس کی اصل اور فرع سے حصہ پالیا۔^(۲)

شکر کرنے اور نہ کرنے والوں کا انجام:

﴿۱۸۵﴾..... حضرت سیدنا کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ اللہ عزوجل دُنیا میں جس بندے کو اپنی کوئی نعمت عطا فرمائے، پھر وہ اس پر اللہ عزوجل کا شکر

①..... کتاب الدعاء للطبرانی، باب القول عند رؤية المبتلى، الحديث: ۸۰۰، ص ۲۵۴، بتغییر۔

②..... الدر المنثور، ۲، البقرة، تحت الاية: ۱۵۲، ج ۱، ص ۳۷۱۔

ادا کرے اور اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضع کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں اُس کو اس نعمت کا نفع عطا فرمائے گا اور اس کی وجہ سے آخرت میں اُس کا درجہ بلند فرمائے گا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں کسی بندے کو نعمت عطا کرے لیکن وہ نہ تو اس پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کرے اور نہ ہی اس کے سبب اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لیے تواضع کرے تو اللہ عَزَّوَجَلَّ دُنیا میں اسے نہ صرف اس کے نفع سے محروم کر دے گا بلکہ اس کے لیے آگ کا ایک طبقہ (درجہ) کھول دے گا اگر چاہے گا تو اسے عذاب میں مبتلا فرمائے گا اور چاہے گا تو معاف فرما دے گا۔^(۱)

محض کھانا، پینا اور پہننا ہی نعمت نہیں:

﴿۱۸۶﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: جو فقط کھانے، پینے اور لباس ہی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمت سمجھے تو یقیناً اس کا علم کم اور عذاب قریب ہے۔^(۲)

دونوں میں سے افضل نعمت کون سی ہے؟

﴿۱۸۷﴾..... حضرت سیدنا ہشام بن سلمان عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَنَّان فرماتے ہیں کہ میں سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی اور سیدنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنَی کے پاس بیٹھا ہوا تھا کہ سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے سیدنا بکر بن عبد اللہ مزنی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَنَی سے فرمایا: ”اے ابو عبد اللہ! آئیے! اپنے بھائیوں کو وعظ و نصیحت کیجئے!“ پس انہوں نے اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حمد و ثنا کی

①..... الدر المنثور، ۲، البقرة، تحت الاية: ۱۵۲، ج ۱، ص ۳۷۳.

②..... الزهد لابن المبارك، باب فی التواضع، الحديث: ۳۹۷، ص ۱۳۴. دون قوله ”اول لباس“.

اور نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور، سلطانِ محروم و بر صلی اللہ تعالیٰ علیہ والہ وسلم پر درود بھیجنے کے بعد فرمایا: ”اللہ عزوجل کی قسم! میں نہیں جانتا کہ مجھ پر اور آپ پر دو نعمتوں میں سے کون سی افضل ہے؟ کیا نعمتوں کے جسم میں جانے کا راستہ یا ان کے جسم سے خروج کا راستہ؟ کیونکہ (تکلیف دہ ہونے کی صورت میں) اللہ عزوجل اسے بطور احسان ہمارے جسم سے باہر نکال دیتا ہے۔“ اس پر حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: ”اے بکر بن عبد اللہ! آپ نے بڑی عمدہ بات ارشاد فرمائی ہے۔ بے شک اس نعمت کا شمار تو اللہ عزوجل کی عظیم نعمتوں میں ہوتا ہے۔“ (۱)

پانی کی نعمت پر شکر لازم ہے:

﴿۱۸۸﴾..... ام المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ جو بندہ خالص (ٹھنڈا اور میٹھا) پانی پئے اور وہ بغیر تکلیف کے (جسم میں) داخل ہو اور بغیر تکلیف کے باہر بھی نکل آئے۔ تو اس پر شکر لازم ہے۔ (۲)

کاش! میں تیری طرح ہوتا:

﴿۱۸۹﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ القوی نے فرمایا: یہ نعمت کتنی عظیم ہے کہ مزے سے پی جاتی ہے اور آسانی سے نکالی جاتی ہے۔ اس بستی کا ایک بادشاہ تھا (جسے پیشاب رکنے کا مرض تھا) وہ اپنے خادموں میں سے ایک خادم کو دیکھتا کہ وہ مشکے کے پاس آتا، کوزے میں پانی بھر کر کھڑے کھڑے غٹا غٹ پی جاتا تو وہ

①..... شعب الایمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ٤٤٧٤، ج ٤، ص ١١٤.

②..... تاريخ مدينة دمشق لابن عساکر، الرقم ٤٤٥ ابراهيم بن عبد الملك، ج ٧، ص ٤٢.

بادشاہ کہتا: ”کاش! میں پانی پینے میں تیری طرح ہوتا کہ پی کر پیاس بجھاتا۔ کتنی عظیم ہے یہ نعمت کہ تو مزے سے پیتا ہے اور آسانی سے نکال دیتا ہے۔“ کیونکہ جب وہ بادشاہ پانی پیتا تھا تو ہر گھونٹ میں اس کے لئے کئی مصیبتیں ہوتی تھیں۔^(۱)

ایک دانا کا مکتوب:

﴿۱۹۰﴾..... حضرت سیدنا علی بن عبد الرحمن عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْمَنَّانِ بیان کرتے ہیں کہ ایک دانا و عقلمند شخص نے اپنے بھائی کے نام مکتوب لکھا: ”(جس کا مضمون یہ ہے) اَمَّا بَعْدُ! اے میرے بھائی! ہم اللہ عَزَّوَجَلَّ کی اس قدر نعمتوں کے ساتھ صبح کرتے ہیں کہ انہیں شمار نہیں کر سکتے۔ حالانکہ ہماری نافرمانیاں بہت زیادہ ہیں۔ پس ہم نہیں جانتے کہ کس بات پر اللہ عَزَّوَجَلَّ کا شکر ادا کریں، مسلسل ملنے والی نعمتوں پر یا اس بات پر کہ اس نے ہماری برائیاں چھپا رکھی ہیں۔“^(۲)

ابن سماک عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الرَّزَّاق کا مکتوب:

﴿۱۹۱﴾..... حضرت سیدنا عبادہ بن کلیب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا ابن سماک رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے مجھے مکتوب لکھا: ”(جس کا مضمون یہ تھا) اَمَّا بَعْدُ! میں آپ کو اس حال میں مکتوب لکھ رہا ہوں کہ میں مسرور ہوں اور مستور بھی (یعنی میرا حال لوگوں سے چھپا ہے) اور میں اس وجہ سے فریب میں مبتلا ہوں۔ کیونکہ میرے گناہوں کو خدائے ستارے عَزَّوَجَلَّ نے چھپا رکھا ہے مگر میرا نفس اس خوش فہمی میں ہے کہ وہ بخش دیئے گئے ہیں اور دوسری طرف نعمتوں کی

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۷۵، ج ۴، ص ۱۱۴۔

②..... تاریخ بغداد، الرقم ۵۲۵۲ عبد اللہ بن محمد، ج ۱۰، ص ۱۲۳۔

المرجع السابق، الرقم ۷۰۵۲ منصور بن عمار، ج ۱۳، ص ۷۵۔

آزمائش میں ہوں کہ ان پر اس طرح خوش ہوں جیسے میں ان کے حقوق ادا کر رہا ہوں۔ کاش! مجھے ان معاملات کا انجام معلوم ہوتا۔“ (۱)

ایک گوشہ نشین کی حکایت:

﴿۱۹۲﴾..... ایک مرتبہ حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی سے عرض کی گئی: ”یہاں ایک ایسا شخص ہے کہ ہم نے نہ کبھی اس کو کسی کے پاس بیٹھے دیکھا ہے اور نہ کسی دوسرے کو اس کے پاس۔ بلکہ وہ ایک ستون کے پیچھے تنہا بیٹھا رہتا ہے۔“ سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”اب جب تم اسے دیکھو تو مجھے بتانا۔“ راوی کہتے ہیں کہ ایک دن لوگ اس کے پاس سے گزر رہے تھے، اس وقت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی بھی ساتھ تھے۔ تو انہوں نے اس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے کہا: ”یہی وہ شخص ہے جس کے متعلق ہم نے آپ کو بتایا تھا۔“ تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ان لوگوں کو فرمایا: ”تم چلو میں تمہارے پیچھے آ جاؤں گا۔“ پھر آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ اس شخص کے پاس گئے اور پوچھا: ”اے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے بندے! میں دیکھتا ہوں کہ آپ گوشہ نشینی کو محبوب رکھتے ہیں لیکن کس وجہ سے آپ لوگوں سے میل جول نہیں رکھتے؟“ اس نے کہا: ”وہ کتنی عجیب چیز ہے جس نے مجھے لوگوں سے غافل کر دیا ہے۔“ تو آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: ”تو پھر چلیں اس شخص کے ہم نشین بن جاتے ہیں جس کو حسن کہا جاتا ہے۔“ اس نے کہا: ”جس شے نے مجھے لوگوں اور حسن سے غافل کر رکھا ہے وہ کتنی عجیب ہے۔“ آپ رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے اس سے پوچھا:

①..... حلیۃ الاولیاء، الرقم ۴۰۱ محمد بن صبیح، الحدیث: ۱۱۹۵۲، ج ۸، ص ۲۲۴.

”آخر وہ کون سی چیز ہے جس نے آپ کو لوگوں اور حسن سے بے تعلق کر دیا ہے؟“ اس نے کہا: ”میرے شب و روز گناہ اور نعمت کے درمیان بسر ہوتے ہیں اور میرا ذہن ہے کہ اپنے آپ کو لوگوں سے دور رکھ کر گناہوں کی معافی مانگتا رہوں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کی نعمتوں کا شکر ادا کرتا رہوں۔“ حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے فرمایا: ”میرے نزدیک آپ حسن سے بھی زیادہ دانا ہیں بس آپ اپنے معمولات کو جاری رکھیں۔“ (۱)

عید کس کے لئے:

﴿۱۹۳﴾..... حضرت سیدنا محمد بن یزید بن حُنَیْس رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بَیَان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ سیدنا وہب رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے عید کے دن لوگوں کو عید گاہ سے واپس پلٹتے ہوئے دیکھا، وہ آپ کے پاس سے عید کے عمدہ لباس پہنے ہوئے گزر رہے تھے، آپ کچھ دیر تک تو انہیں دیکھتے رہے پھر ارشاد فرمایا: ”اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے اور تم سب کو معاف فرمائے! اگر تمہیں یقین ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تمہاری اس مہینے (کی عبادت) کو قبول فرمالیا ہے، پھر تو تمہیں اس زیب و زینت کو ترک کر کے اس کے شکر میں مصروف ہو جانا چاہئے تھا اور اگر صورتِ حال دوسری ہے یعنی تمہیں اس بات کا اندیشہ ہے کہ تمہارے اعمال قبول نہیں کئے گئے ہوں گے، پھر تو تمہیں آج کی غافل کر دینے والی رونقوں اور زیب و زینت سے نظریں پھیر لینے کی زیادہ ضرورت ہے۔“ (۲)

①..... صفة الصفوة، الرقم ۵۷۲ عابد آخر، ج ۲، الجزء الرابع، ص ۱۱.

②..... شعب الایمان للبيهقي، باب في الصيام، الحديث: ۳۷۲۶، ج ۳، ص ۳۴۶.

﴿۱۹۴﴾..... اللہ عَزَّوَجَلَّ کا فرمان عالیشان ہے:

لَیْسَ شُكْرُكُمْ لَا زَیْدٌ لَّكُمْ

ترجمہ کنز الایمان: اگر احسان مانو گے تو میں تمہیں اور دوں گا۔ (پ ۱۳، ابراہیم: ۷)

حضرت سیدنا علی بن صالح رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: ”اس سے مراد یہ ہے کہ اگر تم اطاعت و عبادت سے میرا شکر ادا کرو گے تو میں نعمتوں میں زیادتی کر دوں گا۔“ (۱)

﴿۱۹۵﴾..... حضرت سیدنا عُبَسَہ بن اَزْہَر رَحْمَةُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ کوفہ

کے قاضی سیدنا محارب بن دِثَار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْغَفَّارِ میرے پڑوسی تھے، کبھی کبھار

رات کے کسی حصے میں سنتا وہ بلند آواز سے کہہ رہے ہوتے: ﴿اَنَا الصَّغِيرُ الَّذِي

رَبَّيْتُهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الضَّعِيفُ الَّذِي قَوَّيْتُهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْفَقِيرُ

الَّذِي اَغْنَيْتُهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْغَرِيبُ الَّذِي وَصَّيْتُهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا

الصُّعْلُوكُ الَّذِي مَوَّلْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْعَرَبُ الَّذِي رَوَّجْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ،

وَاَنَا السَّاعِبُ الَّذِي اَسْبَغْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْعَارِي الَّذِي كَسَوْتَهُ فَلَكَ

الْحَمْدُ، وَاَنَا الْمُسَافِرُ الَّذِي صَاحَبْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْغَائِبُ الَّذِي اَدْبَيْتَهُ فَلَكَ

الْحَمْدُ، وَاَنَا الرَّاجِلُ الَّذِي حَمَلْتَهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الْمَرِيضُ الَّذِي شَفَيْتُهُ

فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا السَّائِلُ الَّذِي اَعْطَيْتُهُ فَلَكَ الْحَمْدُ، وَاَنَا الدَّاعِي الَّذِي

اَجَبْتُهُ فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ رَبَّنَا حَمْدًا كَثِيرًا عَلٰی حَمْدِكَ ﴿

ترجمہ: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں چھوٹا تھا، تیرا شکر ہے تو نے میری پرورش کی۔ میں کمزور

تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے قوت بخشی۔ میں مفلس و نادار تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے مالدار کیا۔

①..... تفسیر الطبری، پ ۱۳، ابراہیم، تحت الایۃ ۷، الحدیث: ۲۰۵۸۵، ج ۷، ص ۴۲۰.

میں بے وطن تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے وطن دیا۔ میں محتاج تھا، تیرا شکر ہے تو نے میری مدد کی۔ میں کنورا تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے زوجہ عطا کی۔ میں بھوکا تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے شکم سیر کیا۔ میں برہنہ تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے لباس پہنایا۔ میں مسافر تھا، تیرا شکر ہے تو نے اپنی رحمت میرے شامل حال کر دی۔ میں منزل سے دور تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے منزل تک پہنچا دیا۔ میں پیادہ تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے سواری دی۔ میں بیمار تھا، تیرا شکر ہے تو نے مجھے شفا عطا فرمائی۔ میں مانگتا ہوں، تیرا شکر ہے تو مجھے عطا فرماتا ہے۔ میں دُعا مانگتا ہوں، تیرا شکر ہے تو قبول فرماتا ہے۔ بس اے میرے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! تیرا شکر ہی شکر ہے۔^(۱)

اس کی فراخ نعمتوں کا شکر ادا کرو:

﴿۱۹۶﴾..... حضرت سیدنا ابوبالربزید بن انزم نہیانی قُدس سِرُّہ النُّورانی فرماتے ہیں: (اے انسان!) اس ذات نے تیرے ناک کی لکیر کھینچ کر اسے سیدھا کیا پھر اسے اچھی طرح سے مکمل کیا اور تیری آنکھ کی پتلی کو گردش دی پھر اس کو ڈھکتے پپوٹے اور ڈھلکتی پلکوں میں محفوظ کیا اور تجھے ایک حالت سے دوسری حالت میں منتقل کیا اور تیرے والدین کو تجھ پر نرمی و شفقت کرنے والا بنایا۔ پس اس کی نعمتیں تجھ پر بکثرت ہیں اور اس کے احسانات تجھے گھیرے ہوئے ہیں۔^(۲)

سیدنا حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی کے کلماتِ شکر:

﴿۱۹۷﴾..... حضرت سیدنا امام حسن بصری عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْقَوِی نے اپنی مجلس میں کہا: ﴿اللَّهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ بِمَا بَسَطْتَ فِي رِزْقِنَا، وَأَظْهَرْتَ أَمْنَنَا، وَأَحْسَنْتَ مُعَافَاتِنَا، وَمِنْ كُلِّ مَا سَأَلْنَاكَ مِنْ صَالِحٍ أَعْطَيْتَنَا، فَلَكَ الْحَمْدُ بِالْإِسْلَامِ،

①..... تاریخ مدینة دمشق لابن عساکر، الرقم ۷۲۱۷ محارب بن دثار، ج ۵۷، ص ۶۲، ۶۳.

②..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۴۶۴، ج ۴، ص ۱۱۲، بتغییر.

وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْأَهْلِ وَالْمَالِ، وَلَكَ الْحَمْدُ بِالْيَقِينِ وَالْمُعَافَاةِ ﴿ترجمہ: اے اللہ عزوجل! تیرا اس پر شکر ہے کہ تو نے ہمارا رزق وسیع فرمایا، ہمیں امن دیا، بہترین عافیت عطا فرمائی اور جو نیک سوال ہم نے کیا تو نے عطا فرمایا، پس نعمت اسلام پر تیرا شکر ہے۔ اہل وعیال عطا فرمانے پر تیرا شکر ہے اور یقین و عافیت پر بھی تیرا شکر ہے۔

نعمتوں کی معرفت سے قاصر:

﴿۱۹۸﴾..... حضرت سیدنا محمد بن صالح تمیمی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بیان کیا کہ ایک عالم دین عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ التَّامِنِ جب اس آیت مبارکہ کی تلاوت کرتے:

وَإِنْ تَعَدُّوا نِعْمَتَ اللَّهِ لَا تَحْصُوهَا ۚ ﴿ترجمہ: کنز الایمان: اور اگر اللہ کی نعمتیں گنو (پ ۱۳، ابراہیم: ۳۴) تو شمار نہ کر سکو گے۔

تو کہتے: پاک ہے وہ ذات جس نے کسی کو بھی اپنی نعمتوں کی معرفت اس سے زیادہ نہیں دی کہ ”وہ ان نعمتوں کی معرفت سے قاصر ہے۔“ جیسا کہ اس نے کسی کو بھی اپنے ادراک کے معاملہ میں اس سے زیادہ علم نہیں دیا کہ ”وہ اس کا ادراک نہیں کر سکتا۔“ پس اس نے اپنی نعمتوں کی معرفت سے قاصر ہونے کی معرفت کو شکر قرار دے دیا جیسا کہ اس نے بندوں کے اس علم کہ ”وہ اللہ عزوجل کا ادراک نہیں کر سکتے۔“ کی یہ جزاء عطا فرمائی کہ اس کو ایمان قرار دے دیا کیونکہ وہ جانتا ہے کہ بندے اس سے آگے نہیں بڑھ کر سکتے۔^(۱)

﴿۱۹۹﴾..... حضرت سیدنا صالح بن مسمار عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْعَفَّارِ فرماتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ مجھ پر پھیلی ہوئی اللہ عزوجل کی موجودہ نعمتیں افضل ہیں یا اس کی وہ

①..... شعب الایمان للبیہقی، باب فی تعدید نعم اللہ، الحدیث: ۴۶۲۴، ج ۴، ص ۱۵۲.

نعمتیں افضل ہیں جو مجھ سے زائل ہو گئیں۔“ (۱)

صابر و شاکر کون:

﴿۲۰۰﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ میں نے اِمَامُ الصَّابِرِیْنَ، سَيِّدُ الشَّاكِرِیْنَ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کو یہ ارشاد فرماتے سنا: ”دو خصلتیں ایسی ہیں کہ اگر کسی بندے میں پائی جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر کر لکھ دیتا ہے اور جس میں نہ ہوں تو اسے صابر و شاکر نہیں لکھتا۔ جس نے دینی کاموں میں اپنے سے بہتر کسی شخص کو دیکھ کر اس کی اقتدا کی اور جس نے دُنیا کے معاملے میں اپنے سے کسی کمتر کو دیکھ کر اللہ عَزَّوَجَلَّ کے فضل پر اس کا شکر ادا کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر کر لکھ دیتا ہے اور جس نے دینی امور میں اپنے سے کم تر اور دُنیاوی اُمور میں برتر کو دیکھا اور پھر جن نعمتوں سے محروم ہے ان پر افسوس کیا تو اللہ عَزَّوَجَلَّ اسے صابر و شاکر نہیں لکھے گا۔“ (۲)

جنت میں گھر:

﴿۲۰۱﴾..... حضرت سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رَضِيَ اللہُ تَعَالٰی عَنْهُمَا فرماتے ہیں کہ چار خصلتیں ایسی ہیں اگر کسی میں پائی جائیں تو اللہ عَزَّوَجَلَّ جنت میں اس کے لیے ایک گھر بنا دے گا:

(۱)..... جو اپنے معاملے کی حفاظت کے وقت ﴿لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ﴾ کہے۔

(۲)..... جب مصیبت پہنچے تو ﴿إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ﴾ کہے۔

①..... الزهد لابن المبارك، باب ماجاء فی التوکل، الحدیث: ۴۲۷، ص ۱۴۳.

②..... سنن الترمذی، کتاب صفة القيامة، باب ۵۸، الحدیث: ۲۵۲۰، ج ۴، ص ۲۲۹.

(۳)..... جب کچھ ملے تو ﴿الْحَمْدُ لِلَّهِ﴾ کہے یعنی شکر ادا کرے۔

(۴)..... جب کوئی گناہ کر بیٹھے تو ﴿اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ﴾ کہے یعنی توبہ کرے۔ (۱)

ہر فعل کا شکر:

﴿۲۰۲﴾..... حضرت سیدنا مجاہد علیہ رَحْمَةُ اللّٰهِ الْوَاحِدِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ عزوجل کے انتہائی شکر گزار بندے تھے، آپ جب کھاتے اللہ عزوجل کا شکر بجالاتے، جب پیتے اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے اور جب ایک قدم چلتے اس پر بھی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے اور جب کوئی شے پکڑتے تب بھی اللہ عزوجل کا شکر ادا کرتے۔ چنانچہ، اللہ عزوجل نے ان کی تعریف فرماتے ہوئے ارشاد فرمایا:

إِنَّهُ كَانَ عَبْدًا شَكُورًا ۝ (پ ۱۵، الاسراء: ۳)

ترجمہ کنز الایمان: بے شک وہ بڑا شکر گزار

بندہ تھا۔ (۲)

(پ ۱۵، الاسراء: ۳)

ہر کام کے بعد اَلْحَمْدُ لِلّٰہ کہتے:

﴿۲۰۳﴾..... حضرت سیدنا محمد بن کعب قرظی رَحْمَةُ اللّٰهِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں کہ حضرت سیدنا نوح علی نبینا وعلیہ الصلوٰۃ والسلام جب کھانا تناول فرماتے تو ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ پڑھتے، جب پانی نوش فرماتے تو ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ پڑھتے، جب کپڑا پہنتے تو ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ پڑھتے، جب سوار ہوتے تو ﴿الْحَمْدُ لِلّٰہ﴾ پڑھتے۔ بس اللہ

①..... ماہو رواۃ نعیم بن حماد فی نسخته عن ابن المبارک، باب فی التہلیل..... الخ، الحدیث:

۱۸۲، ص ۵۰.

②..... الزہد لابن مبارک، باب ذکر رحمۃ اللہ تبارک وتعالیٰ، الحدیث: ۹۴۰، ص ۳۲۹.

عَزَّوَجَلَّ نے ان کا نام ہی شکر گزار بندہ رکھ دیا۔^(۱)

شکرانہ نعمت میں نافرمانی نہ کی جائے:

﴿۲۰۴﴾..... کسی حکیم و دانائے شخص کا قول ہے کہ اگر اللہ عزَّوَجَلَّ اپنی نافرمانی پر

عذاب نہ دے تو اس کی نعمت کے شکرانے میں اس کی نافرمانی بھی نہ کی جائے۔^(۲)

تمت بالخیر



۷۸۶
مَدِیْنَه
۹۲

﴿غیبت کے خلاف جنگ! جاری رہے گی﴾

﴿نہ غیبت کریں گے نہ سنیں گے﴾

إِنْ شَاءَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ

①..... الزهد للإمام أحمد بن حنبل، قصة نوح عليه السلام، الحديث: ۲۸۱، ص ۸۹.

②..... شعب الإيمان للبيهقي، باب في تعديد نعم الله، الحديث: ۴۵۴۸، ج ۴، ص ۱۳۰.

ماخذ و مراجع

کتاب	مصنف / مؤلف	مطبوعہ
قرآن مجید	کلام باری تعالیٰ	مکتبہ برکات المدینہ
ترجمہ قرآن کنزالایمان	اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۳۴۰ھ	مکتبہ برکات المدینہ
تفسیر الدر المنثور	امام جلال الدین سیوطی شافعی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۹۱۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۰۳ھ
تفسیر الطبری	ابو جعفر محمد بن جریر طبری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۱۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۰ھ
الجامع الاحکام	ابو عبد اللہ محمد بن احمد قرطبی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۶۷۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۲۰ھ
صحیح مسلم	امام مسلم بن حجاج قشیری نیشاپوری رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۶۱ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن أبي داود	امام ابو داؤد سلیمان بن اشعث سجستانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۵ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن الترمذی	امام محمد بن عیسیٰ ترمذی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۹ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن النسائی	امام احمد بن شعيب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
سنن ابن ماجه	امام محمد بن یزید القزوينی ابن ماجه رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۷۳ھ	دار السلام ریاض ۱۴۲۱ھ
السنن الكبرى	امام احمد بن شعيب نسائی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۳ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۱ھ
الموطأ	امام مالک بن انس رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۷۹ھ	دار المعرفہ ۱۴۲۰ھ
المسند	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
الزهد	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	دار الغد الجدید ۱۴۲۶ھ
العلل و معرفة الرجال	امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۴۱ھ	المکتب الاسلامی ۱۴۰۸ھ
المعجم الكبير	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار احیاء التراث ۱۴۲۲ھ
المعجم الاوسط	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۰ھ
کتاب الدعاء	حافظ سلیمان بن احمد طبرانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۶۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
شعب الایمان	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
الزهد الكبير للبيهقي	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	موسوٰ الکتب الثقافیہ ۱۴۱۷ھ
الاسماء و الصفات	امام ابوبکر احمد بن حسین بیہقی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۵۸ھ	مکتبہ السوادى جلد ۱۴۱۳ھ
حلیۃ الاولیاء	امام الحافظ ابونعیم اصفہانی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۳۰ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
المستدرک	امام ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ الحاکم رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۴۰۵ھ	دار المعرفہ ۱۴۱۸ھ
المصنف	امام حافظ ابوبکر عبد الرزاق بن ہمام رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۱۱ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۲۱ھ
المصنف	حافظ عبد اللہ محمد بن ابی شیبۃ العیسیٰ رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۲۳۵ھ	دار الفکر بیروت ۱۴۱۴ھ
مسند ابی یعلیٰ	امام ابو یعلیٰ احمد بن علی موصلی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۳۰۷ھ	دار الکتب العلمیہ ۱۴۱۸ھ
الزهد	امام عبد اللہ بن المبارک مرزوی رحمۃ اللہ علیہ متوفی ۱۸۱ھ	دار الکتب العلمیہ

الزهد	ہناد بن سري كوفي رحمة الله عليه متوفى ۲۴۳ھ	دارالخطاء للكتاب الاسلامى ۱۴۰۶ھ
الفردوس بمائور الخطاب	حافظ شيرويه بن شهر دارين شيرويه ديلمى رحمة الله عليه متوفى ۵۰۹ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۰۶ھ
كتاب الجامع لمعمر	امام حافظ معمر بن راشد اذدى رحمة الله عليه متوفى ۱۵۳ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۲۱ھ
تاريخ مدينة دمشق	امام ابن عساكر رحمة الله عليه متوفى ۵۷۱ھ	دارالفكر بيروت ۱۴۱۵ھ
جمع الجوامع	امام جلال الدين عبدالرحمن بن ابى بكر سيوطى رحمة الله عليه متوفى ۹۱۱ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۲۱ھ
الطبقات الكبرى	محمد بن سعد بن منيع هاشمى بصرى رحمة الله عليه متوفى ۲۳۰ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۸ھ
الكمال فى ضعفاء الرجال	امام ابو احمد عبد الله بن عدى جرجانى رحمة الله عليه متوفى ۳۶۵ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۸ھ
تاريخ بغداد	امام ابو بكر احمد بن على خطيب بغدادى رحمة الله عليه متوفى ۴۶۳ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۷ھ
طبقات حنابلة	امام ابو الحسن محمد بن محمد الحنبلى رحمة الله عليه متوفى ۵۲۶ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۱۷ھ
جامع بيان العلم وفضله	الامام الحافظ ابن عبد البر قرطبى رحمة الله عليه متوفى ۴۶۳ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۲۸ھ
صفة الصفوة	امام ابو الفرج ابن جوزى رحمة الله عليه متوفى ۵۹۷ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۲۳ھ
بهجة المجالس	امام يوسف بن عبد الله بن محمد ابن عبد البر رحمة الله عليه متوفى ۴۶۳ھ	الكتبة الشاملة
فضيلة الشكر	ابو بكر محمد بن جعفر بن محمد خرائطى رحمة الله عليه متوفى ۳۲۷ھ	دارالفكر دمشق ۱۴۰۲ھ
المجالسة و جواهر العلم	ابو بكر احمد بن مروان دينورى رحمة الله عليه متوفى ۳۳۳ھ	دارالكتب العلمية ۱۴۲۱ھ
ماهوراة نعيم بن حماد	ابو عبد الله نعيم بن حماد رحمة الله عليه متوفى ۲۲۸ھ	دارالكتب العلمية



مدنی قافلون اور فکر مدینہ کی بہاریں

”دعوتِ اسلامی“ کے سنتوں کی تربیت کے ”مدنی قافلون“ میں سفر اور روزانہ ”فکر مدینہ“ کے ذریعے ”مدنی انعامات“ کا سالہ پر کر کے ہر مدنی (اسلامی) ماہ کے ابتدائی دس دن کے اندر اندر اپنے یہاں کے (دعوتِ اسلامی کے) ذمہ دار کو جمع کروانے کا معمول بنالیجئے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ اس کی برکت سے ”پابند سنت“ بننے، ”گناہوں سے نفرت“ کرنے اور ”ایمان کی حفاظت“ کے لئے کڑھنے کا ذہن بنے گا۔

مجلس المدینۃ العلمیۃ کی طرف سے پیش کردہ 193

کتب و رسائل مع عنقریب آنے والی 15 کتب و رسائل

﴿شعبہ کتب اعلیٰ حضرت علیہ رحمۃ رب العزت﴾

اردو کتب:

- 01..... راہِ خدا میں خرچ کرنے کے فضائل (رَأْدُ الْقُحْطِ وَالْوَبَاءِ بِدَعْوَةِ الْجَبْرِانِ وَمُؤَاَسَاةِ الْفُقَرَاءِ) (کل صفحات: 40)
- 02..... کرنسی نوٹ کے شرعی احکامات (كُفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ فِي أَحْكَامِ قُرْطَاسِ الدَّرَاهِمِ) (کل صفحات: 199)
- 03..... فضائل دعا (أَحْسَنُ الْوَعَاءِ لِآدَابِ الدُّعَاءِ مَعَهُ ذَيْلُ الْمُدْعَاءِ لِأَحْسَنِ الْوَعَاءِ) (کل صفحات: 326)
- 04..... عیدین میں گلے ملنا کیسا؟ (وَسَاحُ الْجِدْفِ فِي تَحْلِيلِ مُعَانَقَةِ الْعِيدِ) (کل صفحات: 55)
- 05..... والدین، زوجین اور اساتذہ کے حقوق (الْحُقُوقُ لِطُرْحِ الْعُقُوقِ) (کل صفحات: 125)
- 06..... المفلوظ المعروف بہ مفوظات اعلیٰ حضرت (مکمل چار حصے) (کل صفحات: 561)
- 07..... شریعت و طریقت (مَقَالُ عُرَفَاءَ بِإِعْزَازِ شَرْعٍ وَعُلَمَاءِ) (کل صفحات: 57)
- 08..... ولایت کا آسان راستہ (تصویر شیخ) (الْيَاقُوتَةُ الْوَاسِطَةُ) (کل صفحات: 60)
- 09..... معاشی ترقی کا راز (حاشیہ و تشریح تذبذب و فلاح و نجات و اصلاح) (کل صفحات: 41)
- 10..... اعلیٰ حضرت سے سوال جواب (إِظْهَارُ الْحَقِّ الْجَلِيِّ) (کل صفحات: 100)
- 11..... حقوق العباد کیسے معاف ہوں (أَعْجَبُ الْإِمْدَادِ) (کل صفحات: 47)
- 12..... ثبوت ہلال کے طریقے (طُرُقُ اثْبَاتِ هِلَالٍ) (کل صفحات: 63)
- 13..... اولاد کے حقوق (مَشْعَلَةُ الْإِرْشَادِ) (کل صفحات: 31)
- 14..... ایمان کی پہچان (حاشیہ تمہید ایمان) (کل صفحات: 74)
- 15..... الْوُظَيْفَةُ الْكَرِيمَةُ (کل صفحات: 46)

عربی کتب:

16، 17، 18، 19، 20..... جَدُّ الْمُؤْتَارِ عَلَيَّ رَدِّ الْمُخْتَارِ (المجلد الاول والثاني والثالث

والرابع والخامس) (کل صفحات: 570، 672، 713، 650، 483)

- 21.....التَّعْلِيقُ الرَّضَوِيُّ عَلَى صَحِيحِ الْبُخَارِيِّ (کل صفحات: 458)
- 22.....كُفْلُ الْفَقِيهِ الْفَاهِمِ (کل صفحات: 74) 23.....الْإِجَارَاتُ الْمُتِمِّنَةُ (کل صفحات: 62)
- 24.....الزُّمَزُمَةُ الْقَمَرِيَّةُ (کل صفحات: 93) 25.....الْفَضْلُ الْمُوَهَّبِيُّ (کل صفحات: 46)
- 26.....تَمْهِيدُ الْإِيمَانِ (کل صفحات: 77) 27.....أَجَلِي الْأَعْلَامِ (کل صفحات: 70)
- 28.....إِقَامَةُ الْقِيَامَةِ (کل صفحات: 60)

عنقرب آنے والی کتب

01.....جَدُّ الْمُتَمَتَّارِ عَلَى رَدِّ الْمُحْتَارِ (المجلد السادس)

02.....اولاد کے حقوق کی تفصیل (مَشْعَلَةُ الْأَرْشَادِ)

﴿شعبہ تراجم کتب﴾

- 01.....اللہ والوں کی باتیں (حلیۃ الأولیاء و طہقات الاصفیاء) پہلی قسط: تذکرہ خلفائے راشدین (کل صفحات: 217)
- 02.....مدنی آقا کے روشن فیصلے (الباهر فی حُکْمِ النَّبِیِّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ بِالْبَاطِنِ وَالظَّاهِرِ) (کل صفحات: 112)
- 03.....سایہ عرش کس کس کو ملے گا؟ (تَمْهِيدُ الْفَرْشِ فِي الْخِصَالِ الْمُوَجِبَةِ لِظُلِّ الْعَرْشِ) (کل صفحات: 28)
- 04.....نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں (قُرَّةُ الْعُيُونِ وَمُفْرَحُ الْقُلُوبِ الْمُحْزُونِ) (کل صفحات: 138)
- 05.....نصحتوں کے مدنی پھول بوسیلہ احادیث رسول (الْمَوَاعِظُ فِي الْأَحَادِيثِ الْقُدْسِيَّةِ) (کل صفحات: 54)
- 06.....جنت میں لے جانے والے اعمال (الْمُتَجَرُّ الرَّابِعُ فِي ثَوَابِ الْعَمَلِ الصَّالِحِ) (کل صفحات: 743)
- 07.....امام اعظم رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ کی وصیتیں (وَصَايَا إِمَامٍ أَعْظَمَ عَلَيْهِ رَحْمَةُ اللَّهِ الْأَكْرَمِ) (کل صفحات: 46)
- 08.....جہنم میں لے جانے والے اعمال (جلداول) (الزَّوْاجِرُ عَنْ اقْتِرَافِ الْكِبَائِرِ) (کل صفحات: 853)
- 09.....نیک کی دعوت کے فضائل (الْأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ) (کل صفحات: 98)
- 10.....فیضان مزارات اولیاء (كَشْفُ النُّورِ عَنْ أَصْحَابِ الْقُبُورِ) (کل صفحات: 144)
- 11.....دنیا سے بے رغبتی اور امیدوں کی کمی (الزُّهْدُ وَقَصْرُ الْأَمَلِ) (کل صفحات: 85)
- 12.....راہِ علم (تَعْلِيمُ الْمُتَعَلِّمِ طَرِيقُ التَّعَلُّمِ) (کل صفحات: 102)
- 13.....غُيُُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ اول) (کل صفحات: 412)
- 14.....غُيُُونُ الْحِكَايَاتِ (مترجم، حصہ دوم) (کل صفحات: 413)

- 15..... احیاء العلوم کا خلاصہ (لُبَابُ الْإِحْيَاءِ) (کل صفحات: 641)
- 16..... حکایتیں اور نصیحتیں (الرَّوْضُ الْفَائِقُ) (کل صفحات: 649)
- 17..... اچھے برے عمل (رِسَالَةُ الْمَذْأَبِ) (کل صفحات: 120)
- 18..... شکر کے فضائل (الشُّكْرُ لِلَّهِ عَزَّ وَجَلَّ) (کل صفحات: 122)
- 19..... حسن اخلاق (مَكَارِمُ الْأَخْلَاقِ) (کل صفحات: 74)
- 20..... آنسوؤں کا دریا (بَحْرُ الدُّمُوعِ) (کل صفحات: 300)
- 21..... آدابِ دین (الْأَدَبُ فِي الدِّينِ) (کل صفحات: 63)
- 22..... شاہراہِ اولیاء (مِنْهَاجُ الْعَارِفِينَ) (کل صفحات: 36)
- 23..... بیۃ کو نصیحت (أَيُّهَا الْوَلَدُ) (کل صفحات: 64)
- 24..... الدُّعْوَةُ إِلَى الْفِكْرِ (کل صفحات: 148)

عنقریب آنے والی کتب

- 01..... اصلاحِ اعمال جلد اول (الْحَدِيثُ النَّدِيَّةُ شَرْحُ طَرِيقَةِ الْمُحَمَّدِيَّةِ)
- 02..... اللہ والوں کی باتیں (جَلِيلَةُ الْأَوْلِيَاءِ وَطَبَقَاتُ الْأَصْفِيَاءِ) (جلد 1)

شعبہ درسی کتب

- 01..... مرااح الارواح مع حاشیہ ضیاء الاصباح (کل صفحات: 241)
- 02..... الاربعین النوویة فی الأحادیث النبویة (کل صفحات: 155)
- 03..... اتقان الفراسة شرح دیوان الحماسہ (کل صفحات: 325)
- 04..... اصول الشاشی مع احسن الحواشی (کل صفحات: 299)
- 05..... نور الایضاح مع حاشیہ النور والضیاء (کل صفحات: 392)
- 06..... شرح العقائد مع حاشیہ جمع الفرائد (کل صفحات: 384)
- 07..... الفرح الكامل علی شرح مئة عامل (کل صفحات: 158)
- 08..... عناية النحو فی شرح هداية النحو (کل صفحات: 280)
- 09..... صرف بهائی مع حاشیہ صرف بنائی (کل صفحات: 55)
- 10..... دروس البلاغة مع شمس البراعة (کل صفحات: 241)

- 11.....مقدمة الشيخ مع التحفة المرضية (كل صفحات: 119)
- 12.....نزهة النظر شرح نخبة الفكر (كل صفحات: 175)
- 13.....نحو مير مع حاشية نحو منير (كل صفحات: 203)
- 14.....تلخيص اصول الشاشي (كل صفحات: 144)
- 15.....نصاب اصول حديث (كل صفحات: 95)
- 16.....المحاذنة العربية (كل صفحات: 101) 17.....نصاب النحو (كل صفحات: 288)
- 18.....خاصيات ابواب (كل صفحات: 141) 19.....نصاب التجويد (كل صفحات: 79)
- 20.....نصاب الصرف (كل صفحات: 343) 21.....تعريفات نحوية (كل صفحات: 45)
- 22.....نصاب المنطق (كل صفحات: 168) 23.....شرح مئة عامل (كل صفحات: 44)

عنقريب آنے والی کتب

01.....انوار الحديث (مع تخريج وتحقیق)

02.....قصيده برده مع شرح خربوتی

03.....نصاب الادب

شعبہ تخریج

- 01.....صحابہ کرام علیہم الرضوان کا عشق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کل صفحات: 274)
- 02.....سیرت مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم (کل صفحات: 875)
- 03.....بہار شریعت، جلد اول (حصہ اول تا ششم، کل صفحات: 1360)
- 04.....بہار شریعت جلد دوم (حصہ 7 تا 13) (کل صفحات: 1304)
- 05.....امہات المؤمنین رضی اللہ تعالیٰ عنہن (کل صفحات: 59)
- 06.....عجائب القرآن مع غرائب القرآن (کل صفحات: 422)
- 07.....اخلاق الصالحین رحمہم اللہ المبین (کل صفحات: 78)
- 08.....گلدستہ عقائد و اعمال (کل صفحات: 244)
- 09.....کرامات صحابہ علیہم الرضوان (کل صفحات: 346)
- 10.....بہار شریعت (سواہواں حصہ، کل صفحات: 312)
- 11.....تحقیقات (کل صفحات: 142)
- 12.....مجھے ماحول کی برکتیں (کل صفحات: 56)
- 13.....جنّتی زیور (کل صفحات: 679)

- 14..... بہار شریعت حصہ ۱۵ (کل صفحات: 219)
 16..... بہار شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 243)
 18..... بہار شریعت حصہ ۱۳ (کل صفحات: 201)
 20..... بہار شریعت حصہ ۸ (کل صفحات: 206)
 22..... بہار شریعت حصہ ۷ (کل صفحات: 133)
 24..... بہار شریعت حصہ ۱۰ (کل صفحات: 169)
 26..... بہار شریعت حصہ ۱۲ (کل صفحات: 222)
 28..... بہار شریعت حصہ ۹ (کل صفحات: 218)
 36..... بہار شریعت حصہ ۱۱ (کل صفحات: 280)
 38..... بہشت کی کنجیاں (کل صفحات: 249)
 15..... علم القرآن (کل صفحات: 244)
 17..... سوانح نکر بلا (کل صفحات: 192)
 19..... اربعین حنفیہ (کل صفحات: 112)
 21..... کتاب العقائد (کل صفحات: 64)
 23..... منتخب حدیثیں (کل صفحات: 246)
 25..... اسلامی زندگی (کل صفحات: 170)
 27..... آئینہ قیامت (کل صفحات: 108)
 29 تا 35..... فتاویٰ اہل سنت (سات حصے)
 37..... حق و باطل کا فرق (کل صفحات: 50)
 39..... جہنم کے خطرات (کل صفحات: 207)

عنقریب آنے والی کتب

01..... بہار شریعت حصہ ۱۵، ۱۶

02..... معمولات الابرار

03..... جواہر الحدیث

شعبہ اصلاحی کتب

- 01..... غوثِ پاک رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ کے حالات (کل صفحات: 106) 02..... تکبر (کل صفحات: 97)
 03..... فرامینِ مصطفیٰ صَلَّی اللہ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم (کل صفحات: 87) 04..... بدگمانی (کل صفحات: 57)
 05..... رہنمائے جدول برائے مدنی قافلہ (کل صفحات: 255) 06..... نور کا کھلونا (کل صفحات: 32)
 07..... اعلیٰ حضرت کی انفرادی کوششیں (کل صفحات: 49) 08..... فکرِ مدینہ (کل صفحات: 164)
 09..... امتحان کی تیاری کیسے کریں؟ (کل صفحات: 32) 10..... ریا کاری (کل صفحات: 170)
 11..... قومِ جنات اور امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 262) 12..... عشر کے احکام (کل صفحات: 48)
 13..... توبہ کی روایات و حکایات (کل صفحات: 124) 14..... فیضانِ زکوٰۃ (کل صفحات: 150)
 15..... احادیثِ مبارکہ کے انوار (کل صفحات: 66) 16..... تربیتِ اولاد (کل صفحات: 187)
 17..... کامیاب طالب علم کون؟ (کل صفحات: 63) 18..... ٹی وی اور مودی (کل صفحات: 32)
 19..... طلاق کے آسان مسائل (کل صفحات: 30) 20..... مفتی دعوتِ اسلامی (کل صفحات: 96)

- 21..... فیضانِ چہلِ احادیث (کل صفحات: 120) 22..... شرح شجرہ قادریہ (کل صفحات: 215)
- 23..... نماز میں لقمہ دینے کے مسائل (کل صفحات: 39) 24..... خوفِ خدا عزَّ وَّجَلَّ (کل صفحات: 160)
- 25..... تعارفِ امیرِ اہلسنت (کل صفحات: 100) 26..... انفرادی کوشش (کل صفحات: 200)
- 27..... آیاتِ قرآنی کے انوار (کل صفحات: 62) 28..... انصابِ مدنی قافلہ (کل صفحات: 196)
- 29..... فیضانِ احیاءِ العلوم (کل صفحات: 325) 30..... ضیائے صدقات (کل صفحات: 408)
- 31..... جنت کی دو چابیاں (کل صفحات: 152) 32..... کامیاب استاذ کون؟ (کل صفحات: 43)
- 33..... تنگ دستی کے اسباب (کل صفحات: 33)

﴿شعبہ امیرِ اہلسنت دامت برکاتہم العالیہ﴾

- 01..... سرکارِ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا پیغامِ عطار کے نام (کل صفحات: 49)
- 02..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
- 03..... اصلاحِ کاراز (مدنی چینل کی بہاریں حصہ دوم) (کل صفحات: 32)
- 04..... 25 کریمین قیدیوں اور پادری کا قبولِ اسلام (کل صفحات: 33)
- 05..... دعوتِ اسلامی کی جیل خانہ جات میں خدمات (کل صفحات: 24)
- 06..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
- 07..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قطبِ سوم (سنتِ نکاح) (کل صفحات: 86)
- 08..... آدابِ مرشدِ کامل (مکمل پانچ حصے) (کل صفحات: 275)
- 09..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48) 10..... قبر کھل گئی (کل صفحات: 48)
- 11..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48) 12..... گونگا مبلغ (کل صفحات: 55)
- 13..... دعوتِ اسلامی کی مدنی بہاریں (کل صفحات: 220) 14..... گمشدہ دولہا (کل صفحات: 33)
- 15..... میں نے مدنی برقع کیوں پہنا؟ (کل صفحات: 33) 16..... جنوں کی دنیا (کل صفحات: 32)
- 17..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قطب (2) (کل صفحات: 48) 18..... غافلِ درزی (کل صفحات: 36)
- 19..... مخالفتِ محبت میں کیسے بدلی؟ (کل صفحات: 33) 20..... مردہ بول اٹھا (کل صفحات: 32)
- 21..... تذکرہ امیرِ اہلسنت قطب (1) (کل صفحات: 49) 22..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)
- 23..... تذکرہ امیرِ اہلسنت (قطب 4) (کل صفحات: 49) 24..... کفن کی سلامتی (کل صفحات: 33)

- 25..... چل مدینہ کی سعادت مل گئی (کل صفحات: 32) 26..... بدنصیب دولہا (کل صفحات: 32)
 27..... معذور بچی مبلغہ کیسے بنی؟ (کل صفحات: 32) 28..... بے قصور کی مدد (کل صفحات: 32)
 29..... عطاری جن کا غسل میت (کل صفحات: 24) 30..... ہیرو ونچی کی توبہ (کل صفحات: 32)
 31..... نو مسلم کی درد بھری داستان (کل صفحات: 32) 32..... مدینے کا مسافر (کل صفحات: 32)
 33..... خوفناک دانتوں والا بچہ (کل صفحات: 32) 34..... فلمی اداکار کی توبہ (کل صفحات: 32)
 35..... ساس بہو میں صلح کا راز (کل صفحات: 32) 36..... قبرستان کی چڑیل (کل صفحات: 24)
 37..... فیضان امیر اہلسنت (کل صفحات: 101) 38..... حیرت انگیز حادثہ (کل صفحات: 32)
 39..... ماڈرن نوجوان کی توبہ (کل صفحات: 32) 40..... کر سچین کا قبول اسلام (کل صفحات: 32)
 41..... صلوة و سلام کی عاشقہ (کل صفحات: 33) 42..... کر سچین مسلمان ہو گیا (کل صفحات: 32)

عنقریب آنے والے رسائل

- 01..... V.C.D کی مدنی بہاریں (قسط 3) (رکشہ ڈرائیور کیسے مسلمان ہوا؟)
 02..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
 03..... دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک

شعبہ مدنی مذاکرہ

- 01..... مقدس تحریرات کے ادب کے بارے میں سوال جواب (کل صفحات: 48)
 02..... وضو کے بارے میں وسوسے اور ان کا علاج (کل صفحات: 48)
 03..... بلند آواز سے ذکر کرنے میں حکمت (کل صفحات: 48)
 04..... پانی کے بارے میں اہم معلومات (کل صفحات: 48)

عنقریب آنے والے رسائل

- 01..... اولیائے کرام کے بارے میں سوال جواب
 02..... دعوت اسلامی اصلاح امت کی تحریک



بعدِ وصال کراماتِ اولیاء، مزار پر چادر چڑھانے اور گنبد بنانے کا بیان

کَيْفَ النَّوْمِ عَنِ أَصْحَابِ الْقُبُورِ

ترجمہ بنام

فیضانِ مزاراتِ اولیاء

مؤلف

علامہ عارف باللہ، ناصح الامہ، صاحب کرامات کثیرہ
امام عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی دِ مُشَقِّ حنفی علیہ رحمۃ اللہ القوی

الْمُتَوَفَّى ۱۱۴۳ھ

مع مقدمہ

فیضانِ کمالاتِ اولیاء

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

فکرِ مدینہ کی ترغیب پر مشتمل کتاب

مَنْهَاجُ الْعَارِفِينَ

ترجمہ بنام

شاہراہِ اولیاء

مَصْنُف:

حُجَّةُ الْإِسْلَام حضرت سیدنا امام محمد غزالی عَلَیْہِ رَحْمَةُ اللہِ الْوَالِی
(المتوفی ۵۰۵ھ)

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی

قرآن کریم اور سنت رسول پر عمل، بدعاتِ سیدہ سے اجتناب اور اعمال میں میانہ روی اپنانے کا درس
نیز اچھے اور برے اخلاق کی تعریفات، شرعی احکام، اسباب اور علاج کا بیان

﴿مجدد اعظم، سیدنا اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان علیہ رحمۃ الرحمن کے حواشی کے ساتھ﴾

الْمَدِیْنَةُ النَّدِیَّةُ شَرْحُ الطَّرِيقَةِ الْحَسَنَةِ

ترجمہ نام

إِصْلَاحُ أَعْمَالٍ

مُصَنَّف

عارف باللہ، ناصح الامہ، علامہ عبدالغنی بن اسماعیل نابلسی دِ مَنحی حنفی

علیہ رحمۃ اللہ القوی

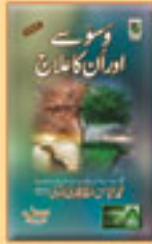
الْمُتَوَفَّى ۱۱۴۳ھ

پیش کش: مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)

شعبہ تراجم کتب

ناشر

مکتبۃ المدینہ باب المدینہ کراچی



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَآلِهِ الطَّيِّبِيْنَ الطَّاهِرِيْنَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سنت کی بہاریں

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ تبلیغِ قرآن و سنت کی عالمگیر غیر سیاسی تحریک **دعوتِ اسلامی** کے مہینے مہینے مَنَیٰ ماحول میں بکثرت سنتیں نکلتی اور سکھائی جاتی ہیں، ہر جمعرات کو **فیضانِ مدینہ** حملہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی میں مغرب کی نماز کے بعد ہونے والے سنتوں بھرے اجتماع میں ساری رات گزارنے کی منڈی اُٹھتا ہے، عاصقانِ رسول کے منڈی قافلہوں میں سنتوں کی تربیت کے لیے سفر اور روزانہ ”**فکرِ مدینہ**“ کے ذریعہ منڈی انعامات کا رسالہ پُر کر کے اپنے یہاں کے وقت دار کو جمع کروانے کا معمول، ہٹا لیجئے، **اِنَّ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ** اس کی بزرگ سے پابندِ سنت بنے، گناہوں سے نفرت کرنے اور ایمان کی حفاظت کے لیے کڑے کا ذہن بنے گا۔ ہر اسلامی بھائی اپنا یہ ذہن ہٹائے کہ ”مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کرنی ہے۔“ **اِنَّ شَاءَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ** اپنی اصلاح کے لیے ”**منڈی فی انعامات**“ پر عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اصلاح کی کوشش کے لیے ”**منڈی فی قافلوں**“ میں سڑکرتا ہے۔

مکتبۃ المدینہ کی شاخیں

- گواچی: شیعہ مسجد، کھاراد، فون: 021-32203311
- راولپنڈی: فضل مارچنڈ، کھل چک، ڈیال، فون: 051-5553765
- لاہور: داتا گاندی، کلاں، کلاں، ڈال، فون: 042-37311679
- پشاور: لیڈان مدینہ، گورکھ پور، انور سٹریٹ، مدینہ۔
- سرحد: پلا فیصل، پور، اشمن پور، ڈال، فون: 041-2632625
- فون: 068-5571686
- کوئٹہ: چنگ ایبیاں، صر، فون: 068274-37212
- فون: 244-4362145
- مہاراشٹر: لیڈان مدینہ، کلاں، ڈال، فون: 022-2620122
- فون: 071-56191195
- ممبئی: کلاں، کلاں، کلاں، ڈال، فون: 001-4511192
- فون: 065-4225653
- کراچی: کراچی، کراچی، کراچی، ڈال، فون: 044-2556767
- فون: 048-6067128

فیضانِ مدینہ حملہ سودا گران پُرانی سبزی منڈی باب المدینہ (کراچی)

فون: 4125858/4921389-93/4126999 فیکس:

Email: maktaba@dawateislami.net \ www.dawateislami.net

مکتبۃ المدینہ
(مدینہ منورہ)